

عِدَانِ سِرِّي

جِدَانِ
بُكْ

منظورِ کشمکشم ایک اے

محترم محمد سعید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ ایکشن واقعی جاوسی ناولوں کا حسن ہوتا ہے اور عمران کو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے لیکن اب کیا کیا جائے۔ عمران ہی جب ایکشن کو پھوٹ کا تماشہ کر جائے تو پھر واقعی اسے وارنگ دینے کی ضرورت پڑتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے مخلص قارئین کی وارنگ پر وہ ضرور کان وصرے گا۔ جہاں تک جو یا کے جذبات کی قدر کرنے کی بات ہے تو اس کا جواب غالب کے ایک شعر سے دیا جاسکتا ہے۔

چھیر خوبی سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی ہی
آپ یقیناً اس شعر سے سمجھ چکے ہوں گے کہ عمران بھی خوبی سے چھیر جاری رکھنے کا قائل ہے۔ تاکہ وصل نہ ہی وصل کی حسرت تو قائم رہ جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔
اب اجازت و بجئے

وَالسَّلَامُ
مَظْهَرُ الْكَلِيمِ، اِيمَانٌ

عمران نے کار کا رخ ہوٹل شالیمار کے کمپاؤنڈ کی طرف موڑا اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ ہوٹل کے بیرونی احاطے میں اس وقت خاصی چہل پہل تھی۔ رنگین آنچلوں اور رنگ برلنگے ہنوس کی بہاری آئی ہوئی تھی۔ آنے جانے والوں کے چہروں پر اس طرح صرفت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے ہوٹل شالیمار میں آنا ان کے لئے اہتمامی صرفت کا باعث بن گیا ہو۔ عمران اس کی وجہ جانتا تھا کیونکہ آج ہوٹل شالیمار کا سالانہ فنکشن تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ نئے ماؤلوں اور رنگ برلنگی کاروں کا شوروم دکھانی دے رہی تھی۔ عمران کے جسم پر سلسی رنگ کا سوت تھا اور وہ اپنے لباس کی وجہ سے خاصاً جیسہ دکھانی دے رہا تھا۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ آج پارکنگ میں بیک

Scanned & PDF Copy By RFI

حاصل کر سکتا تھا لیکن چونکہ اس کے ذہن میں اس فنکشن میں شرکت کا کوئی پختہ ارادہ نہ تھا اس نے پروادہ کی تھی۔ البتہ آج صح امبار پڑھتے ہوئے اچانک اس کا مودبین گیا کہ وہ بھی اس فنکشن میں شرکت کرے گا۔ اس نے جو لیا کوکال کر کے باقاعدہ دعوت دی کہ وہ بھی اس کے ساتھ سالانہ فنکشن میں شرکت کرے لیکن جو لیا نے اسے بتایا کہ انہوں نے چیف سے کہہ کر پوری سیکرٹ سروس کے لئے کارڈ منگوالئے ہیں جن میں عمران کا کارڈ بھی شامل ہے اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر فنکشن ائندہ کرے لیکن عمران اپنی بات پر بفصہ رہا کہ اگر وہ فنکشن ائندہ کرے گا تو اکیلے کرے گا یا زیادہ سے زیادہ جو لیا اس کو کمپنی کر سکتی ہے لیکن جو لیا نے سیکرٹ سروس کے باقی ساتھیوں کو چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے عمران اس وقت اکیلیا آیا تھا۔ گواں کے پاس کوئی کارڈ موجود نہ تھا لیکن اسے یقین تھا کہ چونکہ ہوٹل شالیمار کا تمام عمدہ اس سے بخوبی واقف ہے اس لئے اس پر کارڈ کی پابندی کے لئے کوئی سختی نہ کی جائے گی اس لئے وہ پارکنگ سے نکل کر اٹھینا سے چلتا ہوا ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ فنکشن کا انعقاد ہوٹل کے عقبی وسیع و عریض لان میں کیا گیا تھا جبکہ عام ہال میں داخلے پر کوئی پابندی نہ تھی۔ البتہ اس ہال میں چاروں طرف وسیع سکرینوں پر مبنی فلی وی نصب کر دیئے گئے تھے اور جو لوگ کارڈ حاصل نہ کر سکے تھے وہ اس ہال میں بیٹھ کر ان سکرینوں پر فنکشن کی کارروائی دیکھ

وقت چار پارکنگ بوائز کام کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک تیزی سے عمران کے قریب آیا اور اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک خوبصورت ٹوکن اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ ٹوکن پر اس کی کار کا نمبر درج تھا۔ عمران نے ایک نظر ٹوکن کو دیکھا اور پھر ٹوکن جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن کے کارڈ دو ماہ پہلے ہی تقسیم کر دیئے گئے تھے اور کارڈ کے سلسے میں وہاں اہتمائی سختی کی جاتی تھی اور ملک کی بڑی سے بڑی شخصیت کی بھی اس معاملے میں پروادہ کی جاتی تھی اس لئے دو ماہ سے بھی پہلے ان کارڈ کے حصول کے لئے کوششیں شروع ہو جایا کرتی تھیں اور جبے سالانہ فنکشن کا کارڈ مل جاتا تھا وہ اپنے آپ کو واقعی خوش قصت تصور کرتا تھا۔ اس لحاظ سے ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن میں شمولیت کو سٹیشن سمبل سمجھا جاتا تھا اور وہ شخص آئندہ سوسائٹی میں اس لئے سر اٹھا کر چلا کرتا تھا کہ اس نے ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن میں شرکت کی تھی۔ اس بار سالانہ فنکشن میں پاکشیا کے ساتھ دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی فوک گلوکاروں کو بھی دعوت دی گئی تھی اور ایسے ایسے نام اشتہارات میں شائع کئے گئے تھے جنہیں براہ راست سنبال لوگوں کی دلی خواہش تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار سالانہ فنکشن کے کارڈ کے حصول کی جدوجہد پہلے سے کہیں زیادہ سخت رہی تھی۔ عمران اگر چاہتا تو وہ اہتمائی آسانی سے کارڈ

نواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو یہ قتل عام ہو گا۔“..... عمران نے چونک کر کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

”قتل عام۔ کیا مطلب جتاب۔“..... نوجوان نے اہتمائی حریت ہرے لمحے میں کہا۔

”جب تقریب کے دوران خوفناک اور طاقتور بم پھٹیں گے اور پس ہزار افراد چند لمحوں میں ہلاک ہو جائیں گے تو بتاؤ اے قتل عام نہیں کہا جائے گا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھیجن لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرائے تھے جیسے اب اسے عمران کے ذہنی توازن میں گردبڑ پر مامل یقین آگیا ہو۔

”ایسا ممکن ہی نہیں جتاب۔ سہماں ہر قسم کی حفاظت کا مکمل بندوبست کیا جاتا ہے۔“..... نوجوان نے اس بار قدرے درشت لمحے میں کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بھی اس لان میں بم نصب ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں ان کی باقاعدہ نشاندہی کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو میں یہیں کھڑے کھڑے انہیں بلاست بھی کر سکتا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار چھن کر قریب کھڑے ایک سپروائزر کو بلایا۔

”یہ سر۔“..... سپروائزر نے قریب آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے

سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس روز کے لئے ہال کی بکنگ بھی وقت سے پہلے ہو جایا کرتی تھی اور عین موقع پر یہاں بھی کسی سیٹ کامل جانا تقریباً ناممکنات میں ہی سمجھا جاتا تھا۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھر چکا تھا۔ ایک کونے میں چند میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں لیکن ان پر بھی ریزویشن کے کارڈ موجود تھے۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دولٹ کیاں اور دو مرد موجود تھے۔ فنکشن کے کارڈز کون جاری کر رہا ہے۔“..... عمران نے کاؤنٹر کے پیچے کھڑے ایک نوجوان سے کہا تو نوجوان نے چونک کر قدرے حریت ہرے لمحے میں عمران کی طرف دیکھا۔ وہ شاید یہاں نیا آیا تھا اس لئے اس کی آنکھوں میں عمران کے لئے شناسائی کے کوئی تاثرات موجود نہ تھے۔

”جتاب۔ کارڈز تو دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں۔“..... نوجوان نے بڑے مند باند لمحے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ فنکشن دو ماہ پہلے ہو چکا ہے۔“..... عمران نے بھی حریت ہرے لمحے میں کہا۔

”فنکشن تو آج ہے جتاب۔“ کارڈز دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں۔“..... نوجوان نے عمران کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

”فنکشن میں کتنے افراد شرکت کر رہے ہیں۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جتاب۔ پچیس ہزار افراد کا انتظام کیا گیا ہے۔“..... نوجوان نے

کارڈ جاری ہو چکے ہیں"..... عمران نے بڑے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"ساجد درست کہہ رہا ہے جناب - یہ بات تو سب جانتے ہیں" دوسرے کاؤنٹر میں نے کہا۔

"اچھا - پھر تو واقعی قتل عام ہو جائے گا"..... عمران نے طویل ماس لیتے ہوئے کہا۔

قتل عام - کیا مطلب "..... اس بار دوسرے کاؤنٹر میں نے بھی دی بات کی جو اس سے پہلے ساجد نے کی تھی۔

پہلے میں نے اس کا مطلب ساجد صاحب کو سمجھایا تو یہ چیخ پڑا تھا اور ابھی تک اس کے چہرے کے اعصاب خوف سے پھرک رہے ہیں - اب تمہیں سمجھایا تو پھر تم بھی یہی کچھ کرو گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ایک کارڈ مجھے دے دو اور بس"..... عمران نے کہا۔

اوہ - اس وقت میں تو کیا چیز میں صاحب بھی کارڈ جاری نہیں اس سلسلے"..... دوسرے کاؤنٹر میں نے کہا۔

"پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں - اگر فنکشن میں اچانک بم بلاست نے شروع ہو گئے تو تم سوچو کہ جب ہوٹل کے ملے سے پھریں ہزار نہیں تو بیس ہزار لاشیں اور پانچ ہزار زخمی برآمد ہوں گے تو کیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

عمران صاحب - ہم انتہائی چھوٹے ملازم ہیں اور میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں - آپ ہم پر رحم کھائیں"..... دوسرے کاؤنٹر

کاؤنٹر پر موجود دوسرا آدمی جو رجسٹر پر جھکا کام میں مصروف تھا اپنے ساتھی کے اچانک چھینٹ پر چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ یہ داشت گرد ہے - اس کے پاس بم ہے - اسے پکڑ لو" - کاؤنٹر میں نے ہڈیانی انداز میں چھینٹ ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف سے ہوا نیا اٹانے لگ گئی تھیں - اس کی تیز آواز سن کر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد بھی چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ - اوہ - کیا کہہ رہے ہو ساجد - یہ تو عمران صاحب ہیں - سو پر فیاض کے دوست اور سر عبد الرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انسٹیلی جنس کے صاحبزادے"..... دوسرے کاؤنٹر میں نے یقینت اچھل کر کھوئے ہوتے ہوئے کہا تو سپر ائزر کا عمران کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔ "مم - مم - مگر یہ کہہ رہے ہیں کہ لان میں بم نصب ہیں اور وہ اسے ہہاں سے بلاست کر سکتے ہیں"..... پہلے کاؤنٹر میں جس کا نام ساجد تھا، نے خوفزدہ سے لمحے میں کہا۔

"عمران صاحب - آپ نے ساجد کو ڈرایا ہے - یہ آج ہی ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے - آپ مجھے حکم دیں - آپ کی کیا خدمت کی جائے"..... دوسرے کاؤنٹر میں نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کہہ رہے ہو یہ آج تمہارے ساتھ شامل ہوا ہے - مگر یہ کہہ رہا ہے کہ دو ماہ ہوئے کارڈ جاری ہو چکے ہیں - جب اس کا تعلق ہی ہوٹل انتظامیہ سے نہ تھا تو اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ دو ماہ پہلے

نج - نج - جی - مجھ سے ملنے۔ مگر دربان نے اہتمامی حرمت
بھرے لجھے میں کہا۔

کیوں - تم سے ملنے کوئی نہیں آیتا۔ آخر تم چھفت کے بھرپور
بوان ہو۔ اتنی بڑی موچھوں کے واحد مالک ہوا اور تمہارے جسم
بی بی نیفارم بھی اس طرح چھتی ہے کہ بڑے سے بڑے افسر کے جسم پر
قیمت سے قیمتی بس بھی اس طرح نہ چھتا ہو گا۔ کیا نام ہے
تمہارا عمران نے کہا تو دربان کا بھرپور یکنہت سرت سے کھل
اٹھا۔ اس کی بڑی بڑی موچھیں باقاعدہ تحریر کرنے لگ گئی تھیں۔

نج - جی - میرا نام یوسف ہے جناب - یوسف دربان
نے سرت بھرے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ - تم واقعی یوسف شافی ہو۔ ویری گذ - تمہارے ماں باپ
واقعی صاحب ذوق واقع ہوئے ہیں۔ اچھا یہ بتاؤ کہ جھوٹ بولنے کی
لتنی تختواہ ملتی ہے عمران نے کہا تو یوسف بے اختیار اچھل
کا۔

تجھوٹ بولنے کی تختواہ - کیا مطلب جناب یوسف نے
قدارے بو کھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

کاؤنٹر والے نے کہا ہے کہ چھیر میں صاحب آفس میں موجود ہیں
اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ چودہ تو چھوٹا سا آدمی ہے
کاؤنٹر میں ہے پچھے اس کی موچھیں بھی نہیں ہیں اور نہ بھی اس کا قد چھ
ٹٹ ہے اور نہ ہی اس کا نام یوسف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں

میں نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"اے - اے - کیا کر رہے ہو۔ چلو کارڈ دو۔ میں بغیر کارڈ
کے فتشن اینڈ کر لوں گا لیکن ایسا مت کرو۔ ویسے کہاں ہے
تمہارے ہوٹل کا چھیر میں۔ سینچھ عبد القادر نام ہے اس کا شاید"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا بھر یکنہت بدلت گیا تھا کیونکہ
اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کاؤنٹر پر کام کرنے والے بے چارے واقعی
مفت میں نوکری سے نکال دیتے جائیں گے۔

"جی - جی ہاں - وہ اپنے آفس میں ہیں۔ تیسری منزل پر ان کا آفس
ہے" کاؤنٹر میں نے کہا۔

"اوکے - شکریہ" عمران نے کہا اور تیزی سے سائیڈ میں
موجود لفت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ
دوسری کاؤنٹر میں پہلے کاؤنٹر میں اور سپروائزر دونوں کو عمران کے
بارے میں ہی بتا رہا تھا۔ عمران لفت میں سوار ہوا اور پھر چند لمحوں
بعد وہ تیسری منزل پر موجود تھا۔ چھیر میں کے آفس کے سامنے ایک
مسلخ دربان موجود تھا جبکہ آفس کا دروازہ یند تھا۔

"جناب - چھیر میں صاحب آفس میں موجود نہیں ہیں" - عمران
کے قریب پہنچنے پر ایک دربان نے بڑے مہذب لجھے میں کہا۔

"اے - میں نے چھیر میں کا اچار ڈالنا ہے۔ میں تو تم سے ملنے آیا
ہوں" عمران نے دربان سے کہا تو دربان بے اختیار چونک پڑا۔
اس کے چہرے پر اہتمامی حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

لے ساتھ بیٹھ کر تایاں بجانا شروع کر دوں گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سازندے - اوہ نہیں جتاب - اب کیا بتاؤں - آپ خود سمجھ بائیں جتاب۔..... یوسف نے اوپاشانہ انداز میں ہستے ہوئے اور انہوں پا کر مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر یقینت تکدر کے تاثرات اب اے تھے۔

اوکے - چھر تو وہاں جانا ہی بے کار ہے۔..... عمران نے منہ باتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دربان کی بات سن کر اس کا موڈ واقعی اف ہو گیا تھا اور اس نے فنکشن اینڈ کرنے کا ارادہ ہی ملتوقی کر دیا تھا لیکن جیسے ہی وہ نیچے ہال میں پہنچا اچانک ہال کے میں گیٹ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمین آدمی اندر داخل ہوا اور مہان اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس آدمی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں چھنا کا سا ہوا تھا۔ اس کا چھرہ تو عمران کی یادداشت میں بو بود تھا لیکن وہ اسے پہنچان نہ پا رہا تھا۔ وہ آدمی عمران کو اچھتی نہ ہوں سے دیکھتا ہوا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک نہ انجھی تھی اور پھر جب عمران کے کانوں میں اینڈی رابرٹ کا نام دوبارہ پڑا تو وہ تیزی سے مڑا۔ اسی لمحے اس نے اس غیر ملکی کو تیزی سے لفت کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو عمران کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔

باقاعدہ جھوٹ بولنے کی تختہ دی جاتی ہے۔ میری مانو تو چھوزو اس نوکری کو اور میرے ساتھ چلو۔ دونوں مل کر بینیک لوٹا کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری موجود گھومنے دیکھ کر سب خود ہی ہاتھ انھیں گے جبکہ مجھے نوٹ لگنے میں مہارت حاصل ہے اور میں چند لمحوں میں لاکھوں کے نوٹ اس طرح گن سکتا ہوں کہ کیلکولیز بھی اتنی جلدی لگتی نہیں کر سکتا۔..... عمران نے کہا۔

"لچ - جتاب - وہ - وہ چیز میں صاحب واقعی آفس میں موجود نہیں ہیں۔ وہ سپیشل آفس میں ہیں سہماں نہیں ہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔..... یوسف نے بوکھلائے ہوئے لجھ میں کہا تو عمران نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکلا اور یوسف کی جیب میں ڈال دیا۔

"اوہ - اوہ - مگر جتاب - مگر۔..... یوسف نے بوکھلائے ہوئے لجھ میں کہا۔

"کون ہے چیز میں کے ساتھ - بیگم یا۔..... عمران نے ہڑے رازدار انداز میں کہا تو یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

"بیگم نہیں جتاب - وہ - وہ غیر ملکی گوکارہ ہے مس اینڈی رابرٹ - ایکریمین گوکارہ۔ مم - مگر جتاب آپ وہاں نہیں جا سکتے ورنہ - ورنہ مجھے گولی مار دی جائے گی۔..... یوسف نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لجھ میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ آخر سازندے بھی تو ساتھ ہوں گے۔ جس ان

اے معروف گلوکارہ اینڈی رابرٹ لے سوہنہ رابرٹ کے روپ میں دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں نج اٹھی تھیں اس لئے وہ کار لے کر سیدھا دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ بلیک زیر دانش منزل میں موجود تھا۔

”ارے۔ تم یہاں موجود ہو۔ میں سمجھتا تھا کہ تم بھی ہوئی شالیمار کا فنکشن دیکھنے گئے ہو گے۔“..... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے ایسے فنکشنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے عمران صاحب۔ وہاں سوائے امارت کی نمائش کے اور کیا ہوتا ہے۔“..... بلیک زیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ دنیا کی معروف لوک گلوکارائیں اس فنکشن میں حصہ لے رہی ہیں۔ خاص طور پر اینڈی رابرٹ اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں دلچسپی ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب۔“..... عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اینڈی رابرٹ۔ کون ہے وہ۔“..... بلیک زیر نے چونک کر کہا۔

”ستا تو یہی ہے کہ دنیا کی معروف لوک گلوکارہ ہے اور آج کے فنکشن میں مہمان خصوصی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیور کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور تیزی سے اس پر ٹانگیکر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

”یہ آدمی کیا اینڈی رابرٹ کا سازنہ ہے۔“..... عمران نے اس دوسرے کاؤنٹر میں سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران کو جانتا تھا۔

”اوہ نہیں جتاب۔ یہ بین الاقوامی شہرت یافت گلوکارہ اینڈی رابرٹ کا شوہر ہے جتاب۔ اس کا نام رابرٹ ہے اور اینڈی رابرٹ آج کے فنکشن کی مہمان خصوصی ہیں۔“..... کاؤنٹر میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا مڑا اور واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک اس طرح اچھل پڑا جسیے اس کے پیر کے نیچے کوئی یینڈک آگیا ہو۔

”اوہ۔ اوہ۔ رابرٹ۔ یہ تو کارس ہے۔ ایکریمیا کی ۶ بجنی بلیک ماسٹر کا معروف ایجنت۔“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسے اچانک اس کے بارے میں یاد آگیا تھا۔ تقریباً چھ سات سال قبل کارمن میں ایک مشن کے دوران اس سے مگر اور ہوا تھا اور عمران کو اس وقت معلوم ہوا تھا کہ اس کا تعلق بلیک ماسٹر سے ہے۔ بلیک ماسٹر ایکریمیا کی ایسی ۶ بجنی تھی جو سپر پاورز کے غیر ملکی ہمجنٹوں کا خاتمہ کرتی تھی اور کارمن میں اس کے دوست اور کارمن کی ایک ۶ بجنی کے معروف ایجنت ریان نے اسے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ عمران کا چونکہ اس سے کوئی براہ راست تعلق نہ تھا اس لئے عمران نے اس میں مزید دلچسپی نہیں دیکھ لیں اس کا پہرہ اور اس کے نہ وغایل کی مخصوص بناوٹ اس کے ذہن میں رہ گئی تھی اور اب

”علی عمران کا نگ۔ اور ”..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس - مائیگر بول رہا ہوں - اور ”..... تھوڑی دیر بعد مائیگر کی آواز سنائی دی۔

”کہاں ہو تم اس وقت - اور ”..... عمران نے سرد لمحے میں پوچھا۔

”ہوٹل گرانڈ میں باس - اور ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم ہوٹل شایمار کے فنکشن میں نہیں گئے - اور ”..... عمران نے کہا۔

”جانا تو ہے باس - لیکن ابھی فنکشن میں تو کافی دیر ہے۔ اور ”..... مائیگر کے لمحے میں حریت تھی۔

”اس فنکشن میں ایک گلوکارہ اینڈی رابرٹ حصے لے رہی ہے۔ اس کا شوہر رابرٹ بھی ساتھ ہے۔ جب وہ فنکشن میں پہنچ جائیں تو تم نے ان کے کروں کی تلاشی لیتی ہے۔ یہ رابرٹ دراصل ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی بلیک ماسٹر کا بڑا معروف ایجنت ہے۔ اس کی اس فنکشن میں موجودگی نے مجھے چونکا دیا ہے۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”یس باس - اور ”..... دوسری طرف سے مائیگر نے کہا۔

”میں نے تمہیں یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ تم اس بات کو ذہن میں رکھ کر تلاشی لو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے کوئی شبہ نہیں

”ہونا چاہئے۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”یس باس - میں پورا خیال رکھوں گا۔ اور ”..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر اف کر دیا۔

”آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔ بلیک زیرو نے بیت بھرے لمحے میں کہا تو عمران نے اسے ہوٹل شایمار جانے سے لے کر واپس دانش منزل آنے تک کی ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

”لیکن اگر وہ یہاں کسی مشن پر آتا تو لا محلہ میک اپ میں آتا۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ اس کا خیال ہو کہ یہاں اسے کوئی نہیں چھپا سکتا کیونکہ پاکیشیا سپر پاورز میں تو شامل نہیں ہے اور بلیک ماسٹر صرف سپر پاورز کے ہجھنوں کے خلاف کام کرتی ہے۔ ”..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لگزوری نکلب۔ ”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”ماسٹر احسان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ”..... عمران نے کہا۔

”ہونڈ کریں۔ ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ماسٹر احسان بول رہا ہوں۔ ”..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

اس کی وفات کے بعد عبد القادر سیفیہ عبد القادر کے نام سے ہوٹل کا چیزین بن گیا اور اس کا بھی ہی کام ہے جو اس کے والد کا تھا۔ مطلب ہے کہ ساتھی لیبارٹریوں کو مشیزی کی سپلانی کا۔ اس کے لئے انہوں نے علیحدہ فرم بنائی ہوئی ہے جس کا نام سیفیہ عبد الرشید اینڈ کمپنی ہے۔ سیفیہ عبد الرشید سیفیہ عبد القادر کے والد کا نام تھا۔ الی بزنس پلازا میں ان کا بہت بڑا آفس ہے۔ سیفیہ عبد القادر بھی کبھار وہاں جاتا ہے۔ البتہ زیادہ تر وہ ہوٹل میں ہی رہتا ہے۔ ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ عمران نے کہا اور رسپور رکھ دیا۔

یہ ماسٹر احسان کہاں سے سامنے آگیا ہے۔ بلکہ زرد نے کہا۔

یہ سہاں وار ایکٹومت میں معلومات فروخت کرنے کا دھنڈہ کرتا ہے۔ خاصاً بڑا نیٹ ورک بنار کھا ہے اس نے۔ نائیگر کا دوست ہے اور نائیگر کے بٹانے پر اس سے تعارف ہوا تھا۔ مجھے اچانک خیال آگیا کہ یہ اینڈی رابرٹ اگر سیفیہ عبد القادر کے پاس اس انداز میں ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی اور مسئلہ ہو کیونکہ اس ٹائپ کی عورتوں کے سامنے ہوٹل شالیمار کا چیزین اتنی بڑی پارٹی نہیں ہو سکتا اور اب ماسٹر احسان نے یہ نئی بات بتائی ہے کہ سیفیہ عبد القادر کا ساتھی لیبارٹریوں کو مشیزی سپلانی کرنے کا بھی کاروبار ہے۔

مردانہ آواز سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈنی ایس سی (اکسن) ہوں رہا ہوں۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ حکم فرمائیے۔ ماسٹر احسان کے لمحے میں حریت تھی۔

ہوٹل شالیمار کے چیزین سیفیہ عبد القادر کے بارے میں تم نے کوئی فائل تیار کر رکھی ہے یا نہیں۔ عمران نے کہا۔ سیفیہ عبد القادر کے بارے میں۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ماسٹر احسان نے جو نک کر کہا۔

اس کا کردار کیسا ہے۔ عمران نے کہا۔

وہ عیاش طبع آدمی ہے جتاب۔ خاص طور پر غیر ملکی عورتیں اس کی کمزوری ہیں۔ ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ۔ عمران نے کہا۔

سیفیہ عبد القادر کے والد پاکیشیا سے کارمن شفت ہو گئے تھے۔ سیفیہ عبد القادر وہیں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا وہاں ہوٹل بزنس تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کارمن کی ساتھی لیبارٹریوں کو مشیزی بھی سپلانی کرنے کا نھیکہ لیتا رہتا تھا۔ پھر آخری عمر میں وہ کارمن سے واپس پاکیشیا آگیا۔ سہاں اس نے ہوٹل شالیمار بنوایا۔ البتہ سہاں بھی وہ ساتھی لیبارٹریوں کو مشیزی سپلانی کرنے کا نھیکہ لیتا رہا۔

سانتی لیبارٹری کے لئے کوئی آرڈر دینا ہے۔..... عمران نے کہا۔
اوہ نہیں جتنا ب۔ میں کیسے بھول سکتی ہوں۔..... دوسری
طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے سپیشل فون کا نمبر بتا دیا اور اس
کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

آپ کو شک ہے کہ یہ اینڈی رابرٹ یا رابرٹ سینچہ عبد القادر
کے ذریعے یہاں کسی سانتی لیبارٹری میں کوئی چکر چلانا چاہتے ہیں
لیکن اگر ایسا ہے تو انہیں اتنا بڑا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت
نہیں۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرم کس قسم کی
مشیزی سپلانی کرتی ہے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے
اشبات میں سرہادیا۔ پھر واقعی بارہ منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی نج
اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

میں۔ سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ۔..... عمران نے کہا۔
سیکرٹری ٹو جنرل میجنر سینچہ عبد الرشید اینڈ کمپنی بول رہی
ہوں۔ جنرل میجنر صاحب سے پرنس کی بات کرائیں۔..... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ ہو ٹڈ کریں۔..... عمران نے کہا۔
ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔..... عمران نے بد لے
ہوئے لجھے میں وقار سے کہا۔

میں سر۔ میں جنرل میجنر اعظم حسین بول رہا ہوں جتنا ب۔ حکم

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا
اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیتے۔
انکوائری پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

لکی بنس پلازہ میں سینچہ عبد الرشید اینڈ کمپنی کے جنرل میجنر کا
نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو
عمران نے کریڈل دبا دیا۔

کیا اس وقت جنرل میجنر آفس میں ہو گا۔..... بلیک زیر و نے
کہا۔

دیکھو۔ شاید ہو۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

لیں۔ جنرل میجنر آفس۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔

سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پرنس جنرل میجنر
سے بات کرنا چاہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

جنرل میجنر صاحب تو میٹنگ میں معروف ہیں جتنا ب۔ دس
منٹ بعد میٹنگ ختم ہو جائے گی۔ آپ نمبر دے دیں میں جنرل میجنر
صاحب کی بات کراؤں گی آپ سے۔..... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

آپ کہیں بھول نہ جائیں۔ پرنس نے ریاست ڈھمپ کی

فرمائیں دوسری طرف سے ایک مودبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
” یہ تو عام سی کاروباری فرم ہے ۔ بہر حال دیکھو ۔ شاید ٹائیگر لوئی بات سامنے لے آئے ۔ عمران نے رسیور رکھ کر ایک ٹلویں سانس لیتے ہوئے کہا تو جلکیک زیر و نے اشبات میں سر ٹلا دیا۔

” ریاست ڈھپ ہمالیہ کی ترانی میں ایک آزاد ریاست ہے لیکن اس کا الحاق پا کیشیا سے ہے ۔ ریاست ڈھپ میں ایک وسیع ساتھی لیبارٹری قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے اور اس کا چارج میرے پاس ہے ۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کا کام لیبارٹریوں کے لئے مشیزی سپلانی کرنا ہے ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ آپ کس ٹائپ کی مشیزی فراہم کرتے ہیں ۔ عمران نے بدلتے ہوئے لجھ میں کہا۔

” جناب ۔ ہماری فرم گزشتہ بیس سالوں سے پا کیشیا میں یہ کام اہتمامی ذمہ دارانہ انداز میں کر رہی ہے اور حکومت پا کیشیا کی طرف سے باقاعدہ رخصڑ ہے ۔ ہم ہر ٹائپ کی مشیزی جو دنیا کے کسی بھی ملک سے حاصل ہو سکتی ہو سپلانی کر سکتے ہیں ۔ جنzel میخبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” یہاں پا کیشیا میں آپ کتنی لیبارٹریوں کو سپلانی کرتے ہیں ۔ ”
عمران نے کہا۔

” جناب ۔ آٹھ سو کاری لیبارٹریوں کو اور بارہ پرائیویٹ لیبارٹریاں ہمارے ساتھ مستقل بزنس کرتی ہیں ۔ جنzel میخبر نے جواب دیا۔

” اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم نے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنی تھیں ۔ اب آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گی ۔ گذ بائی ۔ ”

سے بواب دیا گیا۔

گلڈ - اب بتاؤ کیا رپورٹ ہے..... باس نے اس بار قدرے مطمئن لمحے میں کہا۔

باس - اینڈی رابرٹ نے اپنا کام آسانی سے کر لیا ہے۔ سیٹھ
عبد القادر کو اس نے اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اسے ڈاکٹر
اسف سے ملا دے اور سیٹھ عبد القادر صاحب نے فتنش کے
11 مرے روز ہی یہ کام کر دیا۔ ڈاکٹر آصف اس کی کال پر خود ہی
ہوشیار آگیا تھا اور پھر رابرٹ نے فوری طور پر کارروائی کر دی۔ ڈاکٹر
آصف کو بے ہوش کر کے ساحل سمندر پر پہنچا دیا گیا جہاں سے لانچ
کے ذریعے اسے بین الاقوامی سمندر میں وا سکا تک پہنچا دیا گیا۔ وا سکا
اسے لے کر کافرستان چلا گیا اور اینڈی رابرٹ اور رابرٹ دونوں بائی
ایئر کار من رواثت ہو گئے۔ ان کی فلاٹ جانے کے بعد ہی میں آپ کو
رپورٹ دے رہا ہوں۔..... راکسن نے تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا۔

سیٹھ عبد القادر کا کیا بنا۔..... باس نے پوچھا۔

اُسے اس کی رہائش گاہ میں گولی مار دی گئی ہے۔ ویسے اینڈی
کے کہنے پر سیٹھ عبد القادر نے خود لیبارٹری میں فون کر کے ڈاکٹر
آصف کو ہوشیار کال کیا تھا۔ اس نے اس سے کوئی ضروری کام کی
بات کی تھی۔ پھر ڈاکٹر آصف کے ہمچنے پر سیٹھ عبد القادر، اینڈی
راکسن، رابرٹ اور ڈاکٹر آصف سمیت اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا جہاں

آفس کے انداز میں بجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے
پیچے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے اوصیر عمر آدمی نے فون کی گھنٹی بجئے
پر چونک کر سلسے موجود فائل سے سرانجام دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھایا۔

لیں۔..... اوصیر عمر آدمی نے سرد لمحے میں کہا۔
پاکیشیا سے راکسن کی کال ہے جتاب۔..... دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لمحہ بے حد متوجہ تھا۔

اوہ اچھا۔ کراو بات۔..... اوصیر عمر آدمی نے چونک کر کہا۔
باس۔ راکسن بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔..... چند لمحوں بعد
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لمحہ متوجہ تھا۔

کہاں سے کال کر رہے ہو۔..... باس نے سرد لمحے میں پوچھا۔
ایئر پورٹ کے پہلک فون بوتھ سے باس۔..... دوسری طرف

دراز میں رکھ دیا تھا۔ تمہوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے
باقھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

لیں باس نے کہا۔

راڈنی لائن پر ہے جتاب دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو باس نے سرد لمحے میں آئا۔

راڈنی بول رہا ہوں باس دوسری طرف سے ایک مردانہ
واز سناتی دی۔

تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں باس کا بھے بے
سرد ہو گیا تھا۔

باں جب تک ٹارگت بٹ دے ہو جائے میں کیسے رپورٹ
سکتا ہوں دوسری طرف سے مودباش لمحے میں کہا گیا۔
اب تک کی کیا رپورٹ ہے باس نے کہا۔

پاک کیشیا سے اے بحفاظت میں ہے پاس پہنچ گیا تھا۔ میں نے
بھی ہی انتظامات کر رکھے تھے اس لئے اے کو فوری طور پر
خنسوس انداز میں پیک کر کے فی ایس روائہ کر دیا گیا۔ ابھی وہاں
سے اوکے رپورٹ نہیں آئی اس سے میں نے بھی رپورٹ نہیں دی
تھی دوسری طرف سے کہا گیا۔

کس وقت تک رپورٹ متوقع ہے باس نے پوچھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد باس دوسری طرف سے کہا گیا۔
اوکے جیسے ہی رپورٹ آئے تم نے مجھے فوری اطلاع دینی

ایندھی رابرٹ نے ڈاکٹر آصف کو بے ہوش کیا جبکہ رابرٹ نے سینچ
عبد القادر کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رہائش گاہ پر موجود
تمام ملازمین کا بھی خاتمه کر دیا۔ اس کے بعد رابرٹ نے ساحل سمندر
پر موجود گروپ لیڈر راتھر کو کال کیا اور راتھر آکر ڈاکٹر آصف کو لے
گیا۔ جب اس کی طرف سے ڈاکٹر آصف کے واسکا پہنچ جانے کی اطلاع
ملی تو رابرٹ اور ایندھی رابرٹ نے مجھے کال کیا اور میں فوراً سینچ
عبد القادر کی رہائش گاہ پر چھپنا اور انہیں وباں سے لپک کر کے ایک
پورٹ لے آیا۔ ہمایا میں ان کی روائی کے انتظامات پہلے ہی کر چکا
تھا اس میں وہ نصف گھنٹہ پہلے فلاست پر روانہ ہو گئے ہیں۔ راکسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم بھی اپنے گروپ سمیت فوراً کار من چلے جاؤ۔
تمہارا بھی وہاں زیادہ دیر تک رہنا ٹھیک نہیں ہے باس نے
کہا۔

لیں باس دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے اوکے کہہ
کر باقہ بڑھایا اور کریڈل دبا کر اس نے باقہ ہٹایا اور فون پیس کے
نیچے موجود بٹن پر لیں کر دیا۔

لیں سر دوسری طرف سے اس کی پر سفل سیکڑی کی آواز
سناتی دی۔

کافستان میں رادنی سے بات کراؤ باس نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس نے سامنے رکھی بونی فائل بند کر کے اے

Scanned & PDF Copy By RFI

لکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سب سے نجیلی دراز کھولی اور اس میں سے
یعنی رنگ کا ایک چھوٹا سا کارڈ لیں فون پیس تکال کر اس نے اے
ان لیا اور پھر تیزی سے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔
یہیں رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی
یعنی ہبہ خاصاً کرفت تھا۔

زیر دون بول رہا ہوں باس نے کہا۔
کیا رپورٹ ہے دوسری طرف سے اسی طرح کرفت لجئے
میں کہا گیا۔

مارگٹ ہٹ ہو گیا ہے باس نے کہا۔
کوئی پر ابام دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
نو پر ابام باس نے کہا۔
اوکے دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے کال آف کی اور ایک بار پھر فون آن کر
کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

لیں رائٹ بول رہا ہوں دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔
مارگن بول رہا ہوں اس بار باس نے اپنا نام لیتے ہوئے
کہا۔

اوہ تم کیا ہوا مشن کا دوسری طرف سے چونک کر پوچھا
لیا۔

ہے باس نے کہا۔

لیں باس دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور
رکھ دیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور میں سے شراب کی ایک چھوٹی
بوتل تکال کر اس کا دھکن کھولا اور اس نے شراب کے دو گھومٹ لئے
اور پھر دھکن بند کر کے اس نے بوتنی واپس دراز میں رکھ کر دراز بعد
کر دی۔ پھر وہ اسی حالت میں خاموش ہی نہ رہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے
سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تو فون کی گھنٹی نج اٹھی اور ادھیز عمر نے
چونک کر باقاعدہ بڑھایا اور رسیور انٹھایا۔

لیں باس نے اپنے مخصوص سر دلچسپی میں کہا۔
کافرستان سے راؤنی کی کال ہے جتاب دوسری طرف سے
کہا گیا۔

کراو بات باس نے کہا۔
راؤنی بول رہا ہوں باس چند لمحوں بعد راؤنی کی آواز
سنائی دی۔

لیں کیا رپورٹ ہے باس نے کہا۔
مارگٹ ہٹ ہو گیا ہے باس۔ فائل رپورٹ مل گئی ہے۔
راؤنی نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت فوری کار من چلے جاؤ۔
باس نے کہا۔
لیں باس دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور

والی پارٹیاں کچھ نہیں جاتیں کیونکہ تمہاری تنظیم ابھی چند سال پہلے وجود میں آئی ہے اور تم نے کبھی پاکیشیا میں مشتمل نہیں کیا اس لئے مکمل رازداری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے ورنہ پاکیشیا میں موجود سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس تھی جاتی ہے اور اب بھی وہ اس ساتھ دان کی اچانک گشمدگی کا کھوچ ضرور رکائیں گے لیکن تم نے جو پلاتنگ مجھے بتائی تھی اس کے مطابق مجھے مکمل یقین ہے کہ وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور اس طرح انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ ساتھ دان کہاں گیا اور یہی بات اسرائیل چاہتا تھا۔..... رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہر حال ہم تو کام ہی اس انداز میں کرتے ہیں۔ اپنے پچھے کوئی کلیو نہیں چھوڑتے اور اسی میں ہماری کامیابی کا اصل راز ہے۔" مارگن نے جواب دیا۔

اوکے۔ نھیک ہے۔ گڈ بانی۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے فون آف کر کے اسے میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے وہ کرسی کھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اہمیتی اطمینان کے تاثرات انہی آئے تھے۔

مشن مکمل ہو گیا ہے اور میں نے ماریا کو رپورٹ بھی دے دی ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کس کو بھیجا تھا تم نے مشن کے لئے۔۔۔۔۔ رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

”رابرٹ اور اینڈی رابرٹ کو مارگن نے جواب دیا۔
اوہ - گلہ - یہ دونوں پہلے کبھی پا کیشیا نہیں گئے اس نے وہاں
انہیں کوئی نہیں پہچانتا۔ بہر حال ٹھیک ہے دوسری طرف
سے اہتمامی اطمینان بھرے لجئے میں کہا گیا۔
”کیا وہاں کوئی مستکہ تھا اس بار مارگن نے نیرت بھرے
لہجے کا ترجمہ کیا۔

تم مسئلے کی بات کر رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ امرانیل
اور یہودیوں کے پاس ایسی کوئی تنظیم نہیں جو پاکیشیا سے ایک
سانس دان کو انغو اکر سکے۔ دوسری طرف سے رائٹ نے کہا۔
سینکڑوں ہوں گی۔ مارگن نے جواب دیا۔
اس کے باوجود یہ مشن تحسین دیا گیا۔ اس کی وجہ سمجھتے ہو۔

جماری کار کر دیں اور پلانگ ہمیشہ بے داع غربی ہے اس تھے ۔
مارگن نے جواب دیا۔

یہ بات بھی ہے یہاں اس سے مدد یا بھی ہے کہ تمہارے بارے میں اور تمہارے بھائیوں کے بارے میں معلومات فروخت کرنے

سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”جی موجود تو ہیں لیکن وہ کسی بات تصویر رسالے کے مشاہدے میں مصروف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دو گھنٹے بعد فون کریں۔“ سلیمان کی علمی سی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اور سلیمان نے جس طرح رسالے کے مطابعہ کی بجائے مشاہدے کا لفظ استعمال کیا تھا اس سے عمران کے بیوی پر ہمکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ ظاہر ہے سلیمان نے منحصر شرارت بھرے انداز میں فون کرنے والے کو یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ عمران رسالہ پڑھ نہیں رہا بلکہ اس میں جو و تصاویر کے مشاہدے میں مصروف ہے۔

”جی بہتر۔ میں کہہ دیتا ہوں جتنا ب..... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز کے ساتھ ہی سلیمان کے تیز تیز قدموں کی آواز سننگ رومن کی آتی ہوئی سنائی دی۔“ سرداور کا فون تھا۔ وہ اب ایک سائنس دان کے ہمراہ خود فلیٹ پر آرہے ہیں۔ سلیمان نے فون پیس کو میز پر رکھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”سرداور بہماں آرہے ہیں۔ تم نے میری بات کیوں نہیں کرائی اب بھگتو۔ لجخ کا نام ہے اور لجخ تو بہر حال دینا ہی پڑے گا۔“ عمران نے گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”آپ دیں انہیں لجخ۔ آخر وہ معزز ترین مہماں ہیں۔ میں نے تو لجخ کرنے ہو مل شہستان جانا ہے۔ وہاں لجخ پر میری سدارت میں آل

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطابعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی۔
”سلیمان“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھے میں اور اونچی آواز میں کہا۔
”جی صاحب“ دوسرے لمحے کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”یہ فون اٹھا کر لے جاؤ اور جو میرے بارے میں پوچھے اسے کہہ دو کہ میں اس وقت مطالعہ میں مصروف ہوں۔ دو گھنٹے بعد فون کھوئیں“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھے میں کہا تو سلیمان نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور تار سیپیٹا ہوا سمنگ رومن سے باہر چلا گیا۔ گھنٹی و قلنے و قلنے سے نجح رہی تھی۔

”سلیمان بول رہا ہوں“ عمران کے کانوں میں دور سے

تاوان والی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹر آصف ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ ان کا خاص سمجھیک شمسی تو انائی ہے۔ وہ شمسی تو انائی سے ایسا ہتھیار بنانے پر کام کر رہے ہیں جس کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی لاکھوں گنا زیادہ ہو سکن وہ جنم میں ایک چھوٹے ریبوٹ کنڑولر سے بھی چھوٹا ہو کہ اچانک انہیں انعوا لیا گیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ کسی نامعلوم لیبارٹری میں تھے۔ وہاں بھی اسی نائب کے ہتھیار پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف سے کہا گیا کہ اگر وہ زندہ واپس جانا چاہتے ہیں تو انہیں اس ہتھیار کو مکمل لرنا ہو گا۔ ڈاکٹر آصف کام کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ پھر چند روز بعد اچانک انہیں وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا تو وہاں سے فرار ہو گئے اور چھپتے چھپاتے وہاں پاکیشیا پہنچ گئے۔ وہ سرداور سے ملنے آئے تھے۔ پھر سرداور نے آپ کو فون کیا۔ اس کے بعد سرداور انہیں ساتھ لے کر آپ سے ملنے روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر احسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنتے کی آواز سنائی دی۔ سلیمان جا کر دروازہ کھولو۔ سرداور جسے خوش بخت ہممان تشریف لائے ہیں۔“..... عمران نے اوپنی آواز میں کہا۔ اس نے جان بجه کر خوش بخت کے الفاظ کہے تھے تاکہ سلیمان کہیں سرداور کے مامنے بھی احتمالہ باتمیں شروع کر دے۔

پاکیشیا کل ایوسی ایشن کا اجلاس ہے۔..... سلیمان نے پڑے اطمینان بھرے لجھے میں ہما اور واپس مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ پلیز۔“..... عمران نے گھبرائے ہونے لجھے میں کہا۔

”سوری جناب۔ میرے پاس بھی آپ کی طرح وقت نہیں ہے۔“..... سلیمان کی دور سے آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے فون کار رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جی صاحب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کے اسٹینٹ ڈاکٹر احسن کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور سے بات کراو۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ وہ تو ڈاکٹر آصف کے ساتھ ابھی آپ کے وہاں جانے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے۔“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن نے کہا۔

”ڈاکٹر آصف۔ یہ کون ہیں۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔ ”ساتھ دان ہیں اور سرداور کے شاگرد ہیں۔ انہیں انعوا کر کے لے جایا گیا تھا۔ اب ان کی واپسی ہوئی ہے۔ وہ سرداور سے ملنے آئے تھے۔“..... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

”انعوا کے بعد واپسی۔ کہتا تاوان دینا پڑا ہے۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن بے اختیار ہنس پڑے

کے ذریعے ہائیڈروجن بم سے لاکھ گنا زیادہ طاقتور ہتھیار تیار کرنے کے فارمولے پر ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کر رہے تھے کہ انہیں انغو اکریا گیا اور جب انہیں ہوش آیا تو یہ ایک اور لیبارٹری میں تھے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف کو مجبوراً اپاں کام کرنا پڑا۔ پھر انہیں فرار ہونے کا موقع مل گیا اور یہ فرار ہو کر واپس پاکیشیا پہنچ گئے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر اخیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اُس سے ملنے والی معلومات اسی انداز میں دوہراؤیں۔

آپ۔ آپ جادوگر ہیں۔ بخوبی ہیں۔ کیا ہیں آپ۔ پاکیشیا پہنچ کر ہیں سیدھا سردار اور صاحب سے ملا ہوں اور وہاں سے یہاں آگیا ہوں۔ سردار کے علاوہ اور کسی کو بھی ان باتوں کا علم نہیں ہے۔ پھر آپ اُن کیسے معلوم ہو گیا یہ سب کچھ۔ ڈاکٹر آصف کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے عمران کی بجائے انہیں کوئی جن بحوث نظر آگیا ہو جبکہ داروں کے چہرے پر ہلکی سی فاتحاء مسکراہٹ تھی۔

یہ شیطان ہے ڈاکٹر آصف۔ اس شیطان کو یہ سب کچھ پہلے سے معلوم ہو گا۔ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر آصف کی طرح میں بھی آپ کو استاد مانتا ہوں۔ ”..... عمران نے بڑے معصوم سے لمحے میں کہا تو سردار بے اختیار کھلکھلا کر اس پڑے۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں شیطانوں کا استاد ہوں۔ بہر حال کیا

”جی اچھا۔ سلیمان نے جواب دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”جی صاحب۔ سلیمان کی انتہائی موود بانہ آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی تیز آواز سینگ روم کی طرف آتی سنائی دی۔ چند لمحوں بعد سردار کے پیچے ایک اوسمی عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”زبے نصیب۔ وہ ہمارے ایک بہت بڑے شاعر نے کہا ہے کہ وہ آئے ہمارے گھر میں ایسے خوش بخت کہ کبھی ہم ان کو دیکھتے ہیں اور کبھی اپنے گھر کو اور شاعر کے تو چلو مہماں آئے ہوں گے اس لئے وہ تو کبھی کبھی انہیں دیکھتا ہو گا بلکہ میں تو مستقل گھر کو ہی دیکھ رہا ہوں۔ عمران کی زبان روایت ہو گئی۔

”ڈاکٹر آصف۔ یہ ہے علی عمران جس کا تفصیلی ذکر میں نے تم سے کیا تھا اور عمران یہ میرے شاگرد ہیں ڈاکٹر آصف۔ سردار اور نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا باہتی تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”ویسے لوگ انتہائی بد ذوق واقع ہوئے ہیں کہ استاد کے ہوتے ہوئے شاگرد کو انغو اکر کے لئے جاتے ہیں۔ عمران نے کہا تو سردار اور ڈاکٹر آصف دونوں بے اختیار پونک پڑے۔

”تمہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔ سردار نے انتہائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر آصف صاحب شخصی تو انمائی

۔۔۔

”عمران بیٹھے۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ڈاکٹر آصف نے اس ییبارٹری میں ہونے والے جس فارمولے کا ذکر کیا ہے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا ہی بنے گا اور یہ اختیار ڈاکٹر آصف کے فارمولے کے قریب ہے لیکن دراصل ویسا نہیں ہے اور یہ ییبارٹری ہےودیوں کی ہے۔۔۔ سرداور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ سرداور سے دنیا میں خطرناک اور خوفناک بم تو تیار ہوتے ہی ہستے ہیں۔ سپر پاورز کی لاکھوں ییبارٹریاں دن رات اس کام میں مصروف رہتی ہیں۔ پھر ڈاکٹر آصف نے ایسی کیا بات بتائی ہے کہ اپ اس قدر پریشان ہو گئے ہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے ییبارٹری کا انتہائی اہم کام چھوڑ کر یہاں نہ آتا پڑتا۔ ڈاکٹر آصف تم خود بتاؤ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔“ سرداور نے قدرے سخت لجھے میں کہا۔

جواب۔ جس ییبارٹری میں مجھے لے جایا گیا تھا وہاں اس طرح کے انتظامات تھے کہ وہاں سے کسی کا زندہ نکل آنا ناممکنات میں تھا۔ اسی لئے انہوں نے وہاں مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپائی بلکہ چونکہ انہوں نے مجھ سے کام لینا تھا اس لئے وہاں مجھے اس سارے سلسلے میں باقاعدہ بریف کیا گیا۔ اس ییبارٹری میں عمران صاحب ایک ایسا اختیار تیار ہو رہا ہے جبے انہوں نے مسلم ڈیجی کا نام دیا ہے۔ اس کا

واقعی ڈاکٹر آصف کے اغوا کا علم تمہیں پہلے سے تھا۔ لیکن تم نے اس سلسلے میں مجھے تو نہیں بتایا۔۔۔ سرداور نے سخنیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پہلے معلوم تو نہیں تھا سرداور۔ ڈاکٹر آصف صاحب کا خیال غلط ہے کہ آپ اور ان کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے آپ کی ییبارٹری فون کیا تھا۔ آپ کے اسٹیٹ ڈاکٹر احسن نے فون اٹھنڈ کیا اور جب میں نے ان سے ڈاکٹر آصف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ ساری تفصیل بتا دی۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف اور سرداور دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

”حیرت ہے۔۔۔ واقعی آپ کے بارے میں جو کچھ سرداور نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ دوسروں کو حیران کر دینے کے ماہر ہیں۔ ویسے میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ وہاں ڈاکٹر احسن بھی موجود تھے اور آپ کا ان سے رابطہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔

”جتاب لجخ تیار ہے۔ لگاؤ۔۔۔“ سلیمان نے انتہائی مودبانہ لجھے میں کہا۔

”اوہ نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ ہم دونوں لجخ کر کے ہی یہاں آئے ہیں۔۔۔ البتہ اپنے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے پلوا دو۔۔۔“ سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی اچھا۔۔۔“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس چلا

ہتھیار تیار ہو گیا تو مسلم ممالک واقعی مکمل طور پر تباہ و بر باد ہو جائیں گے۔ تسلیم کی دوست تو جائے گی ہی جائے گی پانی غائب ہو جانے سے پورا مسلم بلاک مکمل حمرا میں تبدیل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اسف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر گہری نبیلگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

آپ کو یہاں سے کیسے انغو اکیا گیا اور کب..... عمران نے انسانی سنجیدہ لمحے میں پوچھا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر دانش ہوا تو ڈاکٹر آصف غاموش ہو گئے۔ چائے اور دیگر لوازمات میز پر لے کر سلیمان واپس چلا گیا۔

یہاں ایک آدمی ہے سمیثہ عبدالقدار جو کہ ہوٹل شایمار کا جیسے ہیں بھی ہے اور اس کی ایک فرم بھی ہے جو ساتھیں لیبارٹریوں کو مشیزی سپلانی کرتی ہے۔ ڈاکٹر آصف نے کہا تو عمران بے اختیار پونک پڑا لیکن اس نے کوئی مداخلت نہ کی۔

سمیثہ عبدالقدار سے میرے گھرے تعلقات ہیں کیونکہ سمیثہ عبدالقدار بھرے بھلے وقوں میں میرے کام آتا ہے۔ میں اپنی لیبارٹری میں تھا کہ سمیثہ عبدالقدار نے مجھے کال کیا۔ میں اس کی رہائش گاہ پر کیا تو وہاں ایک غیر ملکی خوبصورت عورت موجود تھی اور اس کے ساتھ ایک غیر ملکی مرد بھی تھا۔ وہاں مجھے چانے پلوائی گئی اور چائے پیتے ہی میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اس لیبارٹری میں تھا۔ ڈاکٹر آصف نے تفصیل سے جواب دیا۔

کوڈ نام ایم ڈی رکھا گیا ہے۔ یہ ہتھیار ایک چھوٹے سے ریموت کنٹرولر سے بھی جنم میں چھوٹا ہو گا۔ اس کو چارج کرنے کے لئے شمسی تو انائی کی ضرورت ہو گی اس لئے اسے کسی بھی وقت کہیں بھی چارج کیا جا سکتا ہے۔ اس میں سے ایسی ریز نکسیں گی جو سورج کی تو انائی کے ساتھ مل کر زمین کی گہرائیوں میں موجود ہر ماٹ کو بھاپ بنا کر غائب کر دیں گی۔ زمین کی تہوں میں موجود تسلیم اور پانی دونوں گیس میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے اور بظاہر زمین کے اوپر سے اس کا کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔ اس طرح وہ مسلم دنیا کو مکمل طور پر تباہ و بر باد کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ہتھیار تیار ہونے کے بالکل قریب تھا کہ اس میں ایک ساتھی رکاوٹ سامنے آگئی۔ اس میں سے نکلنے والی ریز جب سورج کی تو انائی سے ملتی تھیں تو زمین کی تہہ میں جانے کی بجائے زمین پر ہی پھیل جاتی تھیں اور ہر طرف آگ لگ جاتی تھی۔ یہ لمحن وہ کسی صورت حل نہ کر پا رہے تھے کہ انہیں کہیں سے معلوم ہو گیا کہ میں نے اس پواتھ پر خصوصی ریمرچ کی ہے اور اپنے فارمولے میں اس کو بنیاد بنا�ا ہے۔ سچتا نچہ انہوں نے مجھے انغو اکیا اور پھر چھلے انہوں نے میرے ذہن سے کئی مشین کے ذریعے تمام معلومات حاصل کر لیں اور جب انہوں نے مجھے ان معلومات کے بارے میں تفصیل بتائی تو میں حیران رہ گیا۔ بہر حال انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان معلومات کو عملی شکل دوں تاکہ ہتھیار مکمل طور پر تیار ہو سکے۔ اگر

بھجوانے کا بندوبست کر دیا اور میں بحفاظت ناراک پہنچ گیا۔ ناراک سے میں نے سرداور کو فون کر کے تفصیل بتائی تو انہوں نے میری پاکیشیا والپسی کے فوری انتظامات کئے اور میں آج صبح سویرے پاکیشیا پہنچ گیا اور ایرپورٹ سے سیدھا سرداور کے پاس پہنچ گیا جہاں سے اب آپ کے پاس آیا ہوں۔ ڈاکٹر آصف نے تفصیل بتاتے دیے کہا۔

تو یہ لیبارٹری آپ کے مطابق لاپاز میں ہے۔ عمران نے بیان۔ لاپاز کے شمال مشرق میں طویل میدانی علاقہ ہے جو بخراں ویران ہے۔ یہ لیبارٹری وہیں زیر زمین ہے۔ ڈاکٹر آصف نے وہاں دیتے ہوئے کہا۔

آپ واقعی انتہائی خوش قسمت ہیں ڈاکٹر آصف کہ آپ اس طرح آسانی سے اور زندہ سلامت واپس پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ لوگ آپ کو ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اس لئے آپ نے ہیاں اس وقت تک اوپن نہیں ہونا جب تک کہ اس لیبارٹری کو جہاں نہیں کر دیا جاتا۔ عمران نے کہا۔

میں ہوشیار بھی رہوں گا اور اپنی لیبارٹری تک ہی محدود رہوں گا۔ اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔ سمیجن عبد القادر بھی نہیں جانتا۔ عمران نے کہا۔ ہیاں۔ اسے بھی معلوم نہیں ہے۔ ڈاکٹر آصف نے کہا تو

”پھر آپ وہاں سے نکلے کیے۔“ عمران نے کہا۔

”لیبارٹری زیر زمین ہے وہاں ہفتے میں ایک روز باہر سے سلانی دینے والی گاڑیاں آتی ہیں۔ میں جب وہاں گیا تو پانچ روز بعد گاڑیاں آئیں۔ ان کی تعداد چار تھی۔ یہ گاڑیاں خام مال کے علاوہ شراب، خوراک کے ڈبے اور مشروبات وغیرہ لے آتی ہیں اور وہاں سے خالی پیشیاں اور اس طرح کا دوسرا سامان واپس لے جاتی ہیں۔ میں ایک گاڑی میں چڑھ گیا اور میں نے پیشیوں کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا لیا۔ وہاں چینکنگ بھی ہوتی ہے لیکن نجانے کیا ہوا کہ میں چینکنگ سے بھی نجع گیا۔ بہر حال یہ گاڑیاں وہاں سے نکل آئیں۔ طویل راستے طے کیا جا رہا تھا اس کے بعد جب آبادی آئی تو یہ گاڑیاں وہاں ایک ہوٹل کے سامنے رک گئیں۔ شاید وہ لوگ وہاں کھاتے پیتے تھے۔ میں گاڑی سے اتر کر آگے بڑھ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں جنوبی ایکریمیا کے ایک بڑے شہر لاپاز میں ہوں۔ چونکہ ایک ساتھی کانفرنس کی وجہ سے میں پہلے بھی لاپاز جا چکا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ لاپاز میں پاکیشیانی سفارتی کو نسل خانہ کہاں موجود ہے۔ میری جیسیں خالی چھیسیں۔ میں پیدل ہی چلتا ہوا سیدھا پاکیشیانی سفارتی کو نسل خانے پہنچ گیا۔ اب یہ میری خوش قسمتی تھی کہ کو نسل خانے کا انچارج یوسف حسین میرا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور میرا دور کا رشتہ دار بھی تھا۔ وہ مجھے وہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تو میں نے اسے ساری تفصیل بتائی تو اس نے فوری طور پر مجھے لاپاز سے نکال کر ناراک

ایسی لیبارٹری میں بھج دیں جہاں یہ کام بھی کرتے رہیں اور انہیں لوئی پہچان بھی نہ سکے۔ اس طرح تو ان کی زندگی بچ جائے گی اور اپ اپنی لیبارٹری کے افراد کو بھی کہہ دیں کہ وہ ڈاکٹر آصف کی واپسی کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔“ سرداور نے کہا تو عمران اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے خصوصی میک اپ باکس نکالا اور اسے انھا کر وہ دوبارہ سٹنگ روم میں آگیا اور پھر اس نے ڈاکٹر آصف کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ سرداور خاموش بیٹھے دیکھ رہے تھے پھر ان کے پھرے پر اہتمامی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے جب تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ روکے اور باکس میں موجود آئینیہ ڈاکٹر آصف کو دکھایا تو ڈاکٹر آصف کی آنکھیں حریت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی جادوگری ہے۔ یہ کسی ممکن ہو سکتا ہے۔“ ڈاکٹر آصف نے حریت پھرے لجئے میں کہا۔

”میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عمران جادوگر ہے اور دیکھو اس نے تمہیں کیا سے کیا بنایا ہے۔“ سرداور نے فخریہ لجئے میں کہا۔

”بس۔ یہ خیال رکھیں کہ انہیں کسی ایسی لیبارٹری میں نہ بھجوائیں جہاں لیڈی سائنس وان ہوں ورنہ وہاں فساد پڑ جائے گا۔“ عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ڈاکٹر آصف بھی ہنس رہے تھے۔

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ اسرائیل اور ایکریپیڈیا کو یہ معلوم ہے کہ آپ شمسی تو اتنای کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے انہوا کے لئے یہاں اسجنت بھجوائے جو اہتمامی خاموشی سے آپ کو انہوا کر کے بھی لے گئے اور یہاں کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی اس لیبارٹری کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے۔“ عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف کے چہرے پر یقینت اہتمامی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اب کیا ہو گا۔ وہ تو مجھے ہلاک کر دیں گے۔“ ڈاکٹر آصف نے کہا۔

”عمران بیٹھے۔ کیا تم ڈاکٹر آصف کے پھرے پر میک اپ نہیں کر سکتے۔“ خاموش بیٹھے ہوئے سرداور نے کہا۔

”وہ تو ہو سکتا ہے لیکن پھر انہیں ان کی اپنی لیبارٹری میں کسی نے گھسنے نہیں دینا اور اگر انہوں نے وہاں اپنی شاخخت ظاہر کر دی تو پھر میک اپ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم ہی اس کا کوئی حل بتاؤ۔ ڈاکٹر آصف کو نسائع نہیں ہونا چاہئے۔“ سرداور نے کہا۔

”میں ڈاکٹر آصف کا میک اپ کروتا ہوں لیکن آپ انہیں کسی

53
اوہ - اوہ - یہاں تو لمحیٰ لے ڈاکٹر اصف کے انواع کی کوئی

پورٹ ہی نہیں کی۔ جب کسی کو معلوم ہی نہیں ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے حریت ہے کہ ڈاکٹر اصف انتہائی آسانی سے وہاں سے نکل بھی آئے ہیں اور یہاں بخیریت پہنچ بھی گئے۔ بلکیک زیر و نے کہا۔

یہاں - بعض اوقات ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جن پر یقین مشکل سے آتا ہے۔ بہر حال اب یہ بات تو سامنے آگئی کہ ہوٹل شالیماں کے سالانہ فنڈشن کے موقع پر جو ایکریمین ایجنسٹ رابرٹ یہاں دیا یا تھا اس کا مقصد ڈاکٹر اصف کو انواع کرنا تھا اور چونکہ ڈاکٹر اصف پر ایکیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے تھے اس لئے کسی کو ان کے انواع کا علم تک نہ ہو سکا۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب - کیا اب آپ اس لیبارٹری کے خلاف کام کریں گے۔ بلکیک زیر و نے کہا۔

ظاہر ہے کرنا پڑے گا کیونکہ جو کچھ بھی وہاں تیار ہو رہا ہے اگر وہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا تو ایک طرف تمام مسلم ممالک واقعی تباہ و برباد ہو جائیں گے اور کسی کو کانوں کا ن خبر تک نہ ہو گی کیونکہ زمین کے اوپر تو کوئی رد عمل ظاہر نہ ہو گا۔ ایک شخص خاموشی سے یہاں آئے گا اور اس آلبے کو آپریٹ کر دے گا۔ نتیجہ یہ کہ زمین کے نیچے موجود پانی اور باقی تمام مالیں جات غائب ہو جائیں گے۔ کسی کو یا معلوم کہ کیا ہوا ہے۔ سب اسے کوئی آسمانی آفت ہی سمجھیں گے

ڈاکٹر صاحب - اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ جس گاڑی میں آپ سوار ہو کر اس لیبارٹری سے نکلے تھے اس گاڑی کی کوئی ایسی نشانی جس سے اسے پہچانا جاسکے۔ عمران نے کہا۔

اس گاڑی پر ریان کلیزز کا نام لکھا ہوا تھا۔ میں جب گاڑی سے اتر کر سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا تو میں نے گاڑی کی سائیڈ پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے۔ بس اتنا مجھے یاد ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ڈاکٹر اصف نے جواب دیا۔

اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں یہ سب معلومات چھیف تک پہنچا دوں گا۔ عمران نے کہا تو سرد اور اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر دونوں عمران سے مل کر تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران بھی لباس تبدیل کر کے فلیٹ سے نکلا اور سید حادا نش منزل پہنچ گیا۔

عمران صاحب - آپ اور اس وقت بلکیک زیر و نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

تم یہاں دانش منزل میں بیٹھے اونکھے رہے ہو جبکہ ملک کے ساتھ دانوں کو انواع کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلکیک زیر و نے اختیار چونک پڑا۔

ساتھ دانوں کو انواع کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔۔۔ بلکیک زیر و نے حریت بھرے لجھے میں کہا تو عمران نے ڈاکٹر اصف سے ہونے والی ملاقات اور گفتگو دوہرا دی۔

Scanned & PDF Copy By RFI

..... عمران کیا بھی ہے۔ میں اس کیا ضرورت ہے۔ ہم خود ہی یہ مشن مکمل رکھیں گے۔ دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی دی تو عمران کے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیر و کے پھرے پر اہتمائی حریت کے تاثرات ابھر گئے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں عمران کو صرف شوپیں کے لئے ساتھ بھیجا ہوں۔ عمران نے کاٹ کھانے والے لمحے میں کہا۔

یہ بات نہیں سر۔ اصل میں عمران مشن کے دوران ہمیں بے حد تنگ کرتا ہے۔ وہ ہمیں زچ کر کے رکھ دیتا ہے اس لئے کہہ رہی تھی۔ جو یا نے قدرے ہے ہوئے لمحے میں کہا۔

”میں اسے وارنگ دے دوں گا کہ وہ سنجیدہ رہے۔ عمران“

نے خشک لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ”عمران صاحب۔ اب آپ کی ٹیم آہستہ آہستہ آپ سے بااغی ہوتی بارہی ہے۔ بلیک زیر و نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی اب احساس ہو رہا ہے کہ ٹیم کو بدلتا چاہئے اب فور سارے زوالی ٹیم کو فارن ٹیم کی صورت دینا پڑے گی۔ عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

لیکن نتیجہ کیا ہو گا۔ تیل عائب ہوئے سے معاشری حالت غائب ہو گی لیکن پانی غائب ہونے سے کیا ہو گا۔ زمین پر موجود تمام درخت نباتات وغیرہ سب ختم ہو جائیں گی۔ آبادیاں بغیر پانی کے ختم۔ یہ تو اہتمائی خوفناک ہتھیار ہے اور چونکہ اسے تیار اسرا تیل کر رہا ہے اس لئے اس نے اسے مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے سے کسی صورت بھی نہیں چوکنا اس لئے یہ تو قدرت نے مہربانی کی ہے کہ ڈاکٹر آصف اس طرح زندہ نجح کر واپس آگئے ہیں اور ہمیں اس بارے میں علم ہو گیا ہے ورنہ تو ہم سب بے خبری میں ہی مارے جاتے۔ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو بلیک زیر و نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جو یا بول رہی ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آواز سنائی دی۔

ایکسٹو۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔ دوسری طرف سے جو یا کی مودبائی آواز سنائی دی۔

”اسرا تیل اور ایکریمیا کی ایک لیبارٹری جنوبی ایکریمیا میں کام کر رہی ہے۔ وہاں مسلم ڈیچ نامی ایک خوفناک ہتھیار تیار ہو رہا ہے اس لئے اس لیبارٹری کی تباہی فوری طور پر ضروری ہے۔ صفر، کیپٹن شکیل اور تنور کو تیار رہنے کا کہہ دو۔ تم ان انہیں ایسا کرے

پاکیشیانی سفارت خانے نے حصوصی سفارتی پاسپورٹ دیا تھا
پاکیشیا پہنچ گیا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پھر اب یہ کہاں ہے۔ اسے ٹریس کیا گیا یہ یا نہیں۔“ رائٹ
نے کہا۔

”میں نے اسے ٹریس کرنے کے احکامات پاکیشیا میں حصوصی
گروپ کو دے دیتے تھے۔ وہاں سے حیرت انگریز رپورٹ ملی ہے۔
ایس وون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا۔“..... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

”گروپ نے ایئر پورٹ ریکارڈ سے اس کی تصویر کی کالی حاصل کی
اور پھر وہاں ایئر پورٹ پر مستقل موجود رہنے والی ٹیکسیوں کے
ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر آصف
ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر سید حافظ اساتھ ساتھ کے سیکرٹریٹ پہنچا
تھا۔ وہاں سے جو معلومات حاصل کی گئی ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر
آصف کو کسی خفیہ لیبارٹری میں کسی بڑے ساتھ دان سرداور کے
پاس بھجوادیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا۔“ ایس
ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کسیے پتہ نہیں چل سکا۔ وہ وہاں لیبارٹری میں تو نہیں رہ گیا ہو
کا۔ وہ وہاں سے بہر حال اپنی پرائیویٹ لیبارٹری یا اپنی رہائش گاہ پر آیا
ہو گا۔“..... رائٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

”وہاں چینگنگ کی گئی ہے سر۔ وہاں ڈاکٹر آصف نہیں آیا البتہ

شیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پہنچے کرسی پر جیٹھے ہوئے بھاری
لیکن درزشی جسم کے مالک لمبے قد کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

”رائٹ بول رہا ہوں۔“..... اس آدمی نے سرد لمحے میں کہا۔
”ایس وون بول رہا ہوں جتاب۔“..... دوسری طرف سے ایک
موڈباؤ آواز سنائی دی تو رائٹ نے بے اختیار چونک پڑا۔
”یہ۔ کیا رپورٹ ہے۔“..... رائٹ نے کہا۔

”جباب - پاکیشیانی ڈاکٹر آصف لاپاز میں پاکیشیانی سفارتی
کو نسل خانہ کے انچارج یوسف حسین کے پاس پہنچا تھا اور یوسف
حسین نے اسے فوری طور پر انتظامات کر کے ناراک پہنچا دیا تھا
جہاں سے اسے پاکیشیاروانہ کر دیا گیا اور میں نے پاکیشیا ایئر پورٹ
سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر آصف جبے ناراک کے

یہ عمران دنیا کا خطرناک ترین سیکرت اجنبت ہے اور ڈاکٹر اسکی اس سے ملاقات کا مطلب ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں اور اس میں تیار ہونے والے ہمتحیار کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ اب لازماً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے لاپاز پہنچنے کا۔..... رائٹ نے کہا۔

لیکن باس۔ اگر یہ اس قدر خطرناک آدمی ہے تو کیوں نہ اس کا نامہ وہاں پا کیشیا میں ہی کر دیا جائے۔..... ایس دن نے کہا۔
”احمق آدمی۔ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ وہاں پا کیشیا میں تمہارے گروپ نے اس پر ہاتھ ڈالنے سے صاف انکار کر دیا ہے پھر اسے ہلاک اون کرے گا۔..... رائٹ نے کہا۔

”وہاں اجنبت بھیجے جاسکتے ہیں باس۔..... ایس دن نے کہا۔
اگر اتنی آسانی سے یہ شخص ہلاک ہونے والا ہوتا تو اب تک یہ نکروں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ تم صرف اتنا کرو کہ وہاں موجود اپ کو ہدایت کر دو کہ یہ شخص عمران جب بھی وہاں سے کسی بلاک پر سوار ہو تو اس کی اطلاع فوری ہم تک پہنچنی چلہئے۔
ایس دن نے کہا۔

یہ باس۔ یہ تو آسانی سے ہو جائے گا۔..... ایس دن نے کہا۔
اوکے۔..... رائٹ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل پیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیا ہے۔..... ایس دن نے کہا۔
”وہ کیا۔..... رائٹ نے کہا۔

”باس۔ اس گروپ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر آصف جس روز پاکیشیا پہنچا ہے اسی روز وہ دوپہر کے وقت وہاں کنگ روڈ کے ایک فلیٹ جس کا نمبر دو سو ہے اور جس میں کوئی شخص علی عمران رہتا ہے ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ وہاں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا جبکہ سامنے موجود ہوٹل جس کے درمیں ہمارے آدمی کو اس بارے میں بتایا تھا اس نے بتایا ہے کہ وہ اس بوڑھے کے ساتھ ایک کار میں آیا تھا۔ پھر جب کار واپس گئی تو اس میں اس بوڑھے کے ساتھ ڈاکٹر آصف کی بجائے کوئی نوجوان آدمی تھا جبکہ ڈاکٹر آصف واپس نہیں گیا۔ میں نے گروپ کو کہا ہے کہ وہ اس فلیٹ میں رہنے والے علی عمران سے معلوم کریں لیکن گروپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ اہمی خطرناک آدمی ہے۔ وہ اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔..... ایس دن نے کہا تو رائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”انہوں نے اچھا کیا کہ اس پر ہاتھ نہیں ڈالا اور وہ گروپ ہی ختم ہو جاتا اور تمہارے بارے میں بھی اسے معلوم ہو جاتا۔ تم اب فوری طور پر ساری تحقیقات ختم کر دو۔..... رائٹ نے کہا۔

”وہ کیوں باس۔ دوسری طرف سے حریت بھرے لجئے میں کہا

میں کہا۔

”جتاب - اسرائیل کے ڈیپس سیکرٹری صاحب نے ایک پرائیویٹ تنظیم کے ذریعے پاکیشیا سے ایک ساتھ دان کو انگو اکرا کر اس لیبارٹری پہنچایا کیونکہ ایم ڈی میں ایسی ساتھی رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی جسے وہ ساتھ دان ہی حل کر سکتا تھا۔ مجھے جب اطلاع فی تو وہ ساتھ دان انگو ہو کر لیبارٹری پہنچ بھی چکا تھا۔ میں نے پہنچ طور پر جو تحقیقات کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ ساتھ دان ہونک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتا تھا اس لئے اس کی گذشتگی کا کسی کو علم تک نہ ہو سکا۔ اس پر میں خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج کرنل لارک نے مجھے اطلاع دی کہ پاکیشیانی ساتھ دان لیبارٹری سے غائب ہو گیا ہے اور وہ اس وقت غائب ہوا ہے جب لیبارٹری کے لئے سپلانی لانے والی گاڑیاں آگرہ پس گئی ہیں۔ اس پر میں نے تحقیقات شروع کرائی تو ابھی ابھی نئے روپرٹ ملی ہے کہ پاکیشیانی ساتھ دان جس کا نام ڈاکٹر آصف تھا لاپاز میں پاکیشیانی سفارتی کونسل خانہ پہنچ گیا۔ وہاں سے اسے خصوصی انتظامات کے ذریعے ناراک بھجوادیا گیا اور ناراک سے سعیدی پاسپورٹ اور کاغذات پر پاکیشیا پہنچ گیا۔ پاکیشیا سے اطلاع ہے کہ اس کی ملاقات پاکیشیا کے خطرناک اینجنت علی عمران سے ہیں اور اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے آپ سے لئے کال کیا ہے کہ جس لیبارٹری کو اہتمامی خفیہ رکھا گیا تھا

”ملٹری سیکرٹری ٹو پرینڈ یڈنٹ ”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں - صدر صاحب سے بات کراؤ۔ اٹ از ایر جنسی ”..... رائٹ نے کہا۔

”آپ کہاں سے بول رہے ہیں ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”narak سے۔ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر narak میں ہے ”۔ رائٹ نے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ کریں ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ”..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

”چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں سر۔ narak سے ”۔ رائٹ نے اہتمامی مودبائی لجھے میں کہا۔

”میں - کیا بات ہے - کیوں کال کی ہے ”..... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی باوقار اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

”سر۔ ایم ڈی لیبارٹری اور اس میں تیار ہونے والے ہتھیار ایم ڈی کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے اور وہ یقیناً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے لاپاز پہنچ جائیں گے ”۔ رائٹ نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے ”..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسرائیل کے صدر نے اہتمامی حریت بھرے لجھے

جواب - اس لیبارٹری کو فوری تحریر پر خالی کر کے اس کی تمام مشینی اور سائنس دانوں کو کسی اور دور دراز کی لیبارٹری میں مستقل کر دیا جائے۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ چند روز میں کیا جاسکتا ہے ایسی لیبارٹری میں جس کے بارے میں سوائے ان سائنس دانوں اور اپ کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہر حال لاپاز آئے گی اور جب وہاں لیبارٹری نہیں ہو گی تو وہ کیا کرے گی۔ رائٹ نے کہا۔

”وہ اہتمامی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ جب تک لیبارٹری شفت، ہو گی تب تک وہ اسے تباہ بھی کر دیں گے۔ مجھے ڈاکٹر راسکن سے بات کرنا ہو گی۔ تمہارا نمبر کیا ہے تاکہ بعد میں اگر تمہاری ضرورت پڑے تو تم سے رابطہ کیا جاسکے۔“ صدر نے کہا تو، رائٹ نے اپنا نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رائٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ بہت برا ہوا۔“ رائٹ نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر بریس کرنے شروع کر دیئے۔

سٹار کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی

۔۔۔

”رائٹ بول رہا ہوں۔ آر تھر سے بات کراو۔“ رائٹ نے

اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف اس کی اطلاع مل چکی ہے بلکہ اس میں تیار ہونے والے ہم تھیار ایم ڈی کے بارے میں بھی انہیں تفصیل معلوم ہو گئی ہو گئی کیونکہ ڈاکٹر آصف کو ساری تفصیل اس لئے بتائی گئی تھی کہ ڈاکٹر آصف اس سائنسی رکاوٹ کو دور کر سکے۔ ڈاکٹر آصف نے وہ رکاوٹ تو دور کر دی لیکن وہ خود فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اس لئے اب لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کے خلاف کام کرے گی۔ رائٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ نیوز۔ ویری سیڈ۔“ اس سائنس دان کو لانے کا فیصلہ کس نے کیا تھا۔ صدر نے اہتمامی غصیلے لمحے میں کہا۔

”لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن نے جواب۔“ رائٹ نے جواب دیا۔

”اور وہاں سے وہ ڈاکٹر اس قدر آسانی سے فرار ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس اہم ترین لیبارٹری جس پر پوری دنیا کے مہدویوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں، کا سیکورٹی نظام اہتمامی ناقص ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اسے اہتمامی آسانی سے تباہ کر دے گی۔“ صدر نے اہتمامی پریشان لمحے میں کہا۔

”جواب۔ میری ایک تجویز ہے۔“ رائٹ نے مودبادہ لمحے میں کہا۔

”وہ کیا۔ بتائیں۔“ صدر نے کہا۔

دیا۔ رائٹر بلیک سٹریپ نامی تنظیم کا چیف تھا اور پورے ایکریمیا میں اس تنظیم کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اس تنظیم کا کام ایکریمیا میں اسرائیلی مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ رائٹر کا تعلق پہلے ایکریمیا کی اس بجنگی سے تھا جس کا تعلق غیر ملکی بجنگوں کی نگرانی سے تھا اس لئے رائٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے پارے تیس بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹنی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

“یہ رائٹر بول رہا ہوں۔” رائٹر نے کہا۔
ملڑی سیکرٹری ٹوپر یہ یہ نہ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کریں۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔

یہ سر۔ میں رائٹر بول رہا ہوں سر۔” رائٹر نے اہتمانی ہو دباہ لجھے میں کہا۔

مسٹر رائٹر۔ آپ کی تجویز پر عمل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اکثر راسکن نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے سے ہی ایسا بنیادی نظام قائم کر رکھا تھا۔ اس نظام کے تحت ایم ڈی لیبارٹری جس کی تمام مشینی ایک اور لیبارٹری میں نصب کرالی گئی تھی اور اب صرف ماں داؤں کی مشتعلی کی ضرورت تھی جس کا حکم دے دیا گیا۔

صدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔
یہ سر۔ یہ سب سے محفوظ طریقت ہے سر۔” رائٹر نے ہو دباہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو لڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آر تھر بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رائٹر بول رہا ہوں آر تھر۔“ رائٹر نے کہا۔

”اوہ آپ۔ حکم بس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس لاپاز پہنچے والی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان کے مقابل آنا پڑے۔ کیا تمہارا گروپ تیار ہے۔“ رائٹر نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لاپاز میں۔ وہ کیوں بس۔“ آر تھر نے حیران ہو کر کہا۔

”ایم ڈی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے۔“ رائٹر نے کہا۔

”اوہ بس۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ یہ تو اہتمانی خفیہ پراجیکٹ ہے۔“ آر تھر کے لجھے میں حیرت تھی۔

”یہ لمبی کہانی ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ بہر حال وہ کسی بھی وقت لاپاز پہنچ سکتے ہیں۔“ رائٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے بس۔ آپ نے اچھا کیا کہ نجیبے اطلاع دے دی۔“ اب لاپاز میں وہ میری نظروں سے نجی نہ سکیں گے۔ تیس ان کا خاتمه کر دوں گا۔“ آر تھر نے کہا۔

”اوکے۔ بہر حال ہو شیار رہنا۔“ رائٹر نے کہا اور رسیور کے

صرف دنیا کی اہتمامی ثاپ ہجنسیوں سے متعلق افراد کو رکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس کا ایک سیکشن تو بے حد مشہور ہے اور اسے سیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ کسی بھی لحاظ سے پاکیشیا سکرٹ سروس سے کم نہیں ہے۔ اہتمامی جدید ترین مشیزی استعمال کرتے ہیں اور اپنے ٹارگٹ کو ہر قیمت پر ہٹ کرتے ہیں۔ اگر انہیں پاکیشیا سکرٹ سروس یا اس علی عمران کے خاتمے کا ٹارگٹ دیا جائے تو وہ ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیں گے لیکن معاوضہ وہ لاکھوں ڈالر زیں لیتے ہیں۔..... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا یہ لوگ عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔
صدر نے کہا۔

سو فیصد سرکیونکہ عمران یہاں لاپاز آئے گا اور یہاں اسے یہ لوگ لازماً ہٹ کر دیں گے۔..... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ تو آپ انہیں عمران کے خاتمے کا ٹارگٹ دے دیں۔

جتنا معاوضہ وہ طلب کریں ہم دیں گے لیکن اس وقت جب وہ واقعی ٹارگٹ کو ہٹ کر لیں گے۔..... صدر نے کہا۔

جواب۔ اصول کے مطابق نصف معاوضہ پہلے دیا جاتا ہے اور نصف بعد میں۔..... رائٹ نے کہا۔

آپ ان سے بات کر کے مجھے بتائیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ وہ کم سے کم معاوضہ طلب کریں۔..... صدر نے کہا۔
اوکے سر۔..... رائٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ

”اب پاکیشیا سکرٹ سروس اگر لاپاز پہنچے گی تو آپ نے ازخود سامنے نہیں آنا کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ اسرائیلی ایجنت ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس لیبارٹری کو ایکریمیا اور دیگر سپرپاورز سے بھی چھپایا گیا ہے۔ صرف ان ایکریمین حکام کو اس کا عالم ہے جو یہودی ہیں اور یہودیوں کے مفادات کو ایکریمین مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

”آپ کا مقصد ہے جواب کہ پاکیشیا سکرٹ سروس کو فری ہمینہ دے دیا جائے۔..... رائٹ نے قدرے حریت بھرے بجھے میں کہا۔

”نہیں۔ بلکہ اسے اس انداز میں بخاد دیا جائے کہ وہ یہاں سے کسی اور طرف جاہی نہ سکے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ یا آپ کی تنظیم کے ایجنت سامنے نہ آئیں۔ دیگر کرانے کے گروپس کو سامنے لایا جائے لیکن ایسے گروپس جو ان لوگوں کا واقعی مقابلہ کر سکتے ہوں۔..... صدر نے کہا۔

”جواب۔ ایکریمیا میں ایک تنظیم ایسی ہے جو کارکردگی میں ان سے بھی بہت آگے ہے لیکن وہ معاوضہ بے حد چارج کرتے ہیں۔
رائٹ نے کہا۔

”کیا نام ہے اس تنظیم کا۔ اس کی تفصیل کیا ہے اور کتنا معاوضہ طلب کریں گے وہ۔..... صدر نے کہا۔

”جواب۔ اس تنظیم کا نام گب ڈاج ہے۔ یہ تنظیم پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں چند سیکشن ایسے ہیں جن میں

۶۹

”چھیف آف بلکیک سڑیپ رائست بول رہا ہوں۔ مادام لوسیا سے
بات کراؤ۔“..... رائست نے کہا۔

”آج کا کوڈ بتائیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”گولڈن اسکانی۔“..... رائست نے کہا۔

”اوکے۔ ہو گولڈ کریں۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔
”ہیلو۔ لوسیا بول رہی ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک دلکش
تمہری نعم نسوانی آواز سنائی دی۔ لمحے سے ہی بولنے والی نوجوان لڑکی لگتی
تھی۔

”رائست بول رہا ہوں لوسیا۔“..... رائست نے ہرے بے تکفانہ
لمحے میں کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔“..... لوسیا نے
پوٹک کر کہا۔

”تمہارے لئے ایک کام بک کیا ہے میں نے۔“..... رائست نے
تھا۔

”کام۔ اچھا۔ کیا کام ہے۔“..... لوسیا نے ہستے ہوئے کہا۔ اس
کے لمحے میں لوح اور نرمی دییے ہی تھی۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدمی علی عمران
لو جانتی ہو۔“..... رائست نے کہا۔

”ہاں۔ اس کے بارے میں سن رکھا ہے لیکن تمہیں تو معلوم

ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یقینت انتہائی
مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہ
اسراہیل کے صدر سے بھاری رقم حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائے
گا۔ اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پر میں کیا اور اسے ڈائریکٹ کر
کے اس نے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیور یڈ کفر سٹوڈیو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

”محبے بلیو اور ریڈ دونوں گھر زمیں فلمیں چاہئیں۔ میرا نام رائست
ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔“..... رائست نے کہا۔

”آپ کا فون نمبر کیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائست
نے فون نمبر بتا دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور رائست
نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رائست نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیک۔ رائست بول رہا ہوں۔“..... رائست نے کہا۔

”فون نمبر نوٹ کریں اور آپ کا کوڈ گولڈن اسکانی ہو گا۔“
دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
ایک فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو رائست نے کریڈل
دیا یا اور پھر فون آنے پر اس نے تیزی سے وہی نمبر پر میں کرنے
شروع کر دیئے جو اسے بتائے گئے تھے۔

”اے سیکشن۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

ہے کہ مگر ڈاچ صرف ایکریمیا تک محدود ہے۔ پاکیشیا میں ہم کام نہیں کر سکتے۔۔۔ لوسیانے کہا۔

” یہ عمران جنوبی ایکریمیا آرہا ہے۔ لاپاز میں ”۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

” اوہ اچھا۔ پھر صحیک ہے۔ لیکن کیا یہ کسی مشن کے سلسلے میں آ رہا ہے یا تفریق کرنے ”۔۔۔ لوسیانے کہا۔

” اسرائیل کی ایک خفیہ لیبارٹری لاپاز میں ہے۔ اس کے خاتمہ کا مشن لے کر آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ہو گی لیکن تمہارے لئے صرف عمران نارگٹ ہو گا۔ سب کام تم نے کرنا ہے۔ ہم سامنے نہیں آئیں گے۔ نارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہونا چاہئے۔ یقینی طور پر اور تم نے اسے کنفرم بھی کرنا ہے۔ صرف اطلاع دینے سے بات نہیں بنے گی ”۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

” کب پہنچ رہا ہے وہ ”۔۔۔ لوسیانے پوچھا۔
” ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ بھی گیا ہو یا چند روز بعد آئے ”۔
رائٹ نے کہا۔

” ان کی شاخت کیسے ہو گی ”۔۔۔ لوسیانے پوچھا۔

” وہ سیکرٹ ایجنت ہیں۔ ظاہر ہے میک اپ میں ہوں گے البتہ یہ بتاؤں کہ یہ لیبارٹری لاپاز شہر کے شمال مشرق میں واقع طویل سیدانی علاقے میں ہے۔ اصل محل وقوع کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے اور شہری معلوم ہو سکتا ہے ”۔۔۔ رائٹ نے کہا۔

” صحیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے ”۔
لوسیانے کہا۔

” کتنی رقم میں بات ہو گی ”۔۔۔ رائٹ نے پوچھا۔
” پچاس لاکھ ڈالرز ”۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

” کیا معاوضہ کم نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی کے لئے تو یہ بہت بڑی رقم ہے ”۔۔۔ رائٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” سوری۔ تم بھی اس عمران کی اہمیت سمجھتے ہو اور میں بھی۔ اگر ہم نارگٹ ہٹ نہ کر سکے تو عمران ہمارے سیکشن کو ختم بھی کر سکتا ہے اس لئے پچاس لاکھ ڈالرز زیادہ نہیں ہیں ”۔۔۔ لوسیانے جواب دیا۔

” اوکے۔ اکاؤنٹ نمبر بتا دو تاکہ نقدر رقم بھجوائی جاسکے ”۔۔۔ رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر کی تفصیل بتا دی گئی۔

” اوکے۔ پہنچ جائے گی رقم ”۔۔۔ رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈٹ دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے صدر اسرائیل کا نمبر پر لیں کر دیا۔ پھر ملٹری سیکرٹری کے ذریعے اس کی بات صدر اسرائیل سے ہو گئی تو رائٹ نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ البتہ اس نے رقم اسی لاکھ ڈالرز بتائی۔

” عمران کے خاتمے کے لئے ہم پچاس کروڑ ڈالرز بھی ادا کرنے کے لئے سیار ہیں لیکن یہ لوگ ایسا کر بھی سکیں گے یا نہیں ”۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جتنا ب۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سو فیصد نارگ
کو ہٹ کرنے میں مشہور ہیں۔“ رائٹ نے جواب دیا۔
”اوکے۔ آپ کے سپیشل بینک میں رقم ٹرانسفر کر دی جائے
گی۔ آپ انہیں ادا کر دیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اے سیشن عمران کا خاتمہ کرنے
میں بہر حال کامیاب ہو جائے گا اور اگر نہ بھی کر سکاتے بھی ایک ماہ
تک وہ اسے بہر حال لٹھائے رکھے گا اور اس دوران تحقیقاتی کام مکمل
ہو جائے گا۔

عمران نے کار اس رہائشی پلازا کی پارکنگ میں روکی جس میں
جو یا کافلیٹ تھا اور کار سے اتر کر جب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس
کے بوس پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ پارکنگ میں صدر،
کیپشن شکلیں اور تنور تینوں کی کاریں موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا
کہ وہ تینوں بھی جو یا کے فلیٹ میں موجود تھے۔ عمران نے اپنے فلیٹ
سے جو یا کو فون کر کے اہتمامی سنبھیڈہ لجھے میں کہہ دیا تھا کہ وہ صدر،
تنور اور کیپشن شکلیں کو کال کر لے تاکہ وہ انہیں نئے کمیں کے
بارے میں بربیف کر سکے اور اس کے بعد وہ ہبھاں آنے کے لئے روانہ
و گیا تھا لیکن وہ براہ راست ہبھاں آنے کی بجائے جان بوجھ کر ایک
وٹل میں چلا گیا اور وہاں اس نے اطمینان سے ایک گھنٹہ کافی چینے
میں گزار دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ سب فلیٹ میں پہنچے اس کا کچھ در
انتظار کریں اس کے بعد وہ وہاں جائے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کال

بولیا شاید کچن میں تھی۔

”تو پھر میں کیسے خرانٹ ہو گیا۔ میری تو ابھی ایک بھی شادی نہیں ہوتی۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”طویل عرصے تک اگر کسی کی شادی نہ ہو تو اس کی شکل بھی خرانٹ ہو جاتی ہے۔ جیسے تنور۔ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ کس قدر خرانٹ مرا مطلب ہے تجربہ کار چہرہ ہے کہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ سینکڑوں سالوں کا تجربہ اس کے چہرے کی ایک ایک سلوٹ میں دفن ہے۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”تم مرے بارے میں فضول باتیں مت کیا کرو۔ تم نے کبھی اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں۔۔۔ تنور نے بھر کتے ہوئے لجھ میں کہا۔

”روز دیکھتا ہوں۔ اہمیٰ بھولا بھالا سا چہرہ نظر آتا ہے۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لجھ میں کہا تو اس بار تنور بھی نہ پڑا۔ اسی لمحے بولیا ٹرے اٹھانے اندر داخل ہوتی۔۔۔ ٹرے میں کافی کی پیالیاں ہو ہو، تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور خود اسی پر بیٹھ گئی۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کیا مشن ہے۔۔۔ جو لیا نے عمران کی طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہے کافی پی لوں۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لجھ میں اور کافی کی پیالی اٹھانی۔

بیل کا بٹن پر میں کر دیا۔

”کون ہے۔۔۔ ڈور فون سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”منکہ مسی علی عمران ولد سر عبدالرحمٰن۔۔۔ عمران نے اپنا خصوصی تعارف کرانا شروع کیا ہی تھا کہ کتاب کی آواز کے ساتھ ہی فون کا رابطہ ختم ہو گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صدر دروازے پر موجود تھا۔

”ارے کمال ہے۔ کیا تمہارے گلے کی گراریاں تبدیل ہو گئی ہیں۔۔۔ عمران نے صدر کو دیکھتے ہی چونک کر اور اہمیٰ حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”گراریاں۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ صدر نے ایک طرف ہستے ہوئے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”ڈور فون پر تو تمہاری آواز نسوانی تھی۔۔۔ مجھے تو یوں لگا جیسے کوئی اہمیٰ خوبصورت خاتون بول رہی ہے لیکن اب دروازہ کھلا تو تمہاری خرانٹ شکل نظر آئی ہے۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار نہ پڑا۔

”یہ خرانٹ شکل کیا ہوتی ہے عمران صاحب۔۔۔ صدر نے دروازہ بند کر کے عمران کے پیچے آتے ہوئے کہا۔

”خرانٹ کا مطلب ہے ٹاپ تجربہ کار اور خرانٹ شکل اس آدمی کی ہوتی ہے جو چار پانچ بار رنڈوا ہو چکا ہو۔۔۔ عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ جہاں کیپٹن شکیل اور تنور موجود تھے جبکہ

جو نکہ تمیں مشن کے دوران زچ کر دیتے ہو اس لئے میں نے یہ بات فتحی - اس سے میرا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ چیف تمیں آئندہ پذیرہ کرے۔ جو لیانے و فصاحت کرتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ بھی ہوا ہے بہر حال ہو گیا ہے اور یہ میرا آپ لوگوں کے ساتھ آخری مشن ہے - اس کے بعد میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں ہے تمہارا منکر نہیں ہے۔ میں خود ہی اس بارے میں فیصلہ کر لوں“ عمران نے خشک بجھے میں کہا۔

”عمران صاحب - اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر سنجیدہ نہیں ہوئے - اس بار کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ صفر رنے کہا۔
باں - اب جبکہ میرے اپنے ساتھیوں نے مجھے قبول کرنے سے انکر کر دیا ہے تو اب مجھے بہر حال سنجیدہ ہونا پڑے گا اور پھر تم جانتے ہو کہ چیف اصول پسند ہے اور اس نے اصول کے تحت مجھے دارتنگ دی ہے اس لئے اب یہ باب تو ہمیشہ کے لئے بند بخوبی۔“ عمران نے کہا۔

”میں خود چیف سے بات کر لیتی ہوں۔“ جو لیانے کہا۔
”نہیں مس جو لیا۔ آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“
عمران صاحب اس وقت غصے میں ہیں۔ آپ دیکھیں گی کہ جلد ہی یہ سب کچھ بھول کر دوبارہ نارمل ہو جائیں گے۔“ صفر رنے کہا۔

”نہیں۔“ عمران جو بات کرتا ہے اس پر وہ عمل بھی کرتا ہے۔“
تغیر نے کہا تو عمران کے ساتھ صفر اور کیپشن شکیل بھی بے

”اس نے پہلے کبھی بتایا ہے جواب بتائے گا۔“ تغیر نے من بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں - اب میں واقعی سب کچھ بتا دوں گا کیونکہ یہ میرا تم لوگوں کے ساتھ آخری مشن ہے اس لئے میں تمہارے سابقہ لگنے شکوئے دور کر دینا چاہتا ہوں۔“ عمران نے کافی کا گھومنٹ لیتے ہوئے سنجیدہ بجھے میں کہا تو جو لیا سمیت سب بے اختیار چونکہ پڑے۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ آخری مشن - یہ کیا بکواس ہے - ایسی منحوس باتیں کیوں منہ سے نکلتے ہو۔“ جو لیانے پھٹ پڑنے والے بجھے میں کہا۔

”تم نے چیف کو کہا ہے کہ عمران کو ساتھ بھجنے کی ضرورت نہیں ہے - تم لوگ خود ہی یہ مشن مکمل کر سکتے ہو۔“ پہنکہ چیف اصول پسند ہے اور وہ پہلے ہی مجھے مشن کو لیڈ کرنے کا کہہ چکا تھا اس لئے اس نے تمہاری بات نہیں مانی اور مجھے اس نے فون کر کے کہہ دیا کہ اب محبرز میری شہویت کو برداشت نہیں کرتے اس لئے ایک تو میں اس مشن میں اہتمامی سنجیدہ رہوں گا اور دوسری بات یہ کہ اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے آخری مشن پر جاؤں گا۔
اس کے بعد مجھے کوئی مشن نہیں دیا جائے گا۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ بجھے میں کہا۔

”چھوڑو اسے - ایسا نہیں ہو سکتا۔ چیف ایسا نہیں کر سکتا۔“ تم

اس لئے وہ وہاں سے اس طرح نکل کر پاکیشیا پہنچ گئے جیسے سیاح ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ عمران نے کہا۔

”اب ہم نے کیا کرتا ہے۔ کیا اس لیبارٹری کو ٹرین کر کے تباہ کرنا ہے۔۔۔ جو بیانے کہا۔

”ہاں۔۔۔ ہمara مشن ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر آصف کے پاکیشیا پہنچنے کی اطلاع لا محال اسرائیلی اور ایکریمین حکام تک پہنچ چکی ہو گئی اور وہ جانتے ہیں کہ اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے ہتھیار کی تفصیل معلوم ہوتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے فوراً لاپاز پہنچنے گی۔ ایسی صورت میں وہاں ہمارے مقابلے پر کون ہو سکتا ہے۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

”اسرایلی اسجٹ ہو سکتے ہیں اور ایکریمین بھی۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ حتی طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کیا پوزیشن ہے تاکہ ہم اس پوزیشن کو سامنے رکھ کر کام کریں۔۔۔ صدر نے کہا۔

”تم پوزیشن کو چھوڑو اور وہاں چلو۔۔۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اگر ہم وہاں بیٹھے پوزیشن چکیں کرتے رہے تو لیبارٹری میں کام مکمل ہو جائے گا اور پھر پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام پیاس سے ہی مر

اختیار مسکرا دیتے۔

”تم خاموش رو۔۔۔ جو بیانے بھننا ہے ہوئے بجھ میں کہا تو تنور نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے لئے۔

”عمران صاحب۔ آپ مشن کے بارے میں تفصیل بتا رہے تھے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ یہ اس نے ڈاکٹر آصف کے انغو اور پھر اس کی واپسی تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”ڈاکٹر آصف کے مطابق یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین خفیہ انداز میں موجود ہے اور اس میں ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے جو پاکیشیا اور تمام مسلم ممالک کی زمین کی ہہوں میں موجود تیل اور پانی سب کچھ غائب کر دے گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مسلم ممالک کا کیا حشر ہو گا۔۔۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر اہمی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”کیا ڈاکٹر آصف نے وہ ساتھی رکاوٹ دور کر دی ہے جس کی وجہ سے انہیں انغو اکر کے لے جایا گیا تھا۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ کیونکہ ان کے ذہن سے تمام معلومات مشین کے ذریعے پہلے ہی حاصل کر لی گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ مجبور تھے کہ ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔۔۔ ویسے بھی انہیں واپسی کے بارے میں کوئی توقع نہ تھی لیکن قدرت نے چونکہ یہ اطلاع ہم تک پہنچانی تھی

تم لوگ خواہ مخواہ لجی ہو رہے ہو۔ یہاں بینے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں فوری لاپاز پہنچتا ہو گا۔ پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم سب تیاری کرو کل ہم نے یہاں سے روانہ ہو جانا ہے۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب کے پھرے بے اختیار کھل انھے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے یہ سب کچھ صرف انھیں تنگ کرنے کے لئے کہا ہے ورنہ وہ مشن پر کام کرنے کے لئے ذمیں طور پر پری طرح آمادہ ہے۔

”نہیں۔ عمران ایسا نہیں کر سکتا۔ کیوں عمران؟..... جو یا نے بڑے اعتماد بھرے لجے میں کہا۔ بالکل نہیں کر سکتا۔ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ البتہ یہ بات فاشل ہے کہ یہ میرا تمہارے ساتھ آخری مشن ہے۔..... عمران نے کہا تو یوں یہ لفظت ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن صدر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

”کیا مطلب۔ ہاتھ ہشاؤ۔..... جو یا نے غصیلے لجے میں کہا۔ مس جو یا۔ آپ خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہیں۔ آپ نے اگر چیف کو فون کر دیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ چیف ٹیم ہی بدل دے لیکن عمران صاحب کو وہ مشن سے نہیں ہٹا سکتے کیونکہ یہ مشن جس انداز کا ہے اسے عمران صاحب ہی ڈیل کر سکتے ہیں۔..... صدر نے کہا۔ لیکن اس کا تو دماغ ہی آسمان پر ہے۔ میں واقعی چیف سے کہتی ہوں کہ یا تو وہ عمران کو روک دے یا پھر ٹیم بدل دے۔ میں اس ماحول میں کام نہیں کر سکتی۔..... جو یا نے پھاڑ کھانے والے لجے میں کہا۔ البتہ اس نے رسیور واپس رکھ دیا تھا۔

”عمران صاحب۔ اب اگر آپ کی انا کو تسکین مل گئی ہو تو پہلے آپ پاکیشیا اور مسلم ممالک کے کروڑوں اربوں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں سوچیں۔..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر اہتمامی سنبھالے لجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

لجے میں کہا۔

”آپ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اسجنت علی عمران کو تو جانتے ہوں گے..... لوسیانے کہا تو وہ چاروں خاموش بیٹھے افراد بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چھروں پر زنلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے۔ لیکن ہمارا دائرہ کار تو ایکریمیا تک محدود ہے۔ دوسرے نوجوان نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ لاپاز ہپنخنے والا ہے یا پہنخ چکا ہے اور یہ مشن صرف عمران کے خلاف ہے۔ ہم نے اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ مشن اسرائیلی حکومت کا ہے۔ لوسیانے کہا۔

”یہ واقعی اہتمانی اہم مشن ہے۔ عمران دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ اسجنت ہے۔..... اس بار اس ادھیر عمر آدمی نے کہا۔

”ہم نے نارگ ہٹ کرنا ہے۔ تم میں سے کس کا نیٹ ورک لاپاز میں موجود ہے۔..... لوسیانے کہا۔

”میرا ہے میڈم۔..... خاموش بیٹھی ہوئی لڑکی نے کہا۔

”تو پھر یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو ڈیاگی۔..... لوسیانے کہا۔

”یہ میڈم۔ یہ میرے لئے خوش خبری ہے میڈم۔..... ڈیاگی

ہال بنا کرے میں ایک بڑی سی میز کے گرد چار افراد موجود تھے جن میں سے تین مرد تھے اور ایک نوجوان لڑکی تھی۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے سے قطعی اجنبی ہوں۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے شوخ رنگ کے کپڑے کا اور جدید تراش کا سکرٹ چہن رکھا تھا اندر داخل ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر موجود اوپنچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے پھرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

”اے سیکشن کو ایک اہتمانی اہم مشن ملا ہے اور یہ میٹنگ اس مشن کے سلسلے میں کال کی گئی ہے۔ سب سے آخر میں آنے والی لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”ہمارے لئے ہر مشن اہم ہوتا ہے مادام لوسیا۔ آپ فرمائیں کیا مشن ہے۔..... ایک ادھیر عمر خشک پھرے والے آدمی نے خشنک

ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اسے ہمارے بارے میں
عزم تک نہ ہو گا کہ ہم اس کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے وہ مار
کھا جائے گا لیکن اگر اسے معمولی سامنی شک پڑ گیا تو پھر وہ شریحی کھیر
ثابت ہو سکتی ہے۔ لو سیا نے ڈیاگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

میڈم۔ آپ اسے مجھ پر چھوڑ دیں۔ لاپاز میں سیرائیٹ ورک
اس قدر منظم اور مضبوط ہے کہ عمران کو ایک لمحے میں ہلاک کیا جا
سکتا ہے۔ صرف اس کی شاخت ہونے کی وجہ ہے اور اگر آپ اجازت
دیں تو یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ڈیاگی نے کہا۔
لکیسی اجازت۔۔۔ لو سیا نے چونک کر پوچھا۔

میں لاپاز پر ایکس ریز سینٹلات کے ذریعے پھیلایا دیتی ہوں۔
اس طرح پورے لاپاز میں اگر کوئی آدمی میک آپ میں ہو گا تو مار ک
جو جائے گا اور اس کا اصل چہرہ بھی سکرین پر آجائے گا۔ اس طرح
عمران کو آسانی سے شاخت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اس کی
موت سینکڑوں کی بات رہ جائے گی۔ ڈیاگی نے کہا۔

لیکن تم کب تک یہ ریز پورے لاپاز پر پھیلائے رکھو گی۔
شجانے یہ عمران کب آتا ہے۔ ایک روز میں یا پھر ایک ہفتے بعد۔
لو سیا نے کہا۔

اوہ۔ واقعی۔ پھر دوسری صورت میں صرف چینگ ہی کی جا
سکتی ہے۔ ڈیاگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
تم لاپاز میں داخل ہونے والے تمام راستوں کی پکنگ کرا دو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میلنگ برخاست۔ ڈیاگی تم میرے ساتھ آؤ۔" لو سیا
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میڈم۔ کیا ڈیاگی کے ساتھ آپ بھی اس مشن میں شامل رہیں
گی۔۔۔ ایک نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔۔۔ لو سیا نے چونک کر کہا۔

پھر نھیک ہے ورنہ یہ عمران اکیلی ڈیاگی کے بس کاروگ نہیں
ہے۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

یہ تمہاری بھول ہے سڑیگ۔ میں عمران کو ایماناچ نچاؤں گی
کہ دنیا اس کا تباشد دیکھے گی۔ میں ایکریمین سرکاری و بخشی میں رہتے
ہوئے پہلے بھی ایک مشن میں اس سے ٹکرا چکی ہوں اور وہ مشن
چونکہ ایسا تھا کہ میں کھل کر سامنے ڈاکٹی تھی اس لئے میں نے
اس کے خلاف فائل ایکشن نہیں لیا تھا درستہ وہ اس وقت بی میرے
ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا۔ ڈیاگی نے مٹہ بناتے ہوئے کہا۔

نھیک ہے۔ سڑیگ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا
اور پھر وہ باقی ساتھیوں سمیت دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ڈیاگی
اور لو سیا ایک دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ پحمد لمحوں بعد
وہ ایک آفس کے انداز میں بجے ہوئے کرنے میں موجود تھیں

ڈیاگی۔ سڑیگ نھیک کہہ رہا ہے۔ عمران کے خلاف مشن کو
ہم نے آسان نہیں لینا۔ یہ شخص ہزار آنکھیں رکھنے والا عفریت ہے۔

اور پھر جس پر تمہیں شک ہوا سے انداز کر کے اس کی چینگ کراو۔
ہو سکتا ہے کہ عمران اکیلانہ آئے بلکہ اس کے ساتھ پورا گروپ ہو
اس لئے تم نے اکیلے آدمی کو بھی چیک کرنا ہے اور گروپ کو
بھی لو سیا نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کیا جائے گا۔ ویسے ہمیں اس طرح تو
بڑی مشکل پیش آئے گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ساحل سمندر کی طرف
سے اور ایرپورٹ پر ہم فوری طور پر چینگ کیہرے نصب کر دیں۔
اس طرح آسانی ہو جائے گی۔ ڈیاگی نے کہا۔

لیکن اگر وہ لاپاز میں سڑک کے راستے داخل ہونے تو۔۔۔ لو سیا
نے کہا۔

”تو وہاں بھی یہی انظام ہو سکتا ہے۔۔۔ ڈیاگی نے کہا۔

اوکے۔۔۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اب میری بات سن لو کہ تم نے
عمران کو ٹریس کرتے ہی اس پر حمدہ نہیں کر دینا۔ تم نے مجھے فوری
طور پر اطلاع دیتی ہے۔ اس کے بعد اس عمران کو ہلاک کرنے کا
منظوم پلان بنایا جائے گا۔۔۔ لو سیا نے کہا۔

”کیا آپ ہیڈ کوارٹر میں رہیں گی۔۔۔ ڈیاگی نے کہا۔
”ہاں۔۔۔ لو سیا نے کہا۔

اوکے میڈم۔ آپ کو فوری اطلاع کر دی جائے گی۔۔۔ ڈیاگی
نے کہا تو لو سیا اٹھ کر ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی ڈیاگی بھی اٹھ کر
کھڑی ہو گئی۔

لاپاز سے ملٹی بڑے شہر یہاں میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک
ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اس وقت ایکریسمن میک
اپ میں تھے اور ان کے پاس جو کاغذات تھے ان کی رو سے وہ ایکریسمن
کی ریاست البا مک رہائشی تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت طویل
ہوائی سفر کرنے کے بعد آج صبح یہاں پہنچا تھا اور پھر وہ اس ہوٹل میں
کمرے لے کر یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ
کر چلا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی اب سے آدھا گھنٹہ پہلے ہوئی تھی۔
اس دوران اس کے سارے ساتھی اپنے کروں میں طویل سفر سے
ہونے والی تھکاؤٹ دور کرتے رہے تھے۔ البتہ عمران کی آمد کے بعد
انہوں نے ہوٹل کے ڈائیننگ ہال میں مل کر کھانا کھایا اور پھر وہ
سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کے چہرے پر
سنجیدگی تھی۔

Scanned & PDF Copy By RFI

مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیسے حالات ہیں۔ جو یا نے
بٹ کھانے والے مجھے میں کہا۔

مگر ڈائج نام کی کوئی خفیہ تنظیم ہے جس کا اے سیکشن ابتدائی
پ سیکرت ہجمنوں پر مشتمل ہے اور اس اے سیکشن کو میری
موت کا باقاعدہ نارگٹ دیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

کیسے معلوم ہوتی ہے یہ بات۔ جو یا نے ہونٹ چباتے
سوئے کہا۔

ناراک میں اسرائیلی ہجنسی کی ایک خفیہ تنظیم کا مرکز ہے
جس کا نام بلیک سڑیپ ہے۔ اس کا انچارج رائٹ نائی آدمی ہے۔
جو نکے یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے اس نے میرا خیال ہے کہ رائٹ کو
اس بارے میں تفصیلات کا علم ہو گا۔ چنانچہ میں نے ہمہاں پہنچ کر
ناراک کی ایک ایسی ہجنسی کو کال کیا جو رائٹ کے بارے میں
تفصیلات اور معلومات مہیا کر سکتی تھی۔ اس نے ابتدائی طور پر جو
حکومات مہیا کی ہیں وہ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہیں۔ اب وہ
فارس سطحی کر رہے ہیں۔ عمران نے سخیدہ مجھے میں
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج انجی
تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

یہ مانیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے رسیور اٹھا کر
بدلے ہوئے مجھے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاڈر کا ہن بھی پریس
کر دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ بے حد سخیدہ نظر آ رہے ہیں۔“ صدر
نے کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ کبھی منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ن
ہو جائیں۔“ عمران نے کہا تو جو یا سمیت سب اس کی بات سن
کر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔“ کون سے الفاظ۔ جو یا نے چونک کر کہا۔
”وی آخری مشن والے کیونکہ ہمہاں پہنچ کر جو حالات سامنے آئے
تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔“ عمران
نے اس طرح سخیدہ مجھے میں کہا تو اس کے سب ساتھیوں کے چہروں
پر سختی سی پھیلتی چلی گئی کیونکہ عمران لو اہنوں نے کہن سے کہن
حالات میں بھی اس طرح سخیدہ نہیں دیکھا تھا۔
”کیسے حالات۔“ ہمیں بتاؤ۔ جو یا نے کہا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل نے صرف مجھے ہلاک کرنے کا
نارگٹ کسی کو دیا ہے اور اب لاپاز میں میری ہلاکت کے لئے خاص
انتظام کیا جا پکا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ
ہمیں رک جائیں۔“ ہم جا کر مشن مکمل کر لیتے ہیں۔ صدر نے
کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں موت سے ڈر کر چھپ کر بیٹھ
جاوں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایس تھری کیرے میک اپ چک کرتے ہیں اور تم سب میک اپ میں ہو اور یہ لوگ تربیت یافتہ ایجنت ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہیں بھی اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے جبکہ ہمارا نارگٹ لیبارٹری ہے اور ہمارے پاس وقت بھی بے حکم ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے ساتھ لٹک گئے تو وہ مسلم ڈیچ نامی ہتھیار تیار ہو جائے گا اور اس کے بعد جو لوگ گا اس کا علم تمہیں بھی بے اور مجھے بھی اس لئے ہم نے ساری توجہ اس لیبارٹری کی طرف رکھنی ہے۔"..... عمران نے احتیاطی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

لیکن عمران صاحب۔ لیبارٹری بہر حال لاپاز میں ہے لیکن جب تک ان لوگوں کا خاتمه نہیں کیا جائے گا اس وقت تک ہم لیبارٹری بھی اطمینان سے کام نہیں کر سکیں گے۔"..... صدر نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ میں تنور اور کپڑن شکریں اس ڈیاگی کا خاتمه ا دیں جبکہ عمران، صدر کے ساتھ مل کر لیبارٹری کے خلاف کام لے۔"..... جو لیا نے کہا۔

لیس مس جولیا۔ یہ سب سے بہتر تجویز ہے۔"..... خاموش بیٹھے دے تنور نے کہا۔
اس مشن کا انچارج تنور کو بنانا چاہئے۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ مس جولیا سیدر رہیں گی۔ ان کی موجودگی میں، میں لیڈر،

"راف بول رہا ہوں ناراک سے۔"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیں۔ کیا رپورٹ ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ لاپاز میں اے سیکشن کی ڈیاگی آپ کے خلاف کام کر رہی ہے اور پورے لاپاز میں آپ کی تلاش کی جا رہی ہے۔ داخلے کے ہر مقام پر ایس تھری کیرے نصب کر دیئے گئے ہیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیبارٹری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"لیبارٹری کے بارے میں نہ ہی رائٹ کو علم ہے اور ہی بگ ڈاج کے اے سیکشن کو۔ صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں ہے۔ اس سے زیادہ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ ڈیاگی خود کہاں ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"لاپاز کی سن شائن کالونی کی کوئی ٹھنڈی نمبر بارہ اے بلاک میں اس کا ہسٹری کوارٹر ہے۔"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ ٹھنڈیک ہے۔ شکریہ۔"..... عمران نے کہا اور رسپور رکھ دیا۔

"تم مہیں رکو۔ ہم جا کر اس ڈیاگی کا دماغ ٹھکانے لگاتے ہیں۔
پھر تم آجانا۔"..... جو لیا نے کہا۔

والي فلاں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ لپاز کے لئے چھوٹے جہاز ہر دو گھنٹے بعد جاتے رہتے ہیں اور انہیں انسانی سے سیشیں مل سکتی ہیں تو عمران نے اطمینان تجربے انداز میں سیور رکھ دیا۔

تم نے وہاں پہنچ کر ذیالی کو اس انداز میں کو رکھنا ہے کہ اس کا سارا نیٹ ورک سامنے آجائے ورنہ صرف ایک عورت کے خاتمے سے معاملہ ختم نہیں ہو گا۔..... عمران نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر ہو۔..... جو لیا نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے جو لیا کی بات سن کر بے حد اطمینان ہو گیا ہو۔

کیسے بن سکتا ہوں۔ ہاں البتہ تم مجھے اکیلا اس مشن پر بھج دو اور باقی تم سب اکٹھے دوسرے مشن پر کام کرو تو پھر دیکھو میں ان مہجنٹوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ” یہ فضول باتیں بند کرو۔ ہمارے پاس فضول باتوں کے نئے وقت نہیں ہے۔ عمران تم ایس تحری کیروں سے بچنے کے نئے کیا کرو گے۔..... جو لیا نے کہا۔

”سیسے ملائیک اپ ایس تحری کیروں سے چیک نہیں کر سکتے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اوے۔ پھر ہمیں فوری روائہ ہو جانا چاہئے۔ تم ہمارا بھی ملائیک اپ کر دو۔..... جو لیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر میز پر موجود کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر لست بنانا شروع کر دی۔

”صفدر۔ یہ کاغذ لو اور کسی بھی بڑے فیپار ٹھنڈل سور سے یہ سامان لے آؤ اور کیپن شکیل تم تنویر کے ساتھ جا کر مارکیٹ سے ضروری اسلحہ لے آؤ۔ وہاں لپاز میں شاید اسلحہ خریدنے کا وقت ہی نہ ملے۔..... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیے۔

”لیں۔ انکوائری پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”ایرپورٹ کا نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور پھر عمران نے ایرپورٹ کی انکوائری سے لپاز جانے

”میڈم لو سیا کا خیال تھا کہ عمران کبھی براہ راست لاپاز نہیں آئے گا کیونکہ ایس کی فطرت ہے کہ وہ نارگٹ پر چھپنے سے پہلے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرتا ہے اس لئے میڈم لو سیا نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہاں پوری طرح ہوشیار رہوں اور میں نے یہاں تقریباً ہر ہوٹل میں نیٹ ورک قائم کر دیا تھا اور پھر یہاں کے ہوٹل سالنکش سے اطلاع ملی کہ یہاں ایسا گروپ چھپنا ہے جس پر ان لوگوں کا شک کیا جاسکتا ہے۔ میں نے ان کے کمروں میں خصوصی انتظامات کر دیتے۔ ابھی تمہوڑی در پہلے اس کمرے میں ایک فون کال آئی اور اس کا پیپ بھی میرے پاس چینچ گیا اور وہاں جو گفتگو ہوتی اس کی تفصیل بھی مجھے مل گئی ہے اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ وہی گروپ ہے۔ رابرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تفصیل ہے۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”میں پوانتس بتا دیتا ہوں۔ اس فون کال میں جو ناراک سے ن گئی ہے انہیں بتایا گیا ہے کہ آپ ایس تحری کیروں سمیت وہاں چکنگ کئے ہوئے ہیں اور آپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی گئی ہے اور عمران نے اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنائے ہیں۔ ایک گروپ اس عمران اور اس کے ایک ساتھی کا ہے جس کا نام صفر لیا گیا ہے۔ یہ دونوں لاپاز چینچ کر لیبارٹری کو ٹریس کریں گے جبکہ ایک عورت جس کا نام جو لیا گیا ہے اس کے دو

ڈیاگی اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو ڈیاگی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یہ۔ ڈیاگی بول رہی ہوں۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”لیما سے رابرٹ بول رہا ہوں میڈم۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“ ڈیاگی نے چونک کر پوچھا۔

”آپ کا مطلوبہ گروپ یہاں موجود ہے میڈم۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک عورت اور تین مرد۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیما میں۔ کیسے معلوم ہوا۔“ ڈیاگی نے حریت بھرے لبے میں کہا۔

نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے اس بارے میں تفصیلی اطلاع دو گے تاکہ میں ان کا مناسب بندوبست کر سکوں۔“ ڈیاگی نے کہا۔
”مادام۔ ایک درخواست ہے۔“ دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو ڈیاگی چونک پڑی۔

”کمی درخواست۔ کھل کر بات کرو۔“ ڈیاگی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”مادام۔ میں نے بلیک ہجنسی میں بطور تحریڈیجنت کام کیا ہے۔ میں پاکیشیانی ہجنسوں کی کارکردگی کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ حد درجہ تین شاطر اور فعال ہیں اور آج تک ان کے نجف نکلنے کی اصل وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے باندھ کر ہوش میں لا یا جاتا ہے اور یہ لوگ ناممکن سچوئیشن کو بھی ممکن بنانے لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارا سین ہی تبدیل ہو جاتا ہے اس لئے صری درخواست ہے کہ آپ انہیں ایک لمحے کی بھی مہدت دیں اور گولیوں سے ازادیں۔ تب تو ان کا خاتمه کیا جاسکتا ہے نہ نہیں۔“ رابرٹ نے کہا۔

”یہ کام تو تم یہا میں خود بھی کر سکتے ہو۔“ ڈیاگی نے من بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے میڈم لوسیا سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے ان کے تاتے کی اجازت دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ چونکہ مشن آپ کو

سامنی جن کے نام تنور اور کپیشن شکلیں ہیں، کے ساتھ آپ کے خلاف کام کریں گے اور کیروں سے بچنے کے لئے وہ سیسے ملامک اپ کرنے والے ہیں۔ اس طرح بقول عمران کے ایس تحری کیرے میک اپ چیک نہیں کر سکیں گے۔“ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ سیسے ملامک اپ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو واقعی بے حد خطرناک ہیں۔ لیکن انہیں یہ سب معلومات کس نے مہیا کی ہیں۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”میں نے پہلے بتایا ہے میڈم کہ عمران کو ناراک سے کال آئی تھی۔ کوئی معلومات فروخت کرنے والی ہجنسی ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”تم نے اس کال کا سرکر معلوم کیا ہے۔“ ڈیاگی نے کہا۔ ”نہیں میڈم۔ شہر سے باہر کی کالوں کو اس انداز میں چیک کرنے کا ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”یہ لوگ اب کب اور کس میک اپ میں وہاں سے روائے ہوں گے۔“ ڈیاگی نے پوچھا۔

”ابھی وہ لوگ ہوٹل میں ہی ہیں۔ جب یہ باہر نکلیں گے تو ہم ان کے نئے میک اپ چیک کریں گے اور پھر ایپریٹ پر ہی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس فلاںٹ سے لاپاز پہنچ رہے ہیں۔“ رابرٹ

"یہ میڈم دوسری طرف سے بولنے والے کا جو لفظ
انہاتی موذبانہ ہو گیا تھا۔

"ایرپورٹ پر تمہارے کتنے آدمی موجود ہیں"- ذیاگی نے کہا۔

"چار ہیں میڈم - جن میں سے دو ایس تحری کیروں کو آپست کر
بے ہیں جبکہ دو ان کی حفاظت کے لئے موجود ہیں"..... انتحونی
نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ایسے میک اپ میں لیما سے باقی ایز
لاپاز پہنچ رہے ہیں جنہیں ایس تحری کیروے چیک ہی نہ کر سکیں
گے"- ذیاگی نے کہا۔

"اوہ میڈم - پھر"..... انتحونی نے چونک کر کہا۔

"لیما میں اے سیکشن کا ایجنسٹ موجود ہے - اس نے انہیں مارک
کر لیا ہے اور وہ ہمیں ان کے نئے میک اپ کی تفصیل بھی بتائے گا
اور جس فلاں سے وہ آئیں گے اس کے بارے میں بھی تفصیل
بتائے گا اور میں چاہتی ہوں کہ ان کا خاتمه وہیں ایرپورٹ سے باہر
نکلتے ہی ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ اس وقت پوری طرح مطمئن ہوں
گے - تم اپنے پورے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ اور وہاں اس
انداز میں پکنگ کر لو کہ ان میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جاسکے اور اگر
اس کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی فائزگ کی زد میں آجائیں تو
پرواہ مت کرنا۔ ہمیں ہر صورت میں ان کا خاتمه کرنا ہے"- ذیاگی
نے کہا۔

دیا جا چکا ہے اس لئے اب یہ اصول کے خلاف ہے کہ میں ایسا
کروں"- رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے - تم بے فکر رہو - تمہاری درخواست پر پورا پورا
عمل ہو گا"..... ذیاگی نے کہا۔

"تمہینک یو میڈم - پھر یقیناً کامیابی آپ کے قدم چوئے گی" -
رابرٹ نے خوش یوتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے تفصیلی معلومات دیتی ہیں - میں تمہاری طرف سے
اطلاعات کی منتظر ہوں گی اور ایک بات میں بھی تمہیں بتا دوں کہ
تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے بھی ہوشیار رہنا ہے - اگر ان
لوگوں کو معمولی سائشک بھی ہو گیا تو یہ پھر غائب ہو جائیں گے" -
ذیاگی نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں میڈم - اسی لئے اس تمام چینگ کے لئے
راکسی میڈس استعمال کی جا رہی ہے"..... رابرٹ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اوکے - بہر حال میں تمہاری کال کی منتظر ہوں گی"..... ذیاگی
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر اون آنے پر
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتحونی بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد ادا
آواز سنائی دی۔

ذیاگی بول رہی ہوں انتحونی ذیاگی نے کہا۔

میں میڈم۔ اگر ایسی اطلاعات مل جائیں تو پھر ان کی موت سو فیصلہ یقینی ہو جائے گی۔ انتخونی نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔ ”تم زیر و تحری ثرا نسیم ساتھ لے جانا۔ میں جھیں ان لوگوں کے بارے میں پوری تفصیل بتا دوں گی۔“ ڈیاگی نے کہا۔ ”میں میڈم۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے اپنہ کام کا رسیور انٹھا کر اس نے تین بُن کیے بعد دیگرے پر لیں کر دیتے۔

”ریمنڈ بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ریمنڈ۔ گروپ ہاؤس پر پاکیشیانی ہجنٹوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ تم فوری طور پر ریڈ الرٹ ہو جاؤ۔ اول تو وہ لوگ ایئر پورٹ پر ہی ختم ہو جائیں گے اور اگر بفرنس محال ایمان ہو سکا تب ان کا تھاتہ یہاں ہر سورت میں ہونا چاہئے۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”اوے میڈم۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل ساتھ لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر اب گھرے الٹمینان کے تاثرات ابھرائے تھے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ چیف میڈم لو سیا لو یہ ساری رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل گیا۔ وہ چاہتی تھی کہ کام مکمل ہو جانے کے بعد ہی رپورٹ دے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہا کے ایئر پورٹ پر موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سمیسہ ملائیک اپ کیا ہوا تھا اور چونکہ یہ اندر رونی پرواز تھی اس لئے یہاں کاغذات چیک نہ کرنے جاتے تھے اس لئے انہیں آسانی سے آئندہ فلاٹ میں سیٹیں مل گئی تھیں لیکن فلاٹ کی روائی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا اس لئے وہ سب ریستوران میں آکر بیٹھ گئے۔ ایک گھنٹہ باقی تھا اس لئے وہ سب ریستوران میں آکر بیٹھ گئے۔ انہوں نے یہاں سے اکٹھے ہی لاپاز جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ البتہ ایسے پورٹ پر وہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت علیحدہ ہونے کا پروگرام بنانے ہوئے تھے۔ چونکہ انہوں نے سمیسہ ملائیک اپ کر رکھا تھا اس لئے سب پوری طرح مطمئن تھے کہ لاپاز ایئر پورٹ پر موجود ملائیک اپ چیک کرنے والے کمیرے انہیں چیک نہ کر سکیں گے اور وہ الٹمینان سے لاپاز میں داخل ہو جائیں گے۔

ریستوران میں انہوں نے کافی سکون والی سب کافی پینے میں مصروف تھے کہ اچانک صدر پونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ عمران سمیت باقی ساتھی بھی پونک پڑے تھے۔

"کیا ہوا؟..... عمران نے صدر سے کہا۔ وہ سب ریستوران کی ایک بڑی سی شیشے کی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صدر جس کرسی پر موجود تھا اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا جبکہ باقی ساتھی سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھڑکی پر رنگین پردے ہرارہے تھے۔

"میں واش روم ہو کر ابھی آتا ہوں۔..... صدر نے کہا اور کرسی کھلا کر تیز تیز قدم انھاتا ریستوران کے ایک کونے میں موجود واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔ صدر تقریباً ادھے گھنٹے بعد واپس آیا اور اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک کاغذ عمران کی طرف بڑھادیا۔ عمران نے پونک کر کاغذ کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حریت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہوا ہے؟..... جو یا نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔ "کچھ نہیں۔ آؤ کچھ دیر باہر ٹھلتے ہیں۔..... عمران نے کہا اور پھر اس نے دیز کو بلا کر بیل کی جیمنٹ کی اور پھر وہ سب اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے ریستوران سے باہر آگئے۔

"باہر خاصاً خوبصورت لان ہے عمران صاحب۔..... صدر نے

مسکراتے ہوئے لہا۔
"کیا بات ہے۔ تم دونوں کیوں اس قدر پراسرار بن رہے ہو۔
کیا بات ہے۔ ہمیں بھی تو بتاؤ۔..... جو یا نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

مس جو یا۔ ہم نے گروپنگ کے سلسلے میں لاپاز جا کر علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا تھا جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں سہیں سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ تم اپنے گروپ سمیت اس فلاست پر چلی جاؤ۔ ہم دونوں اگلی فلاست میں آجائیں گے۔ آؤ صدر۔..... عمران نے جو یا کو بواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم انھاتا بیرونی برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مس جو یا۔ آپ سہیں رہیں۔ میں آرہا ہوں۔..... صدر نے کہا اور وہ بھی عمران کے پیچھے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"بڑا خوبصورت منظر ہے۔ ہم خواہ مخواہ وہاں بند جگہ پر بیٹھے رہے۔..... عمران نے برآمدے سے باہر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ عمران صاحب۔ آئیے یہاں واقعی تازہ ہوا تو دستیاب ہے۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں ٹھلنے کے سے انداز میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے دیکھا وہ سامنے کس قدر خوبصورت ٹھمارت ہے۔ رنگین پر ز واقعی خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں۔"

کیا نام ہے تمہارا۔ بولو۔ عمران نے پیر کو واپس موزتے دئے کہا۔

”لوگ۔ لوگر“..... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا۔
”کس گروپ سے تعلق ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ“..... عمران نے تھوڑا سا پیر کو موزتے ہوئے کہا۔

”رابرٹ گروپ سے۔ اے سیکشن۔ بگ ڈاچ“..... لوگر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا اور پھر تھوڑی سی محنت سے وہ اس لوگر سے سب کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو پوری طرح موز دیا اور لوگر کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔
”صفدر۔ جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ اگر تم چمیک نہ کر لیتے تو ہم کپے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے۔ جاؤ لے آؤ انہیں جلدی کرو“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا تو صفر سر ملاتا ہوا تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایئرپورٹ کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے اس آدمی کے گلے میں موجود کیرہ نما مشین اتاری اور دوسرے لمحے اس نے تسموں سے پکڑ کر اسے پوری قوت سے فرش پر دے مارا تو مشین چھنا کے سے ٹوٹ گئی اور اس کے پر زے ہر طرف بکھر گئے۔ تھوڑی دیر بعد صفر ساتھیوں سمیت واپس وہاں پہنچ گیا۔ اس نے شاید راستے میں انہیں سب کچھ بتا دیا تھا اس نے ان سب کے چہرے سستے ہوئے نظر آرہے تھے۔

”اوہ۔ تم اس لئے بات نہ کر رہے ہے۔“ صفر نے کمال

صفر نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی جدید طرز تعمیر ہے۔“..... عمران نے اشبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سامنے لان کے عقب میں ایک سفید رنگ کی خوبصورت چھوٹی سی عمارت تھی جس کے سامنے چار رنگیں پلر ز تھے جو واقعی بے حد خوبصورت نظر آرہے تھے۔ عمران نے اس گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے بیوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رکھنے لگی کیونکہ یہ رنگیں پلر ز واقعی اس کھوکھی کے باکل سامنے تھے جس کے ساتھ وہ ریسٹوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صفر چلتے پڑے انہیں بھلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے رنگیں پلر کے پیچے سے لسی آدمی کی بھلی سی پیچ سنائی دی۔ عمران بھی بھلی کی سی تیزی سے مڑا اور پلر کے پیچے پہنچ گیا۔ وہاں ایک آدمی صفر کے بازوؤں میں جکڑا ہوا پھر ک رہا تھا۔ اس کے گلے میں ایک چھوٹا سا کیمہ دتسوں کے ساتھ لشک رہا تھا۔

”اے ادھر گھسیٹ لاو۔ ادھر اوٹ میں۔“..... عمران نے ایک اوٹ دیکھی اور تیزی سے ادھر مڑ گیا۔ صفر اسے گھسیٹا۔ وہ اوٹ میں لے گیا اور پھر اس نے یقینت اسے نیچے دھکیل دیا۔ وہ آدمی جختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے اس کی گردان پر پیر رکھ کر اسے موز دیا اور نیچے گر کر انھتے ہوئے اس آدمی کا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور پھر اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ اتنا ہی حد تک سخن ہو گیا تھا۔

لیا کہ اس چینگ کو مارک کر لیا۔ جو دیا نے کہا۔

”میں نے واش روم کی کھڑکی سے جا کر تکمیل جائزہ لیا اور پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ کہاں سے یہ چینگ کی جا رہی ہے اور کس ذریعے سے۔ ہماری آوازیں بھی نہ صرف اس لوگر تک پہنچ رہی تھیں بلکہ ریکارڈ بھی ہو رہی تھیں۔“ صدر نے کہا۔

”راکسی میڈیاں کا استعمال بتا رہا ہے کہ اے سیشن اہمیٰ جدید ترین آلات استعمال کرتا ہے اور اب ہمیں فوری طور پر میک اپ بھی تبدیل کرنا ہو گا اور پھر کسی اور راستے سے لاپاٹ میں داخل ہونا ہو گا۔“ کیشن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اس فلاٹ سے ہم وہاں نہیں پہنچیں گے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم کسی اور راستے سے آ رہے ہیں اور یہاں بھی لازماً یہ لوگر اکیلا نہیں ہو گا۔ ایرپورٹ پر اس رابرٹ کے آدمی موجود ہوں گے اس لئے اب سب سے پہلے ہم نے اس رابرٹ کو گھرینا ہے۔ لوگرنے مجھے بتایا ہے کہ رابرٹ یہاں سربریز کلب کا مالک اور جنرل یونگر ہے اس لئے ماںک میک اپ کرو اب ہم یہاں سے سیدھے سربریز کلب پہنچیں گے۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر بلادیئے۔

رابرت اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے لوگرنے اسے پورٹ دی تھی کہ ان سب نے ایک ہی فلاٹ سے نکلیں بکالی ہیں اور اس نے ان سب کے جیسے بھی اسے تفصیل سے بتایا تھے اس لئے رابرٹ نے یہ ساری تفصیل ڈیاگی تک پہنچا دی تھی اور اب اسے لوگر کی واپسی کا انتظار تھا۔

کاش۔ مادام لو سیا مجھے اس آپریشن کی اجازت دے دیتیں تو لائف آ جاتا۔ رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب کی بولی تھی اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد بولی کو منہ سے لگا اشاب کا گھونٹ لے لیتا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی انجھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر، سیور اٹھا لیا۔

یہ۔ رابرٹ نے کہا۔

لو سیا بول رہی ہوں ناراک سے۔ دوسری طرف سے اے

یہ لوگوں کی بھی تک واپس نہیں آیا۔ رابرٹ نے جما اور اس ساتھ ہی اس نے میز کی ادھ کھلی دروازے میں موجود پیشہ شرائی میں طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور رابرٹ نے نک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے بوس پر ہے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جیسے کی پیٹ اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سر کے بال سنہری تھے جو بوائے کٹ کے انداز میں تراشے گئے تھے۔

آؤ۔ آور یگی۔ بڑے وقت پر آئی ہو۔ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وقت پر۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر ٹھیکناں سے بیٹھ گئی۔

ہاں۔ ابھی میں ایک اتم مشن سے فارغ ہوا ہوں اور صیدم لو سیاگی کال آئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے خصوصی انعام دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے کسی بڑے شہر میں تعینات کیا جائے گا اور میرے اختیارات بھی بڑھ جائیں گے۔ رابرٹ نے کہا۔

”لیما چھونا شہر تو نہیں ہے۔“ ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ میری سلاحتوں کے مقابل چھونا ہے۔ سہماں کوئی ایسی تنظیم

سیکشن کی انچارج مادام لو سیاگی آواز سنائی دی تو رابرٹ نے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”میں صیدم۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔“ رابرٹ نے یہ لفظ اہتمامی مودبانہ لمحے میں کہا۔

کیا رپورٹ ہے پاکیشیانی سجنٹوں کے یا میں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے اسے تفصیل سے ماری بات بتا دی۔ ڈیاگی کو اطلاع دے دی ہے تم نے۔ وسیانے پوچھا۔

”میں مادام۔ میں نے انہیں ان لوگوں کے سلیوں کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ بساوس کی تفصیل بھی بتا دی ہے اور فلائنٹ کا وقت بھی۔“ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڑ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اور تمہیں اس کا انعام ملے گا۔“ لو سیانے مسربت بھرے لمحے میں کہا۔

”مادام۔ آپ مجھے اجازت دے دیتیں تو میں لیما لو ان کا مدفن بناتا۔ یہ سب بالکل غافل رہتے ہیں۔“ رابرٹ نے کہا۔

”نہیں۔ اصول کے خلاف کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس مشن کی تکمیل میں تمہارا ہاتھ زیادہ ہے اس لئے تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا۔“ مادام لو سیانے کہا۔

”تھینک یو مادام۔“ رابرٹ نے کہا۔

”اوکے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے رسپور کھ دیا۔

تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہے ریگی نے کہا تو رابرٹ ایک بار پھر سرت بھرے انداز میں نہس پڑا۔

”میں نے تو مادام لوسیا سے درخواست کی تھی کہ مجھے ان لوگوں کے خاتمے کا مشن دیا جائے لیکن مادام نے انکار کر دیا اور نہ اس وقت ان کی لاشیں یہاں پڑی نظر آ رہی ہوتیں“ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ بگ ڈاچ کے خلاف کام کر رہے ہیں“ ریگی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”نہیں - یہ لاپاز میں ہبودیوں کی کسی اہم لیبارٹری کے خلاف کام رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت نے بگ ڈاچ کے اے سیکشن کو ان خاتمے کا مشن دیا ہے“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”لاپاز میں لیبارٹری - وہاں کہاں ہے لیبارٹری - وہاں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے“ ریگی نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں وسیع میدانی علاقہ ہے - وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری ہے - میرا ایک کرن وہاں سکونٹی میں ہے اور میں دو بار اس کے پاس وہاں جا چکا ہوں - لیبارٹری تو چھوٹی سی ہے لیکن اہمیتی اہم ہے“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”تو پھر انہیں کیا خطرہ تھا کہ انہوں نے اے سیکشن کو درمیان ڈال دیا“ ریگی نے کہا۔

”تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ

ہی نہیں ہے جس کے خلاف کام کرتے ہوئے نطف آتا ہو“ - رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”کون سا مشن تم نے مکمل کیا ہے کہ مادام لوسیا اس طرح تمہیں خصوصی انعام دینے کا وعدہ کر رہی ہیں“ ریگی نے کہا تو رابرٹ نے اسے تفصیل بتاوی۔

”اوہ - اوہ - تو تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کیا ہے - اس کے باوجود تم زندہ سلامت موجود ہو - ویری سڑپخ“ - ریگی نے اہمیتی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”کیوں - کیا مطلب - میرا کیا بگڑا جانا تھا“ رابرٹ نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہ تو دنیا کے خطرناک ترین ایجنت ہیں - یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس قدر غافل رہیں کہ انہیں تمہارے آدمیوں کی چیکنگ کا عام ہی نہ ہو سکے“ ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو رابرٹ بے اختیار نہس پڑا۔

”مجھے معلوم ہے ریگی کہ وہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں - اسی لئے میں نے ان کی چیکنگ کے لئے راکسی میڈاں کا استعمال کیا ہے اور تم جانتی ہو کہ راکسی میڈاں کو چیک کرنا ناممکن ہے - رابرٹ نے بڑے فرزیہ لجھے میں کہا تو ریگی نے اطمینان بھرا طوبیں سانس لیا۔

”اوہ - اسی لئے انہیں اس کا علم نہیں ہو سکا - بہر حال یہ واقعی

Scanned & PDF Copy By RFI

وہاں پہنچ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر میں بھی وہاں گیا تو میں نے لوگر کو پہچان لیا۔ لوگر کا پچھہ انتہائی حد تک سخت نظر آ رہا ہے اور اس کی شہر رگ کھل کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کیرے کی مشین کے پرزوے بکھرے نظر آ رہے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ لوگر آپ کا خاص آدمی ہے اس لئے میں نے آپ کو اطلاع دے دی۔ فارمر نے کہا۔

”کیا پولیس کو تم نے اس کے بارے میں بتایا ہے۔“ رابرٹ نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”نہیں جتاب۔ ورنہ مجھے پوری تفصیل بتانا پڑتی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔“ فارمر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔“ رابرٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسپور رکھ دیا۔

”یہ کیا ہو گیا۔ لوگر کو کس نے ہلاک کیا اور راکسی میڈ اس مشین بھی توڑ دی گئی ہے۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔“ رابرٹ نے انتہائی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے رابرٹ کہ لوگر کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیک کر لیا اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ لا محالہ اب وہ یہاں آئیں گے۔ اب تمہارے پاس موقع ہے کہ تم انہیں یہاں داخل ہوتے ہی گولیوں سے ازا دو اور خود بھی کہیں چھپ جاؤ۔“ ریگی نے کہا۔

ہیں اور اب خود ہی کہہ رہی ہو کہ انہیں کیا خطرہ تھا۔ رابرٹ نےہستے ہوئے کہا تو ریگی نے اشبات میں سرپلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے موجود فون کی گھنٹی نجاح انھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسپور انٹھایا۔

”میں رابرٹ نے کہا۔

”ایرپورٹ سے فارمر بول رہا ہوں جتاب۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”تم۔ تم نے کال کی ہے۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے۔“ رابرٹ نے چونک کر کہا کیونکہ فارمر ایرپورٹ پر تھا اور اس کے گروپ سے مستقل نہ تھا۔ البتہ وہ ضرورت کے وقت اس کی خدمات ہائز کر لیا کرتا تھا۔

”جتاب۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ایرپورٹ کے لان کے عقب میں واقع انکواڑی کی عمارت کے برآمدے کی سائیڈ میں آپ کے آدمی لوگر کی لاش پڑی ہوئی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ اس طرح اچھلاجیے کری کی سیٹ میں موجود بند سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔“ رابرٹ نے انتہائی حریت بھرے لجھے میں کہا تو ریگی نے ہاتھ بڑھا کر لاڈڑک کا بن آن کر دیا۔

”کسی آدمی نے اسے چیک کر کے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس

"آپ بے فکر ہیں بس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ یہاں ہمارے کیا انتظامات ہیں۔ یہ کمیٹے مکوڑوں کی طرف مارے جائیں گے اور پھر میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر اف لردیا۔

"اور یگی۔۔۔ اب پوائنٹ ٹو پر چلیں۔۔۔ اب رو تھر سب کچھ سنبھال لے گا۔۔۔ رابرٹ نے انھتے ہونے کہا تو یگی بھی سر بلاتی ہوتی انھیں کھڑی ہوتی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچے چلتے ہوئے عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف جاتی ہوتی راہداری میں داخل ہو گئے۔

"اوہ ہاں۔۔۔ اب تو یہ میرے گروپ سے براہ راست لڑائی شروع ہو گئی ہے ان کی۔۔۔ اب تو میں ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکلا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ رابرٹ کالنگ۔۔۔ اور۔۔۔ رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔۔۔ لیں بس۔۔۔ رو تھر اینڈ نگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رو تھر۔۔۔ فوراً کلب میں سب کو بتا دو کہ پاکیشیانی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور چار مرد ہیں اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں یہاں مجھے ہلاک کرنے آنے ہی والے ہیں۔۔۔ انہیں گویوں سے ازا دیا جائے۔۔۔ میں اب پوائنٹ ٹو پر شفت ہو رہا ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا ہیں بس۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے وہی حلیئے بتا دیئے جو لوگرنے اسے بتائے تھے۔

"اوکے بس۔۔۔ اور۔۔۔ رو تھر نے کہا۔

"اہمی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور جیسے ہی یہ ہلاک ہوں تم نے مجھے پوائنٹ ٹو پر اطلاع دیں بے۔۔۔ اور۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

ملا ہوا میک اپ تیار کیا اور پھر اس نے خود ہی باری سب کا میک اپ کر دیا۔ آخر میں اس نے اپنا میک اپ کیا جبکہ اس ان باقی ساتھیوں نے لباس بھی تبدیل کرنے تھے۔ یہ ساری ادا کی مکمل کر کے وہ سب اب بینٹھے آئندہ کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ کیپشن شکیل نے سوال کر دیا۔

راہبڑ سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف سزادی ہے۔ - تنور
نے کہا۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ شاید راہبڑ کو لیبارٹری کے بارے میں معلومات ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اسے کہیے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ تو یہاں لیما میں رہتا ہے۔۔۔۔۔
وہیا نے کہا۔

”اس لوگر نے بتایا تھا کہ راہبڑ لاپاز کا رہنے والا ہے اور ایسے لوگوں سے یہ چیزیں چھپی نہیں رہ سکتیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گا تو بتا دے گا نہیں معلوم ہو گا تو سب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ موت تو اس کی آہی چکی ہے۔ - تنور
نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم راہبڑ کا خیال چھوڑ کر لاپاز جانے کے بارے میں سوچیں ورنہ ہم یہاں لجھ بھی سکتے ہیں۔۔۔۔۔
کیپشن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔

”غمran صاحب۔ اس راہبڑ سے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔
اچانک کیپشن شکیل نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔۔۔۔۔
وہ سب اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ ایمپورٹ
سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے واپس میں مارکیٹ پہنچ گئے تھے اور عمران
نے انہیں بتایا تھا کہ انہوں نے سیسے ملا میک اپ کا سامان بھی
خریدنا ہے اور ساتھ ہی دوسرے لباس بھی اور پھر کسی ہوٹل میں کمرہ
لے کر وہ اپنا میک اپ تبدیل کریں گے اور لباس بھی۔ چنانچہ
میک اپ کا سامان اور لباس لے کر وہ اس ہوٹل کے کمرے میں
موجود تھے۔ چونکہ یہاں کمرے گھنٹوں کے لئے بھی بک کئے جاتے
تھے کیونکہ اکثر سیاح وغیرہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے کمرے لے
لیتے تھے اس لئے کسی نے پانچ افراد کو ایک کمرہ بک کرانے پر کوئی
اعتراض نہ کیا تھا۔ عمران نے پہلا میک اپ صاف کر کے دوبارہ

”ہیلو۔ رو تھر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی اواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”ناراک سے رالف بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابرٹ سے بات راو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”کون رالف۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔۔۔۔۔ ”سٹارم کلب کا مالک رالف۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا۔۔۔۔۔ اوہ اچھا۔۔۔۔۔ لیکن مسٹر رالف۔۔۔۔۔ باس تو آفس میں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔ کوئی پیغام ہو تو بتا دیں آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیا جائے کا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لمحے میں کہا گیا۔۔۔۔۔

”رابرٹ کب تک واپس آجائے گا۔۔۔۔۔ یا جس نمبر پر اس سے رابطہ ہو سکتا ہے وہ نمبر بتا دو۔۔۔۔۔ اس نے ناراک میں جو کام میرے ذمے لگایا تھا اس کے بارے میں اس سے تفصیلی بات کرنی ہے اور بات نہ ہونے کی صورت میں اسے بے حد نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں نمبر بتا دیا ہوں آپ اس نمبر پر ان سے بات کر لیں۔۔۔۔۔ رو تھر نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

”لیں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”تم ہمیں کمرے میں ٹھہر دیں جا کر اس سے معلوم بھی کر آتا ہوں اور اس کا خاتمہ بھی کر آتا ہوں کیونکہ ایسے چھپے ہونے دشمن کو چھوڑنا خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ لوگ جیسے نجاتے اس کے لکتنے اور آدمی ہمارے پیچے لگے ہونے گے۔۔۔۔۔ تشویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر میں کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے انکو ائری کے نمبر پر میں کر دیئے۔۔۔۔۔

”انکو ائری پلیز۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”سر بریز کلب کا نمبر دیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔۔۔۔۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پر لیں کر دیا جو انکو ائری آپریٹر نے بتایا تھا۔۔۔۔۔

”سر بریز کلب۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”رابرٹ سے بات کرو۔۔۔۔۔ میں ناراک سے رالف بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے بدلتے ہوئے لمحے میں کہا۔۔۔۔۔

”باس تو اپنے آفس میں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔ آپ اسٹیٹ رو تھر سے بات کر لیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔

”اوکے۔۔۔۔۔ بات کرو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

نصب ہے۔ اٹ از اسٹیٹ نیکرٹ۔ عمران نے تحکمانہ لجئے میں کہا۔

لیں سر۔ فرمائیے سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا زیا جس نمبر پر رابرٹ سے اس کی بات ہوئی تھی۔
ہوولد کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ چند لمحوں بعد انکو ائری آپریٹر کی اواز سنائی دی۔

لیں۔ عمران نے کہا۔

یہ نمبر راسکن ہاؤس فارٹی ون اے اینڈ رالائز میں رابرٹ کے نام پر نصب ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیا آپ نے اچھی طرح چکیک کر لیا ہے۔ عمران نے سرد لجئے میں کہا۔

لیں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ اسٹیٹ میٹر ہے۔ اسے لیکیں نہیں ہوتا چاہئے ورنہ۔ عمران نے انتہائی سرد لجئے میں لہما۔

لیں سر۔ میں صحیح ہوں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

چلو انھوں اب ہمیں کلب کی بجائے راسکن ہاؤس پہنچنا ہے۔ عمران نے کہا تو سب سر ملاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر

ناراک سے رالف بول رہا ہوں۔ کیا مسٹر رابرٹ سے میری بات ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا۔

میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ کون رالف اور ہبھاں کا نمبر کس نے دیا ہے تھیں۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لجئے میں کہا گیا۔

آپ کے اسٹیٹ روٹر نے اور میں رالف بول رہا ہوں شارم کلب سے۔ مجھے بگ جو نز نے کہا تھا کہ سر بریز کلب یہا کے مسٹر رابرٹ تک پیغام پہنچا دوں کہ ان کا کام کر دیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

کون بگ جو نز۔ میں تو نہ بگ جو نز کو جانتا ہوں اور نہ ہی شارم کلب کو۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

کمال ہے۔ بہر حال میں نے پیغام دے دیا ہے۔ اب یہ بات میں بگ جو نز کو بتا دوں گا۔ گذبائی۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر انکو ائری کے نمبر پر لیس کر دیئے۔

انکو ائری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی انکو ائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

چیف پولیس کشٹر آفس سے پولیس سار جنت الفرڈ بول رہا ہوں۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

لیں سر۔ حکم فرمائیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں

پورٹ دینی ہے اس لئے یہ بتا دیں کہ راسکن ہاؤس میں کون کون
جو دیں۔..... عمران نے کہا۔

میں ہوں اور میری گرل فرینڈ ریگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی
نہیں ہے۔..... رابرٹ نے جواب دیا۔

اوکے۔ تھینک یو۔..... عمران نے جواب دیا تو کھٹاک کی آواز
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

آواز عقی طرف سے چلیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور پھر وہ سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقی گلی میں پہنچ گئے۔
ایساں خاصی اونچی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک دروازہ بھی تھا جو
اندر سے بند تھا۔

تنویر۔ تم اندر جاؤ گے یا میں جاؤں۔..... عمران نے مذکر تنویر
سے کہا۔

میں جاتا ہوں۔..... تنویر نے پچھے بٹتے ہوئے کہا۔
یہ دروازہ کھول دینا اور احتیاط سے اندر کو دنا۔..... عمران نے
اباتوں تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے وہ گلی کے دوسرے
لنگاے سے دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور ایک لمحے کے لئے اس
کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے کے ساتھ ہی
اندر لو دچکا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ اندر سے کھل گیا تو عمران اپنے
سائیڈ سمتی اندر واصل ہو گیا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔
جھاڑیوں کی اوت لے لو۔ شاید تنویر کے کوئے کا دھماکہ اندر

بعد وہ سب دو شیکسیوں میں سوار ہو کر راسکن ہاؤس سے کچھ فاصلے پر
ایک ہوٹل کے سامنے شیکسیوں سے اترے۔ عمران نے کراچیہ ادا کیا
تو دونوں شیکسیاں آگے بڑھ گئیں۔ ضروری اسلحہ ان کی جیسوں میں
موجود تھا۔ راسکن ہاؤس بھورے رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی
ایک منزلہ عمارت تھی جس کے باہر کافی بڑا پھائٹک تھا اور یہ سرخ
رنگ کی لکڑی کا پھائٹک بند تھا۔ عمران نے ستون پر موجود کال بیل
کا بٹن پر لیس کر دیا۔ ستون پر راسکن ہاؤس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔
کون ہے۔..... ایک نوانی آواز سنائی دی۔

پولیس سار جنت الفرڈ ہوں مس۔ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ
راسکن ہاؤس میں کوئی خطرناک آدمی دیکھا گیا ہے۔..... عمران نے
لہجہ بدلت کر کہا۔

ہیلو سار جنت الفرڈ۔ میں رابرٹ ہوں۔ راسکن ہاؤس میری
رہائش گاہ ہے۔ کسی نے پولیس کو غلط اطلاع دی ہے سہماں کوئی
خطرناک آدمی نہیں ہے۔..... چند لمحوں بعد ایک مرد ایک مردائی آواز سنائی
دی تو عمران قو رہی پہچان گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے کیونکہ وہ پہلے
فون پر اس کی آواز سن چکا تھا اور رابرٹ نے جس بے تلففائی انداز
میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی سار جنت الفرڈ واقعی
ہے اور اس کے تعلقات رابرٹ سے دوستانہ ہیں اور یہ واقعی اتفاق
کی بات تھی کیونکہ عمران نے تو ویسے ہی یہ نام لے دیا تھا۔

اوہ۔ آپ سہماں ہیں۔ پھر نہیں کہ لیکن میں نے جا کر تحریری

”ٹھیک ہے۔ کل تک انتظار کر لیتا ہوں۔“..... چند لمほں کی
خاموشی کے بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور
کھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکال
لیا۔ اس کے تمام ساتھی راہداری میں موجود تھے۔

”میرا خیال ہے کہ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ تم
لیبارٹری کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو اس لئے انہوں نے تمہاری
طرف رکھ ہی نہیں کیا۔“..... لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران بے
اختیار پونک پڑا۔

”تصور کیجیے ہو سکتا ہے۔ سوائے تمہارے اور کسی کو یہ معلوم
ہی نہیں ہے۔ میں ایسی باتیں ظاہر نہیں کیا کرتا۔“..... رابرٹ کی
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک
کیپول ہاتھ گھما کر اندر کمرے میں پھینک دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

”آؤ۔ اب یہ دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے۔“..... چند لمほں
بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے
میں داخل ہوا تو وہاں ایک مرد اور ایک عورت کرسیوں سے نیچے
قاںیں پر گرے پڑے تھے۔

”انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔“..... تنور نے من
بناتے ہوئے کہا۔

”اتفاقاً ان دونوں کی بات چیت میرے کانوں تک پہنچتی رہی ہے
اور اس کے مطابق رابرٹ نے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے

سنائی دیا ہو۔“..... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے اوپنی جھاڑیوں
کی اوٹ میں ہو گئے لیکن کچھ در بعد عمران اوٹ سے باہر آگیا کیونکہ
کوئی عقبی طرف نہ آیا تھا۔ عمران کے باہر آتے ہی باقی ساتھی بھی
جھاڑیوں کے پیچھے سے نکل آئے۔ پھر وہ سب محتاط انداز میں سائیڈ
گلی سے ہو کر آگے کی طرف آگئے۔ پہاں کوئی محافظ موجود نہ تھا۔
برآمدے کے درمیان اندر وہی راہداری تھی جس سے ایک مرد اور
عورت کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران
دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔
چند لمھوں بعد وہ ایک کھلے دروازے کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گیا۔
”حیرت ہے۔ ابھی تک کلب میں ان لوگوں کے آنے کی کوئی
اطلاع ہی نہیں ملی۔“..... ایک مرد کی آواز سنائی دی تو عمران ہچان
گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے۔

”تم خود رو تھر کو فون کر کے اس سے معلوم کرو۔“..... عورت
کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی کے رسیور اٹھانے کی آواز
سنائی دی اور پھر تمپریس کرنے کی آواز سنائی دی۔

”راہبرٹ بول رہا ہوں رو تھر۔“..... تم نے اب تک کوئی اطلاع ہی
نہیں دی۔“..... رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کلب نہیں آئیں گے۔ میں
خواہ تجوہ وہاں موجود ہوں۔“..... رابرٹ کی آواز چند لمھوں بعد سنائی
دی۔

”بس کافی ہے..... عمران نے کہا تو جو لیا نے پانی کی بوتل ہٹا لی۔

”اب یہ بوتل مجھے دو اور تم اس لڑکی کے جبے بھینچو۔ میں اس کے حلق میں پانی ڈالوں گا۔..... عمران نے کہا تو جو لیا کے پھرے پر یقینت بھیب سی صرفت کی ہر دوڑتی چلی گئی لیکن اس نے منہ سے کچھ نہ کہا اور پانی کی بوتل عمران کو دے کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس لڑکی کے جبے بھینچ کر اس کا منہ کھول دیا تو عمران نے بوتل میں موجود پانی اس کے حلق میں اندیلنا شروع کر دیا۔ جب کچھ پانی اس لڑکی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر اسے نیچے فرش پر رکھ دیا۔ جو لیا بھی یچھے ہٹ کر کر سی پر بیٹھ گئی اور اس نے اس طرح مز کر عمران کی طرف دیکھا جسیے وہ عمران کی بجائے کسی اور کو دیکھ رہی ہو۔

”کیا ہوا ہے۔ تمہارے پھرے پر بھیب سے تاثرات کیوں ابھر آئے ہیں۔ کیا اس لڑکی کے گالوں میں کوئی خاص بات تھی کہ ہاتھ لگتے ہی تمہارا پھرہ چمک اٹھا تھا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تمہارے اس عظیم کردار پر حیران ہو رہی تھی عمران۔ جو کچھ تم نے لاشعوری طور پر کیا ہے وہ میرے شعور میں بھی نہ تھا۔ تم واقعی عظیم کردار کے مالک ہو۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

میں جانتے کہا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ قابو میں آتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ جائیں۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سر بلادیئے۔

”رسیوں کے بندل تلاش کر کے لے آؤ۔..... عمران نے کہا تو صدر سر بلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس رسی کا ایک بڑا سا بندل موجود تھا۔ عمران کے ہمینے پر رابرٹ اور ریگی دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

”اب تم تینوں باہر سامنے کی طرف اور عقبی طرف پہرہ دو۔ مجھے اب اطمینان سے اس رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ چکھ کرنا ہوگی۔..... عمران نے کہا تو صدر، کیپشن شکیل اور تنور تینوں سر ملاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

”جو لیا۔ تم دیکھو ہیاں لازماً کچن ہو گا اور الماری میں پانی کی بوتلیں بھی موجود ہوں گی۔..... عمران نے کہا تو جو لیا سر بلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران سامنے بڑی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا واپس آئی تو اس کے دونوں ہاتھوں میں پانی کی دو بڑی بڑی بوتلیں موجود تھیں۔ عمران نے اٹھ کر پہلے رابرٹ کا منہ اپنے ہاتھوں سے بھینچ کر کھولا اور جو لیا سے کہا کہ وہ بوتل کا ذکر ہٹا کر اس کے حلق میں پانی ڈالے اور جب کچھ پانی رابرٹ کے حلق میں اتر گیا تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

لگے اور ان دونوں کے چہرے حیرت کی خدت سے پھر کن لگ گئے تھے۔

”تم - تم یہاں - کیا مطلب - تم تو کلب گئے ہی نہیں - پھر یہاں - کیا مطلب - تمہارا چہرہ اور بس تو وہ نہیں ہے۔“..... رابرٹ نے رک رک کر کہا۔

”تم نے راکسی میڈیاں کے ذریعے ہماری نقل و حرکت چیک کرائی اور نہ صرف نقل و حرکت چیک کرائی بلکہ ہماری آواز کے لیپ بھی حاصل کرنے۔ ہمیں اس کا عالم آخری مرحلے پر ایمپورٹ پر ہوا۔ ہم ریستوران میں ایک کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے ایک ساتھی کو کھڑکی پر موجود پردوں پر نیلے رنگ کی پیشیوں کی ”حتملاہست دکھانی دے گئی اور وہ منہ سے کچھ بولنے کی بجائے اٹھا اور ریستوران کے واش روم میں جا کر اس نے کھڑکی سے باہر کی چیکنگ کی۔ لوگر جس ستون کے پیچے چھپا راکسی میڈیاں استعمال کر رہا تھا اس نے وہ چیک کر لیا۔ اس کے بعد لوگر کو ہم نے آخری لمحے تک معلوم نہ ہونے دیا اور اس کے سر پر پہنچ گئے۔ اس کے بعد لوگر نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا اور پھر راکسی میڈیاں مشین میں نے توڑ دی اور واپس شہر جا کر میک اپ اور بس تبدیل کر لئے۔“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔“..... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ سب اماں بی کی تربیت ہے جو لیا جو میرے لاشعور میں فیڈ ہو چکی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے رابرٹ کی کراہ سنائی دی تو وہ دونوں چونک کراس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھ یہی ہوئی ریگی بھی کراہنے لگی۔

”یہ - یہ - کیا مطلب - یہ مجھے باندھا گیا ہے۔“..... تم کون ہو۔“ کیا مطلب۔“..... رابرٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اہمیتی حیرت ہجھے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر انھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کمسا کر رہی رہ گیا تھا۔ اسی لمحے رابرٹ سے ملتا جلتا فقرہ اس لڑکی نے بھی بولا اور اس نے بھی رابرٹ کی طرح انھنے کی کوشش کی تھی۔

”تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم سربریز کلب کے مالک اور یمنخ بر ہو اور یہ تمہاری گرل فرینڈ ریگی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ مگر تم کون ہو اور یہاں میرے اس پواتسٹ پر اس انداز میں۔ کیا مطلب۔“..... رابرٹ ابھی تک حیرت میں بستکا نظر آرہا تھا۔ ”میرا نام علی عمران ہے مسٹر رابرٹ۔ وہی علی عمران جس کے بارے میں تم نے لاپاز میں مادام ڈیاگی کو معلومات بھجوائی تھیں۔“..... عمران نے کہا تو رابرٹ اور ریگی دونوں کے جسموں کو زور دار جھٹکے

بھی کیونکہ ہم چھوٹی مچھلیوں کو زندہ چھوڑ دینے کے قائل ہیں۔“
عمران نے کہا۔

”تم کیا چاہتے ہو۔“..... رابرٹ نے ہونٹ بھینختہ ہوئے کہا۔
لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقہ میں اسراستیل کی لیبارٹری کا
حل و قوع اور دوسری تفصیلات تم نے بتانی ہیں۔“ عمران نے کہا۔
”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی لیبارٹری۔“ میں تو کسی لیبارٹری
کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔“..... رابرٹ نے چونک کر کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جب تم اور ریگی لیبارٹری کے بارے میں بات کر رہے تھے تو
ہم دروازے سے باہر موجود تھے اور اسی وجہ سے تم اب تک زندہ ہو
ورنہ تم دونوں کو بغیر بے ہوش کئے بھی قابو میں کیا جاسکتا تھا لیکن
تجھے معلوم ہے کہ تم عام مجرم نہیں ہو بلکہ تربیت یافتہ ایجنت ہو
اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں کچھ بتانے سے
پہلے ہی ختم ہو جاؤ۔“..... عمران کا لہجہ اس بار سرد ہو گیا تھا۔
”تمہیں غلط فہمی ہوتی ہے۔ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں
کچھ نہیں جانتا۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”یہ لڑکی تمہاری گرل فرینڈ ہے اس لئے اس کی موت سے تو
تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“..... عمران نے اچانک کہا تو رابرٹ
کے ساتھ ساتھ ریگی بھی بے اختیار چونک پڑی۔
”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ بے گناہ ہے۔ اس کا کوئی تعلق نہیں

”میں نے تمہارے کلب فون کیا تو وہاں سے تجھے یہاں کافون
نمبر دیا گیا اور پھر میں نے ایکس چینگ سے اس فون نمبر کی لوکیشن
معلوم کر لی اور یہاں پہنچ گئے۔ یہ تو بڑا آسان معاملہ تھا اور یہ ساری
تفصیل میں نے تمہیں اس لئے بتاوی ہے کہ اب جو کچھ میں تم سے
پوچھنا چاہتا ہوں وہ بھی تم میری طرح اطمینان سے اور تفصیل سے
بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔“..... رابرٹ نے چونک کر کہا۔
”تم نے صرف نگرانی تک اپنے آپ کو کیوں محدود رکھا جبکہ تم
اتہائی آسانی سے ہم پر فائز بھی کھول سکتے تھے۔ ہم تو دیے بھی بے خبر
تھے۔“..... عمران نے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس

”ہماری چیف اتہائی اصول پسند خاتون ہے۔ اس نے چونکہ
تمہاری موت کا مشن لاپاز میں میڈم ڈیاگی کو دے دیا تھا اس لئے
اس نے مجھے منع کر دیا تھا۔“..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا نام ہے تمہاری چیف کا اور کیا حدود اربعہ ہے اس کا۔“
عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام میڈم لویسا ہے اور وہ اے سیکشن کی چیف ہے۔
ناراک میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔
”تم واقعی بے حد بچھ دار آدمی ہو کہ ہم سے باقاعدہ تعاون کر
رہے ہو۔ اس صورت میں تم بھی زندہ نچ جاؤ گے اور تمہاری یہ فرینڈ

"جو لیا۔ ریگی کے منہ میں رومال ٹھوںس دو۔..... عمران نے جو لیا سے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر فارغ کر دو اسے۔..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی انٹھ کر اس نے ایک ہاتھ سے ریگی کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں موجود رومال اس نے ریگی کے منہ میں ٹھوںس دیا جبکہ عمران نے کوٹ کی مخصوص جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر جیسے ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا تو کمرہ رابرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس باریکے بعد دیگرے کی چیخیں رابرٹ کے منہ سے نکلیں۔ وہ اب اہتمامی تکلیف کی حالت میں سرا دھر ادھر مار رہا تھا۔ اس کی ناک کے دونوں نتھنے اوپر تک کٹ گئے تھے۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے رابرٹ۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوتی انگلی کا ہمکر رابرٹ کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر پڑا اور کمرہ رابرٹ کی اہتمامی کربنائک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ انکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور جسم اس طرح لرزنے لگا تھا جیسے اسے جائزے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔ "اب تمہارے پاس آخری موقع ہے کہ سب کچھ خود بتا دو ورنہ

ہے اس سارے سلسلے سے۔..... رابرٹ نے چونک کر کہا جبکہ ریگی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"میں نے تعلق تو نہیں پوچھا۔ صرف اتنا کہا ہے کہ اس کی موت سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تم بہر حال جب اسے اپنے سامنے مرتا ہوادیکھو گے تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ موت کس قدر بھیانک ہوتی ہے۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پیش نکال کر ہاتھ میں پکڑ دیا۔

"نہیں۔ رک جاؤ۔ مت مارو اسے۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کسی لیبارٹری کے بارے میں۔" رابرٹ نے یکخت چھینتے ہوئے کہا۔ "تم بتا کیوں نہیں دیتے۔ بتا دوا نہیں رابرٹ۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ ہماری جانیں تو نجی جائیں گی۔ انہیں بتا دو کہ کہاں ہے لیبارٹری۔ بتا دوا نہیں۔"..... یکخت ریگی نے خوف کی شدت سے چھینتے ہوئے کہا۔

"تم سے زیادہ سمجھہ دار ہے ریگی۔ اب بولو۔"..... عمران نے کہا۔ "میں نہیں بتا سکتا۔ تم بے شک سمجھہ مار ڈالو۔ میں کچھ نہیں جانتا۔"..... رابرٹ نے یکخت ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ فیصلہ کر چکا ہو کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کچھ نہیں بتائے گا۔

"اوے۔ تمہاری مرضی۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹھ کر کسی اٹھامی اور اسے رابرٹ کی کرسی کے قریب رکھ کر اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

اے۔

کیا نمبر ہے مادام ذیاگی کا۔..... عمران نے پوچھا تو رابرت نے فون نمبر بتا دیا۔

جب ہم فلاٹ کے ذریعے وہاں نہیں پہنچنے تو مادام ذیاگی نے فون نہیں کیا تھا تمہیں۔..... عمران نے کہا۔

میں نے رو تھر کو بتا دیا تھا کہ وہ مادام ذیاگی کو بتاوے کہ میں انگریز محکات میں ہمارا آدمی چیک ہو کر مارا گیا اور تم لوگ غائب ہو لے جو۔ اب تمہیں دوبارہ تلاش کیا جا رہا ہے۔..... رابرت نے کہا۔ او کے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کر کھڑا ہ گیا۔ اس کے انٹھتے ہی جو لیا بھی انٹھ کھڑی ہوئی۔ جو لیا ریگی کے من سے رومال نکال دو اور باقی تم بہتر بکھٹی ہو کہ کیا کرنا ہے اور لیا نہیں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر لمے سے باہر چلا گیا۔

کیا ہوا عمران صاحب۔..... صدر نے عمران کے برآمدے میں پہنچتے ہی کہا۔ اس کے ساتھ کیپشن شکل بھی تھا جبکہ تنور لازماً عقبی طرف ہو گا۔ عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔ اسی لمحے جو لیا بھی باہر آگئی۔

کیا ہوا۔..... عمران نے چونک کر جو لیا سے پوچھا۔

وہی جو میں بہتر بکھٹی تھی۔..... جو لیا نے خشک لجھے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

دوسری ضرب کے بعد تمہارا شعور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور تمہارے لاشعور میں موجود سب کچھ خود ہی باہر آجائے گا لیکن تم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے۔ بولو۔..... عمران نے انتہائی سرد بجھے میں کہا۔

بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ بے پناہ تکلیف ہے۔ ناقابل برداشت۔ رابرت نے رک رک کر کہا۔ بولو ورنہ۔..... عمران کا بجھہ مزید سرد ہو گیا تو رابرت نے اس طرح بونا شروع کر دیا جیسے اچانک ٹیپ ریکاڈر چل پڑتا ہے۔ وہ خود ہی ساری تفصیل بتائے چلا جا رہا تھا اور پھر عمران نے اس سے پے در پے سوالات کر کے جب اپنے مطلب کی سب باتیں معلوم کر لیں تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کے لباس سے صاف کر کے اسے واپس جیب میں رکھا اور کرسی انھا کر دوبارہ جو لیا کے پاس جا کر پہنچ گیا۔

اب اے سیکشن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اور باقی ساری تفصیلات بھی بتا دو۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے رابرت سے کہا۔

مجھے چھوڑ دو۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے چھوڑ دو گے۔..... رابرت نے کہا۔

میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔..... عمران نے کہا تو رابرت نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تفصیل بتانا شروع کر

"کیا مطلب - کیا ہوا ہے" صدر نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "میں نے رابرٹ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں
 گا اس لئے میں نے جو لیا سے کہا کہ وہ جو بہتر بھجے وہی کرے اور جو لیا
 نے جس لمحے میں جواب دیا ہے اس سے مبہی معلوم ہوتا ہے کہ جو لیا
 نے ان کے لئے واقعی بہتر سوچا ہو گا" عمران نے کہا تو صدر بے
 اختیار مسکرا دیا۔ وہ بھج گیا تھا کہ جو لیا نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا
 ہو گا کیونکہ وہ بھی تنور کی طرح دشمنوں کو چھوڑنا جماقت بھختی
 تھی۔

"تنور کو بلا لو۔ اب ہم نے ان دونوں کی لاشیں دستیاب ہونے
 سے پہلے یہا سے باہر نکلا ہے تاکہ جب تک ان کی موت کی اطلاع
 ڈیا گی تک پہنچے ہم لاپاز میں داخل ہو چکے ہوں" عمران نے کہا تو
 کیپٹن شکیل تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے اتر کر سائیڈ گلی کی طرف
 بڑھنے لگا۔

"او۔ ہم عقی طرف سے ہی باہر جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ
 عرصے تک معاملات خفیہ رہیں" عمران نے کہا تو صدر اور
 جو لیا نے اشبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب سائیڈ گلی کی طرف
 بڑھتے چلے گئے۔

ڈیاگی کے چہرے پر اہتمامی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے
 انتحوفی کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی کہ جن لوگوں کے حلینے
 بتائے گئے تھے وہ سرے سے یہا سے آنے والی فلاٹ میں سوار ہی
 نہیں ہوئے تھے اور پانچ سیشنیں خالی آئی تھیں تو ڈیاگی نے یہا رابرٹ
 کو فون کیا تو اس کے استسٹ رو تھر نے اسے بتایا تھا کہ ان کی
 چیلنج کرنے والا آدمی لوگر ایئر پورٹ پر مردہ پایا گیا ہے اور راکسی
 میڈ اس مشین کو توڑ دیا گیا ہے اور وہ لوگ غائب ہو گئے ہیں جبکہ
 رابرٹ کو چونکہ خدشہ تھا کہ انہوں نے لوگر پر تشدو کر کے اس سے
 اس کے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا اس لئے وہ پوائنٹ نو پر شفت
 ہو گیا ہے اور اب رو تھر ان لوگوں کے انتظار میں ہے۔ اس نے تمام
 انتظامات کر لئے ہیں۔ جیسے ہی وہ لوگ کلب پہنچیں گے انہیں موت
 کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ پھر کئی گھنٹے گزر گئے لیکن نہ رو تھر کی

"وہ کون ساطریقہ ہے مادام".....ڈیاگی نے چونک کر کہا۔

"سیسے ملے ملک اپ سے ایس تحری کو تو ڈاچ دیا جاسکتا ہے لیکن بی ایس ون تو سیسے ملا ہوا ملک اپ چینک کرنے کے لئے ہی تیار کیا گیا ہے اس لئے تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر سے بی ایس ون نکلوا اور انہیں ایس تحری کی جگہ نصب کر اکر پورے لاپاز میں اپنے گروپ کا جال پھیلایا دو اور پھر جیسے ہی جہاں بھی اور جس حالت میں بھی یہ لوگ نظر آئیں ایک لمحے کا وقہ دیتے بغیر گولیوں سے اڑا دو".....لوسیا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ چیف۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے یہ راہ دکھا دی۔ اب میں دیکھوں گی کہ یہ لوگ لاپاز پہنچ کر دوسرا سانس کیسے لیتے ہیں".....ڈیاگی نے سرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اب یہ ضرور کسی اور فلاٹ کے ذریعے لاپاز آئیں گے۔ یہ لوگ حدود رجہ شاطر ہیں اس لئے یہ سڑک اور سمندر کے راستے بھی آ سکتے ہیں۔ تم نے ہر جگہ چینک کرنی ہے".....لوسیا نے کہا۔

"بانکل ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں".....ڈیاگی نے بھی لوسیا نے فوری رپورٹ دینے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ڈیاگی نے بھی رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور انھا یا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پر ریس کر دیتے۔

"یہ میڈم".....دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مدد بانہ آواز سنائی دی کیونکہ رابطہ انٹر کام پر ہوا تھا اس لئے انچارج نے کہا۔

طرف سے کال آئی اور نہ ہی رابرٹ کی طرف سے تو اس نے ستگ آ کر خود ہی اسے فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیاگی نے چونک کر رسیور انھا یا۔
"یہ".....ڈیاگی نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں نارک سے".....دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یہ چیف۔ میں ڈیاگی بول رہی ہوں".....ڈیاگی نے مدد بانہ لمحے میں کہا۔
"میں تمہاری کال کا انتظار ہی کرتی رہ گئی۔ کیا ہوا ان پاکیشیاں بھجنٹوں کا".....لوسیا نے تیز لمحے میں کہا تو جواب میں ڈیاگی نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اے سیکشن ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ویری ہیڈ۔ اب تو وہ پوری طرح سنپھل کر کام کریں گے".....لوسیا نے کہا۔

"یہ میڈم۔ لیکن ایک بار وہ شناخت ہو جائیں پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے".....ڈیاگی نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ انہیں ایس تحری کمروں کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور انہوں نے سیسے ملائمک اپ کیا ہوا ہے۔ اوہ۔ پھر تو انہیں ایک اور طریقے سے بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے".....لوسیا نے کہا۔

لپاز سے ڈیاگی بول رہی ہوں۔ رابرٹ سے بات کراؤ۔ ڈیاگی نے تیز اور تحکمانہ لمحے میں کہا۔

”باس رابرٹ تو موجود نہیں ہیں مادام۔ آپ رو تھر سے بات کر لیں۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا بھجہ اہتاںی مودبائے ہو گیا تھا۔

”کراوبات۔ ڈیاگی نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔
”رو تھر بول رہا ہوں مادام۔ چند لمحوں بعد رو تھر کی مودبائے اوaz سنائی دی۔

”کیا ہوا پاکیشیانی ہمجنٹوں کا۔ ڈیاگی نے کہا۔
”وہ کلب میں نہیں آئے مادام اور اب ہمارے آدمی انہیں لیما میں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ رو تھر نے اسی طرح مودبائے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن پو اسٹ ٹو پر رابرٹ تو کال کا جواب ہی نہیں دے رہا۔ ڈیاگی نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیوں مادام۔ رو تھر نے حیران ہو کر کہا۔
”محبے کیا معلوم۔ میں نے وہاں فون کیا لیکن وہاں سے کال ہی اتنا نہیں ہو رہی۔ تم ایسا کرو کہ اپنا آدمی وہاں بھیجو اور پھر رابرٹ سے کہو کہ وہ محبے براہ راست کال کرے۔ ڈیاگی نے عصیلے لمحے میں کہا۔

”لیں مادام۔ رو تھر نے کہا تو ڈیاگی نے رسیور رکھ دیا اور پھر

مجھ گیا تھا کہ کال مادام ڈیاگی کی طرف سے ہے۔

”ہمارے سپیشل سٹور میں بی ایس دن کیرے موجود ہیں یا نہیں۔ ڈیاگی نے کہا۔

”لیں مادام۔ موجود ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو۔ فوری طور پر ایس تھری کیروں کی جگہ بی ایس دن کیرے بھجوادو اور انٹھونی کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ مجھ سے بات کرے۔ ڈیاگی نے کہا۔

”لیں مادام۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے انٹر کام کا رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائریکٹ فون کا رسیور انٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک کال ہی امنڈنڈ کی گئی تو ڈیاگی کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ کیا ہوا۔ کیا رابرٹ پو اسٹ ٹو سے واپس کلب چلا گیا ہے۔ کیا ان ہمجنٹوں کا خاتمہ ہو گیا ہے یا وہ لیما سے نکل گئے ہیں۔ اگر ایسی بڑی بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”سر بریز کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ اوaz سنائی دی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج امی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

لیں۔ ڈیاگی نے کہا۔

روتھر بول رہا ہوں مادام۔ یہا سے دوسری طرف سے روٹھر کی متوضش سی آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔ رابرٹ کی بجائے تم کال کر رہے ہو۔ ڈیاگی نے کہا۔

مادام۔ باس رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ روٹھر نے متوضش سے لجھے میں کہا تو ڈیاگی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ ڈیاگی نے انتہائی حیرت تھرے لجھے میں کہا۔

مادام آپ کی کال کے بعد جب میں نے خود پاٹھٹ ٹوپر کال کی تو فون ایٹھے ہی نہ کیا گیا جس پر میں نے آدمی بھیجے تو مجھے وہاں سے رپورٹ ملی کہ باس رابرٹ اور اس کی گرل فرینڈ ریگی دونوں کمرے میں کرسیوں پر رسمیوں سے بندھے ہوئے تھے اور ان دونوں کو اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے تو میں خود وہاں گیا۔ اب وہ میں سے آپ کو کال کر رہا ہوں مادام۔ روٹھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

رسمیوں سے بندھے ہوئے۔ کیا مطلب۔ کیا ان پر تشدید کیا گی۔ بے لیکن کیوں۔ ڈیاگی نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ مادام۔ باس رابرٹ کی ناک کے دونوں نتھیں ناک کی جڑ ناک کے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر ضرب لگائی گئی ہے۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ ریگی کو دیے ہی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور میڈم۔ پاٹھٹ ٹوکا بیرونی پھائٹ دیے ہی اندر سے بند تھا جبکہ عقبی لان کی طرف دروازہ کھلا ہوا تھا۔“ روٹھر نے جواب دیا۔

”لیکن ان لوگوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدید کیا جبکہ ہمارے بارے میں اور میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو انہیں پہلے سے علم تھا اور ہم نے حفاظتی انتظامات بھی کر رکھے تھے۔..... ڈیاگی نے کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔“..... روٹھر نے جواب دیا۔ ”اوے۔ اب تم رابرٹ کی جگہ سنبھال لو۔ میں چیف لو سیا سے بات کرتی ہوں۔“..... ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ۔“..... دوسری طرف سے لو سیا کی آواز سنائی دی۔

”ڈیاگی بول رہی ہوں مادام۔ لاپاز سے۔“..... ڈیاگی نے کہا۔ ”اوہ۔ ہاں کیا ہوا ہے۔ کیا رپورٹ ہے۔“..... لو سیا نے کہا تو ڈیاگی نے اسے روٹھر سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

”ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری رفتار سے کام کر

"اس کا تو مطلب ہے کہ اب وہ براہ راست اس لیبارٹری پر حملہ کریں گے"..... ڈیاگی نے کہا۔

"ہاں - لیکن انہیں اس جملے کے لئے بہر حال اسلخ وغیرہ کے انتظامات لاپاز میں ہی کرنے پڑیں گے اس لئے تم ہوشیار رہنا۔ اب ان کا خاتمہ تمہاری ذمہ داری بن گیا ہے"..... لوسیانے کہا۔

"لیکن جب تک مجھے لیبارٹری کے محل و قوع کے بارے میں علم نہ ہو گا تو میں ان کے خلاف کیا کارروائی کر سکتی ہوں۔ لاپاز خاصاً بڑا اور گنجان آباد شہر ہے۔ گوئیں نے داخلے کے راستوں پر بی ایس ون کیمرے بھجوائے ہیں لیکن جس انداز کے یہ لوگ ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کمروں کو بھی دھوکہ دے جائیں اس لئے مجھے بہر حال لیبارٹری کے محل و قوع کو تو نظرلوں میں رکھنا ہی چاہئے"..... ڈیاگی نے کہا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات نہیں مل سکتیں۔ صفاتنا بتایا گیا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز میں شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین ہے لیکن یہ اتنا وسیع ایریا ہے کہ تم وہاں انہیں سرے سے ٹریس ہی نہ کر سکو گی۔ بہر حال اگر تم اس معاملے میں کمزوری محسوس کر رہی ہو تو میں خود وہاں آجائی ہوں"..... لوسیانے اس بارے تلخ لجھے میں کہا۔

"کمزوری کی بات نہیں ہے چیف۔ میں حقائق پر بات کر رہی تھی۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ ٹارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہو گا"..... ڈیاگی نے کہا۔

رہے ہیں۔ انہوں نے کلب پر حملہ کرنے کی بجائے براہ راست تبادل پوائنٹ پر حملہ کیا ہے"..... لوسیا نے قدرے پر لیشان سے لجھے میں کہا۔

"لیکن چیف۔ انہوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدد کیا ہو گا"..... ڈیاگی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ ویری سیٹ۔ انہوں نے رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی"..... لوسیا نے اس انداز میں چونک کر کہا جیسے اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"لیبارٹری کے بارے میں۔ رابرٹ کو کیسے اس بارے میں معلوم ہو سکتا ہے جبکہ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔"..... ڈیاگی نے اہمیت حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ رابرٹ لاپاز کا رہائشی ہے اور ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا کزن لاپاز میں کسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن چونکہ ہمارا کوئی تعلق اس لیبارٹری سے نہ تھا اس لئے میں نے خیال ہی نہیں کیا۔ اب مجھے تمہاری بات سن کر خیال آیا ہے لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ رابرٹ اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ حیرت ہے۔ یہ لوگ آخر کس انداز میں کام کرتے ہیں"..... لوسیا نے اس انداز میں بڑباتتے ہوئے کہا جیسے وہ لاشوری انداز میں بول رہی ہو۔

۱۴۹

”کیرے تبدیل کر دیتے گئے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے سخت لمحے میں کہا۔

”یس میڈم۔۔۔۔۔ پہلے کیرے واپس آگئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سپیشل ٹرانسیسیٹ نکال کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر فون کار رسیور انٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”یس۔۔۔۔۔ انتحوفی بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈیاگی بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے کہا۔

”یس میڈم۔۔۔۔۔ انتحوفی نے اس بار نرم لمحے میں کہا۔

”کیرے تبدیل کر دیتے گئے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے پوچھا۔

”یس میڈم تبدیل ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا داخلے کے تمام سپاٹس کو کور کیا گیا ہے یا کوئی رہ گیا ہے۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے کہا۔

”مادام۔۔۔۔۔ آٹھ سپاٹس ہیں جہاں سے یہاں سے کوئی گروپ لاپاز میں داخل ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ دو ایئر فیلڈ سپاٹس ہیں، دو بھری گھاث اور چار

”اوکے۔۔۔۔۔ پوری ہست اور حوصلے سے کام لو اور عام روایتی انداز کو چھوڑ کر جدید انداز اختیار کرو۔ عمران چاہے جس میک اپ میں بھی ہو وہ زیادہ دیر تک اپنے آپ کو سنجیدہ نہیں رکھ سکتا۔ یہ اس کی کمزوری ہے اور تمہیں اس کمزوری کو مد نظر رکھ کر اس کو ٹریس کرنا ہے۔ جیسے ہی یہ ٹریس ہو ایک لمجھے صائع کئے بغیر اس پر فائز کھول دینا۔ تمہاری معمولی سی غفلت اتنا تمہیں ختم کر دے گی۔ دیسے بھی ہم نے صرف ایک ماہ تک اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لمحاتا ہے اس لئے اگر یہ ختم نہ بھی ہوں صرف لمحہ جائیں کہ لیبارٹری کی طرف ان کا رخ ہی نہ ہو سکے۔ پھر بھی ہمارا نارگٹ ہست ہو جانے والی بات ہے لیکن اب میں تمہیں صرف ایک ہفتہ دے رہی ہوں۔ اگر تم نے ایک ہفتے کے اندر نارگٹ ہست نہ کیا تو پھر مجھے معاملات یکسر تبدیل کرنا پڑیں گے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اہمیتی سنجیدہ لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”چیف ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔۔۔ مجھے اس طرح آفس میں بند ہو کر نہیں بیٹھتا چاہتے۔۔۔۔۔ مجھے فیلڈ میں کام کرنا چاہتے ورنہ ایسا نہ ہو کہ مجھے زیر و کر دیا جائے۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کار رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر لیتے۔

”یس میڈم۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مخصوص آواز سنائی دی۔

پچھوئی نے کہا۔

”کیا محل وقوع ہے وہاں کا۔“ ڈیاگی نے پوچھا۔

”شمال مشرقی علاقے میں آثار قدیمہ کے چند سپائس ہیں۔ قدیم معبد جو ہری طرح ٹوٹے چھونے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی آثار قدیمہ میں خاص اہمیت ہے اس لئے سیاح وہاں خصوصی جیسوں پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہاں آثار قدیمہ کا ایک آفس بھی ہے اور سیکورٹی کا عملہ بھی وہیں رہتا ہے۔ ان آثار قدیمہ سے کچھ فاصلے پر ایک قدرتی چھوٹی سی مٹی کی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی سے ایک خفیہ راستہ لیبارٹری میں جاتا ہے لیکن یہ راستہ اندر سے کھل سکتا ہے باہر سے نہیں۔ ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ لیبارٹری کے لئے جانے والی سپلائی آثار قدیمہ کے عملے کے ذریعے وہاں بھیجی جاتی ہے اور پھر وہاں سے اس لیبارٹری میں شفت کر دی جاتی ہے۔ آثار قدیمہ کے عملے کو لیبارٹری والوں نے باقاعدہ خریدا ہوا ہے۔“ انتھوئی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو پھر وہاں تم کیسے پلٹنگ کر سکتے ہو۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”آپ فکر مت کریں۔ آثار قدیمہ کے آفس کا انچارج جیگر ہے۔ وہ بے حد لالچی اور جو اکھیلے کا عادی ہے۔ آج کل وہ جوئے میں بڑی رقم ہار چکا ہے اس لئے اسے ویسے بھی رقم کی بے حد ضرورت ہے۔ میں اس سے سودا کر لوں گا اور وہ میرے چار آدمیوں کو وہاں رکھ لے گا۔ پاکیشیانی ایجنسٹ اگر وہاں پہنچے تو لامحالہ سیاحوں کے روپ میں

سرک کے راستے ہیں۔ ان آٹھ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ناکہ بندی مکمل ہے۔ ہر سپائس پر کیمرے اور آدمی پہنچا دیتے گئے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ چیک ہوئے اسی لمحے ان پر فائر کھول دیا جائے گا۔“ انتھوئی نے کہا۔

”کتنے آدمی سپائس پر ہیں اور کیا انتظامات ہیں۔“ تفصیل سے بتاؤ۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”مادام۔ کیمرے والے دو ہیں۔ باقی ہر سپائس پر دو گاڑیاں ہیں اور آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اور ان کی کارکردگی سے آپ بھی واقف ہیں۔“ انتھوئی نے کہا۔

”گذ۔ اب سنو۔ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرق میں واقع وسیع میدانی علاقے میں ہے اور یہ لوگ اگر ہبھاں سے نکل بھی گئے تو لامحالہ یہ لیبارٹری ہی پہنچیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہاں کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ وہاں بھی ہم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ تم نے یہ علاقہ تو دیکھا ہو گا اس لئے تم بتاؤ کہ وہاں کیا منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔“ دوسری طرف سے انتھوئی نے کہا تو ڈیاگی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہیں معلوم ہے۔“ ڈیاگی نے اہتمامی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”لیں مادام۔ میں چونکہ وہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے سب

وہاں پہنچیں گے۔ میرے آدمی ہوشیار رہیں گے اور جیسے ہی انہوں نے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے مشکوک مرکتیں کیں تو وہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیں گے اور چونکہ یہ سکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں ہوں گے اس لئے انہیں ان پر کوئی شک بھی نہ کر سکے گا۔..... انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ فوراً اس کا بندوبست کرو۔ رقم کی پرواہ مت کرنا۔ تم جتنی چاہو اس پر اجیکٹ پر خرچ کر سکتے ہو۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔..... ڈیاگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو میڈم۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سنو۔ میں خود بھی شہر میں گھوم پھر کران لوگوں کو ٹریس کروں گی اس لئے اب میرا تمہارا ارابطہ سپیشل ٹرائنسیز پر ہو گا۔ کوئی بھی رپورٹ ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا۔..... ڈیاگی نے کہا۔

"لیں میڈم۔..... دوسری طرف سے انھوں نے کہا تو ڈیاگی نے اوکے کہر کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انھوں نے جو سیٹ اپ بتایا تھا اس کے بعد ان لوگوں کے نجی نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طاقتور لائن کے نچلے کیبن میں موجود تھا۔ اس نے لیما میں اپنے خاص ذرائع سے یہ لائن حاصل کی تھی اور اس لائن کے کپتان کو اس نے بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر لاپاز کے شمال مشرقی میدان کے عقب میں موجود ساحل پر اتار دے۔ چونکہ جس راستے سے عمران لائن سے جانا چاہتا تھا وہ راستہ عام سفری راستہ نہ تھا اور وہاں کسی بھی قسم کی پریشانی پیدا ہو سکتی تھی اس لئے چہلے تو لائن کا کپتان اس پر آمادہ نہ ہوا لیکن جب عمران نے اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تو وہ رضامند ہو گیا کیونکہ یہ معاوضہ اتنا تھا کہ اس سے وہ ایک اور لائن خرید سکتا تھا۔ عمران نے نقشے کی مدد سے اسے راستہ سمجھا دیا تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں لائن چلا رہا تھا۔ اس کا نام ڈر من تھا۔ وہ ادھیر عمر لیکن خاصے مضبوط جسم

نے کہا۔

”مگر ڈائج کا اے سیکشن اہتمامی تجربہ کار سیکرٹ گھنٹوں پر مشتمل ہے اور یقیناً ان تک رابرٹ پر ہونے والے تشدد اور ہلاکت کی اطلاع بھی پہنچ چکی ہو گی اور پھر جس طرح یہاں میں انہوں نے چینگ کے لئے راکسی میڈاں جیسی اہتمامی جدید لجادو استعمال کی ہے اس طرح وہ عام راستوں پر کوئی ایسی مشین لے آئیں جب سیہ بھی دھوکہ نہ دے سکے تو ہم خواہ مخواہ اس چکر میں لمحہ جائیں گے۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ انہوں نے لیبارٹری کے گرد بھی چینگ کا کوئی انتظام کر رکھا ہو۔“ صدر نے کہا۔
”یقیناً کر رکھا ہو گا۔ رابرٹ سے جو تفصیل معلوم ہوتی ہے اس کے مطابق میدان میں موجود آثار قدریہ کے چند ایسے سپاٹس موجود ہیں جہاں سیاح بھی آتے جاتے رہتے ہیں اور ان کی رہنمائی کے لئے وہاں باقاعدہ ملکہ آثار قدریہ کا آفس بھی موجود ہے اور سکورٹی کے لوگ بھی ہیں۔ ان سپاٹس سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی سی مٹی کی پہاڑی ہے لیکن وہ قدرتی ہے۔ وہاں سے لیبارٹری کا راستہ ہے جو اندر سے کھل سکتا ہے اس لئے اب ایسا ہو گا کہ ہم نے اچانک وہاں سکورٹی کے افراد کو اس انداز میں کوکرنا ہے کہ ہم ان کا روپ دھار لیں۔ اس کے بعد اس لیبارٹری میں داخل ہونا ہمارے لئے آسان ہو جائے گا کیونکہ رابرٹ نے بتایا ہے کہ جو سپاٹی لیبارٹری

کا مالک تھا۔ وہ اس لائچ کا مالک بھی تھا اور کپتان بھی جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لائچ کے نحلے حصے میں بننے ہوئے کیپن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپر سے چونکہ دور دور تک سمندر ہی سمندر نظر آرہا تھا اس لئے وہ سب نیچے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ سمندری سفر بارہ گھنٹوں پر محدود ہو گا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ رات کے ساحل پر پہنچ سکیں گے۔

”عمران صاحب۔ اس لائچ کو اگر چیک کر لیا گیا تو۔“ اچانک کیپشن شکیل نے کہا۔

”کون چیک کرے گا۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”کوئی گارڈز یا وہاں ساحل پر موجود نیوی کے لوگ یا اپر چیک کرتا ہوا کوئی نیوی کا ہیلی کاپڑ۔ کوئی بھی چیک کر سکتا ہے۔“ کیپشن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ نہ عام راستہ ہے اور نہ ہی اس راستے کو اسمگنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو میں نے نقشے کی مدد سے خود بنایا ہے تاکہ ہم کسی چکر میں لمحہ بغیر براہ راست لیبارٹری تک پہنچ سکیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ اس راستے پر کوئی چینگ ہو ہی نہیں سکتی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن جب ہم نے سیہ ملائمیک اپ کیا ہوا ہے تو پھر ہمیں عام راستوں سے جانے میں کیا رکاوٹ پیش آ سکتی تھی۔“..... جو لیا

اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے جائیں گے۔

”کپتان ڈرمن کا کیا ہو گا عمران صاحب۔۔۔۔۔ اچانک صدر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا ہو گا سے تمہارا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔ عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”کیا آپ یہ لائق واپس بھیج دیں گے یا یہ ڈرمن سبھیں رہے گا اور اس لائق پر ہی واپس جائیں گے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ڈرمن کو ہم نے بے ہوش کر دینا ہے اور پھر اسے لائق میں ڈال کر کسی گھاٹ پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری واپسی بھی اسی انداز میں ہو گی تو معاملات درست رہیں گے ورنہ شہر میں تو یہ لوگ ہمیں پا گکوں کی طرح ڈھونڈتے چھریں گے اور لیبارٹری کی تباہی پر ان کے مشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ان کا مشن لیبارٹری کو تباہی سے روکنا نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صدر نے اشبات میں سر ملا دیا جو نکہ پانی کی بوتلیں اور خوراک کے بند ڈبوں کا کافی سٹاک لائق کے کیجن میں موجود تھا اس لئے انہیں اس بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔

”جا کر معلوم کرو صدر کہ اب کتنا فاصلہ باقی رہ گیا ہے کیونکہ ساحل نظر آنے پر ہمیں بھی اوپر پہنچتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر سر ملا تا ہوا اٹھ کر اوپر چلا گیا۔ تھوڑی در بعد وہ واپس آیا تو اس نے بتایا کہ ابھی چار گھنٹوں کا سفر باقی ہے تو وہ سب ایک بار پھر

کے لئے آتی ہے وہ آثار قدیمہ کے آفس میں آن لوڈ کر دی جاتی ہے اور سکورٹی انچارج لیبارٹری کے سکورٹی انچارج کو کال کر کے سپلانی کے بارے میں اطلاع دیتا ہے تو لیبارٹری کا خفیہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اندر سے لیبارٹری کی سکورٹی کے افراد یہ سپلانی لے جاتے ہیں۔ ہفتے میں ایک روز باقاعدگی سے یہ سپلانی آتی ہے اور اس سپلانی کی وجہ سے ڈاکٹر آصف اس لیبارٹری سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا اور اسی وجہ سے ہمیں اس بارے میں علم بھی ہوا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔۔۔ ان لوگوں نے ڈاکٹر آصف کے نکل جانے کے بعد لازماً اس نظام کو تبدیل کر دیا ہو گا۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ ڈاکٹر آصف نے بتایا تھا کہ سپلانی کی گاڑیاں براہ راست لیبارٹری میں جاتی تھیں اور سامان سپلانی کر کے خالی اور بے کار میزیں واپس لے جاتی تھیں لیکن ڈاکٹر آصف کے فرار کے بعد یہ تبدیلی کر دی گئی کہ اب سپلانی لانے والی گاڑیاں آثار قدیمہ کے آفس پہنچ کر رک جاتی ہیں اور وہاں سپلانی کو ان لوڈ کر کے وہیں سے واپس چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار سب نے اشبات میں سر ملا دیئے کیونکہ واقعی عمران نے اے سیکشن سے الجھنے کی بجائے براہ راست لیبارٹری پر حملہ کرنے کا اہتمامی فول پروف طریقہ تلاش کیا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ اے سیکشن کو علم ہی نہ ہو سکے گا

تو کپتان ڈرمن نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد وہ کئے پھٹے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ ایک خاص جگہ پہنچ کر ڈرمن نے لانچ کو ہٹ کر دیا۔

"سامان لے آؤ"..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سوائے جو لیا کے نیچے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔

"تم دو گھنٹے کیا کرو گے"..... عمران نے ڈرمن سے پوچھا۔
"میں آرام کروں گا۔ مسلسل بارہ گھنٹے لانچ چلانے کی وجہ سے میں بے حد تھک گیا ہوں"..... ڈرمن نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلا گیا۔

"ڈرمن کو بے ہوش نہیں کیا آپ نے"..... صدر نے کہا۔
"نہیں۔ وہ واقعی بے حد تھک کا ہوا نظر آ رہا تھا اس لئے وہ ویسے ہی صبح تک بے سدھ پڑا رہے گا۔ آؤ"..... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دور دور تک وسیع میدان تھا جس میں سوائے جھاڑیوں کے اور اوپر نیچے نیچے نیلوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ چونکہ آسمان پر چاند موجود تھا اس نے ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوتی تھی۔ عمران نے صدر کے بیگ سے ناسٹ نیلی سکوپ نکال کر آنکھوں سے لگانی اور غور سے وسیع میدان کو دیکھنے لگا۔

"ہمیں اور آگے جانا ہو گا"..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران کو آثار قدیمه کے سپاٹس نظر آنے لگ گئے تو عمران

باتوں میں مصروف ہو گئے۔ پھر چار گھنٹے گزرنے کے بعد ڈرمن نے از خود انہیں اطلاع دی تو وہ سب عمران سمیت اور عرش پر پہنچ گئے۔
"ساحل نظر آنے لگ گیا ہے جتاب۔ وہ دیکھیں"..... ڈرمن نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہمیں تو ہر طرف اندر ہمرا نظر آ رہا ہے۔ کہیں یہاں ساحل اندر ہرے کو تو نہیں کہا جاتا"..... عمران نے کہا تو ڈرمن بے اختیار پنس پڑا۔

"ابھی آپ کی آنکھیں اندر ہرے میں دیکھنے کے قابل ہو جائیں گی بہر حال ہم آدھے گھنٹے بعد ساحل پر پہنچ جائیں گے لیکن یہ تو ویران ساحل ہو گا اور آگے اہم ای طویل میدانی علاقہ ہے۔ آپ کیسے شہر پہنچیں گے"..... ڈرمن نے کہا۔

"ہم نے شہر جانا ہوتا تو ہم اتنا چکر کاٹ کر یہاں کیوں آتے۔ ہمارا کام اس میدانی علاقے تک ہی محدود ہے"..... عمران نے کہا تو کپتان ڈرمن نے اشبات میں سر بلادیا کیونکہ عمران نے اسے اپنے بارے میں بھی بتایا تھا کہ وہ اسمگھروں کی ایک بین الاقوامی تنظیم کے رکن ہیں اور اس میدانی علاقے میں ان کا خاص اذًا ہے لیکن دشمن تنظیمیں اس اذے کو تباہ کرنا چاہتی ہیں اس لئے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے وہ اس انداز میں ہیاں جا رہے ہیں۔

"آپ کی واپسی کب ہو گی جتاب"..... ڈرمن نے کہا۔
"زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے بعد"..... عمران نے جواب دیا

پار دیواری کے گرد چکر لگایا۔ اس کے بعد وہ بند پھانک کی طرف آگئے اور پھر عمران کے اشارے پر تنویر کسی بند کی طرح پھرتی سے پھانک پر چڑھ کر اندر کو دیکھا اور اس نے پھانک کی چھوٹی کھڑکی ہمول دی تو عمران سمیت سب اندر داخل ہو گئے۔

”کھڑکی بند کر دو۔“ عمران نے کہا تو سب سے اخراج میں آنے والے صدر نے کھڑکی بند کر دی۔ اس طرف چار کمرے تھے جبکہ باہر برآمدہ تھا اور برآمدے میں دو مسلح آدمی نیز ہے میڈھے انداز میں گرے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ سے سری حصیاں اور چھت پر جا رہی تھیں اور ان سری حصیوں کے قریب ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے پوری عمارت کا جائزہ لیا تو ایک کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر شراب کی ایک بوتل نوٹی ہوتی پڑی تھی جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں نوں موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سیکورٹی اپارچ ہو گا۔ تھہ وہ واپس پلٹا اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اس پوری عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس عمارت کے نیچے دو بڑے بڑے تھہ خانے بھی موجود تھے اور ان تھہ خانوں میں ایسے آثار تھے جیسے ان میں پہلے بھاری سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا لیکن اب وہ تھہ خانے خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

”یہ آثار نظر آنے لگ گئے ہیں اس لئے اب اسلحہ وغیرہ نکال لو۔“ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔ اس کے بعد ان سے آگے پوچھ گئی ہو گی۔ ”..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان سپاٹس تک پہنچ گئے۔ وہاں ٹوٹے پھوٹے چند معبد تھے لیکن ان معبدوں سے ہٹ کر شمال کی طرف ایک کافی بڑی عمارت بنی ہوئی تھی جس کے گرد چار دیواری تھی اور پھانک لگا ہوا تھا۔ چار دیواری کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ عمران ناٹک ٹیلی سکوپ کی مدد سے اس پوری عمارت کا بغور جائزہ لیتا رہا۔

”میرے خیال میں سب سوئے ہوئے ہیں یا اگر کوئی چیکنگ ہو رہی ہو گی تو وہ سامنے کے رخ پر ہو گی کیونکہ عقبی طرف سے ہمارے آنے کا تو انہیں خیال تک نہ ہو گا۔ صدر، تم جا کر اندر گیس کے دس کیسپول فائر کر دو۔“..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ بڑے محاط انداز میں چل رہا تھا۔ پھر عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پیٹل کارخ اندر ہوئی طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پیٹل سے گیس کیسپول نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر خاموش کھڑے تھے دس کیسپول اندر فائر کر کے صدر واپس آگیا اور پھر دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد وہ سب آگے بڑھے اور پھر پہلے انہوں نے

صرف کسما کری رہ گیا تھا۔

”تمہارا نام کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”تم۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔۔۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔

”سب کیا ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میرے سوال کا جواب دو۔۔۔ کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔۔ عمران نے

”سد لمحے میں کہا۔

”مرہا نام جیگر ہے۔۔۔۔۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح اچانک تم کچھے

آگئے۔۔۔ میرے آدمیوں نے تمہیں نہیں روکا۔۔۔۔۔ یہ سب کیا اور کیا ہو

گیا۔۔۔۔۔ جیگر پر ابھی تک حریت چھاتی ہوئی تھی۔

”تم یہاں سیکورٹی انچارج ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں۔۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

”لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج کون ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو

جیگر بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنت تو نہیں ہو۔۔۔۔۔ مگر تم تو

ایکریکین ہو۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ سیکورٹی انچارج جیگر نے اس بار

بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار

چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔۔۔۔۔ تم کیے جانتے ہو پاکیشیائی ہیجنٹوں کے بارے

میں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ۔۔۔ وہ مجھے انتحوفی نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنت یہاں پہنچیں

”اس آدمی کو کسری پر رسی سے باندھ دو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکیل نے جلد ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔۔۔۔۔ سی کا بندل انہیں ایک تہہ خانے سے مل گیا تھا۔

”تغیر۔۔۔ تم اس کے تمام ساتھیوں کا خاتمہ کر دو لیکن فائزگ نہیں ہوئی چاہئے کیونکہ فائزگ کی آواز بہت دور تک جا سکتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو تغیر نے اشبات میں سر بلایا اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے جیب سے ایک شمشیٹ نکالی اور اس کا ڈھنن ہنا کر اس نے شمشیٹ کا دباؤ اس آدمی کی ناک سے لگایا۔۔۔۔۔ پس بعد اس نے شمشیٹ ہٹا کی اور اس کا ڈھنن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر پتھرے ہٹ کر وہ ایک کسری پر چیڑھ گیا۔ جو لیا پہلتے ہی ساختہ والی کرتی پر پہنچی ہوئی تھی۔

”کہیں اس لیبارٹری سے اس کمرے کو چمکیٹ د کیا جا رہا ہو۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”نہیں یہاں ایسی کوئی ڈیوانس نہیں ہے۔۔۔ میں نے چمکنگ کر لی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔ اسی لمحے اس آدمی کے جسم میں مرکت کے آثار منودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔

”یہ۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ یہ مجھے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بری طرح بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔۔۔۔۔ اس کے ساختہ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بند ہے ہونے کی وجہ سے وہ

Scanned & PDF Copy By RFI

کاٹ کھانے والے لجھے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسل کا رخ اس کے سینے کی طرف کر دیا۔

"بب - بب - بتاتا ہوں۔ پلیزا سے نیچے کرلو۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔" جیگر نے اہتمائی خوفزدہ لجھے میں کہا۔

"بولتے جاؤ لیکن جھوٹ مت یولنا۔ جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا مجھے فوری علم ہو جائے گا اور پھر میں نے صرف ٹریکر دبانا ہے اور تمہاری لاش اس ویرانے میں گدھیں نوچیں گی۔" عمران نے اور زیادہ خشنک لجھے میں کہا۔

"میں یہاں سکورٹی انچارج ہوں۔ آثار قدیمہ کے معبدوں کی سکورٹی ہمارے ذمے ہے۔ میرے ساتھ تین آدمی ہیں لیکن چونکہ یہاں صرف چند سیاح ہی آتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا۔ میں اکثر شہر چلا جاتا ہوں۔ وہاں مجھے جواکھیلے کی عادت پڑ گئی۔ پہلے تو میں جیتا رہا لیکن پھر میں ہارنے لگ گیا اور میں نے بھاری رقم جیتنے کے لئے ادھار رقم لے کر جواکھیلے لیکن پھر بھی ہار گیا۔ اب میری تنخواہ تو اتنی نہیں کہ میں اس میں سے رقم اتار سکتا۔ میں پریشان تھا کہ انتحوں نے مجھے شہر میں کال کر لیا۔ وہ میرا دوست ہے۔ ہم اکٹھے پڑھتے رہے ہیں اور مجھے انتحوں کے بارے میں معلوم تھا کہ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور وہ خود ٹھاٹھ بانٹھ سے رہتا ہے۔ بظاہر اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کی فرم بنائی ہوئی ہے۔ بہر حال میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشی ہنگٹوں کی

گے۔ اس نے اپنے چار آدمی بھی یہاں بھیجے تھے۔ جیگر نے کہا۔ "انتحوں کون ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"وہ کسی بین الاقوامی تنظیم کا آدمی ہے۔" جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔" عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیسے یہاں آگئے ہو۔ میرے آدمیوں کا کیا ہوا۔" جیگر نے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پسل نکال یا۔

"سن جیگر۔ تم ابھی تک اس لئے زندہ ہو کہ تم ہمارے دشمن نہیں ہو۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارے سارے آدمی ہلاک کر دیتے گئے ہیں اور تم یہاں اس وقت اکیلے ہو۔" عمران نے تیز لجھے میں کہا۔

"مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے تو تمہارا کچھ نہیں بگاڑا۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے توجوئے میں ہاری ہوئی ادھار رقم اتارنے کے لئے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے میں نے انتحوں کے چار آدمیوں کو یہاں رکھنے کی حامی بھر لی تھی۔" جیگر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ بھی عام سا سکورٹی کا آدمی ہے۔ باقاعدہ تربیت یافتہ یا فیلڈ میں کام کرنے والا آدمی نہیں ہے۔

"میں نے کہا ہے کہ پوری تفصیل بتاؤ۔" عمران نے یقین

”اوہ۔ کب ایسا ہوا ہے۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تقریباً ایک ہفتہ قبل۔۔۔ وہ سب بڑے بڑے ہیلی کاپڑوں میں سوار ہو کر چلے گئے۔ لیبارٹری سیکورٹی انچارج کرنل لارک میرا دوست تھا۔ اس نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ کسی حملے کے خوف کی وجہ سے وہ یہ لیبارٹری چھوڑ کر کسی دوسری لیبارٹری میں جا رہے اور جب حملے کا خوف ختم ہو جائے گا تو پھر وہ واپس آجائیں گے۔۔۔ جیگر نے جواب دیا۔

”لیبارٹری اب بالکل خالی ہے یا مشیزی وغیرہ موجود ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”مشیزی تو نہیں لے جائی گئی۔۔۔ صرف اوگ گئے ہیں۔۔۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں گئے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم اور نہ انہوں نے بتایا ہے۔۔۔ کرنل لارک کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اس لئے وہ مجھے کیا بتاتا۔۔۔ جیگر نے کہا۔

”تم نے انھوں کو بتایا تھا کہ لیبارٹری خالی ہو چکی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ مجھے اس کی کیا ضرورت تھی اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ مجھے رقم ہی نہ دتا اس لئے میں خاموش رہا۔۔۔ جیگر نے کہا۔

ایک ٹیم یہاں ایک لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آنے والی ہے اور یہ لیبارٹری یہاں قریب ہی زیر زمین ہے۔۔۔ گواں نے کہا کہ وہ اس گروپ کو شہر میں داخل ہوتے ہی ختم کرادے گا لیکن اگر کسی بھی طرح وہ نجع کر میرے پاس پہنچ گئے تو میرے آدمی ان کا خاتمه کر دیں گے۔۔۔ اس نے مجھے اس کام کے لئے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔۔۔ مجھے چونکہ رقم کی ضرورت تھی اور میں نے کچھ کرنا بھی نہ تھا اس لئے میں رضامند ہو گیا اور اس نے اپنے چار آدمیوں کو ہماری خصوصی یونیفارم میں یہاں بھجوادیا۔۔۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ آدمی حکومت نے بھیجے ہیں۔۔۔ وہ چھت پر چڑھ کر نگرانی کرتے رہے۔۔۔ کل سے ایسا ہو رہا تھا کہ اب تم اچانک یہاں پہنچ گئے۔۔۔ میں بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ اچانک بے ہوش ہو گیا۔۔۔ جیگر نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

”لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اب تو کوئی نہیں ہے۔۔۔ جیگر نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی جو لیا بھی بے اختیار پونک پڑی۔

”کیا مطلب۔۔۔ کیوں نہیں ہے۔۔۔ عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیبارٹری بند کر کے سب چلے گئے ہیں۔۔۔ اب وہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ نہ سائنس وان اور نہ ہی سیکورٹی کے افراد۔۔۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

رہا تھا کہ اس نے پورے لپاٹ میں تمہیں پکڑنے کے لئے جال پھچا رکھا ہے..... عمران کے جاتے ہی جیگر نے جو یا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”انتھونی لاکھ کوشش کر لے ہمیں نہیں پکڑ سکتا۔ ویسے اس کا بیڈ کو اڑ کہاں ہے۔“..... جو یا نے کہا۔

”اس کی امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا آفس ہی اس کا ہیڈ کو اڑ ہے۔ وہ سنائزا پلازہ کی دوسری منزل پر ہے۔ انتھونی برادرز کے نام سے فرم ہے۔“..... جیگر نے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو جو یا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت کی داد دے رہی تھی کہ اس نے کس طرح اس نے راستے سے یہاں پہنچ کر کارروائی کر ڈالی ہے کہ پورے لپاٹ میں لقیناً ان کی چیکنگ ہو رہی ہو گی اور انہیں یہ تصور تک نہ ہو گا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران واپس آیا تو اس کے چھرے پر موجود تاثرات دیکھ کر جو یا سمجھ گئی کہ وہ ناکام ہونا ہے۔

”کیا ہوا۔“..... جو یا نے کہا۔

”وہاں تمام مشیزی موجود ہے لیکن آدمی کوئی نہیں ہے اور ایسی بھی کوئی چیز نہیں ملی جس سے یہ اشارہ مل سکتا ہو کہ وہ لوگ یہاں سے شفت ہو کر کہاں گئے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہوں نے تبادل انتظام پہلے سے ہی کر رکھا ہو گا ورنہ مشیزی ضرور شفت کی

”سپلانی تواب بھی آرہی ہو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ جس روز یہ لوگ گئے تھے اس سے ایک روز پہلے سپلانی آئی تھی۔ پھر تو نہیں آئی۔“..... جیگر نے جواب دیا۔

”چہاری بات کو کیے چکیں کیا جا سکتا ہے۔ ہم لیبارٹری کے اندر کیے جا سکتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”اس کا راستہ کھول کر۔ وہ باہر سے اسے بند کر کے گئے ہیں۔ میں خود ایک بار چکر لگا آیا ہوں۔“..... جیگر نے کہا۔

”تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے کہا تو جیگر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”جو یا۔ تم یہیں رک کر اس کا خیال رکھو گی۔ میں صدر کے ساتھ لیبارٹری کا چکر لگا آؤں۔ شاید وہاں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کہاں شفت ہوئے ہیں ورنہ تو ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اے ختم کر دو۔ اے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔“..... جو یا نے کہا۔

”نہیں۔ شاید مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑ جائے۔“..... عمران نے کہا تو جو یا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”تم لوگ انتھونی سے نج کر یہاں کیے پہنچ گئے۔ انتھونی تو کہہ

Scanned & PDF Copy By RFI

جاتی اور مشینزی کو شفت کرنے اور وہاں نصب کرنے میں وقت لگ جاتا اس نے انہوں نے تبادل لیبارٹری میں پہلے سے دوسری مشینزی نصب کر رکھی ہو گی عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔“ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لکھتا ایسا ہی ہے لیکن اب یہاں بیٹھ کر وقت فراغ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ۔“ عمران نے کہا اور اٹھ کھرا ہوا۔ اس کا کیا کرنا ہے۔“ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”گولی مار دو اور کیا کرنا ہے۔“ عمران نے حشک لجھے میں کہا اور تیر تیر قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پیش نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ جیگر کوئی احتجاج کرتا جو لیا نے ٹریکر دبا دیا اور تیر تراہٹ کی اواز کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے چھپنکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھر کنے لگا لیکن جولیا تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر آگئی۔

ڈیاگی اپنے بیٹھ روم میں داخل ہوئی اور پھر وہ ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ ان آنھوں راستوں کا راوی نہ لگا کر اور خود انخومنی کے آدمیوں کو چیک کر کے اب واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تھی جو اس کے ہیئت کوارٹر میں ہی تھی۔ سبھاں بھی اسے یہ رپورٹ ملی تھی کہ یہاں کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اب اس نے آرام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اس نے آنھوں راستوں پر پیمنگ کرنے والوں کو دیکھ کر اطمینان کر لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کسی راستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے تو واقعی بلاؤ کر دیتے جائیں گے۔ وہ سیدھی باقہ روم میں چلی گئی اور پھر فسل کر کے اور ڈھیلاباس چہن کر اس نے پہلے تو اپنے بال برش سے سنوارے اور پھر اس نے ایک ریک سے ثراب کی بوتل اور گلاس اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور پھر کرسی پر نیم دراز ہو کر اس نے

فوراً یہ خیال آیا کہ انتحوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نریں کر کے ان کا خاتمه کر دیا ہو گا اس لئے اس نے رات کے اڑھائی بجے فون کیا ہے۔

”یہ - ڈیاگی بول رہی ہوں - کیا ہوا ہے - مارے گے وہ سب لوگ ڈیاگی نے اہتمائی پرجوش بجے میں کہا۔

”مادام - ان کی بجائے ہمارے چار آدمی ہلاک کر دیتے گئے ہیں اور یہاں تھی خوفناک دھماکے سے تباہ کر دی گئی ہے دوسری طرف سے انتحوں نے کہا تو ڈیاگی کو چند لمحوں تک تو سمجھ جی نہ آئی کہ انتحوں کیا کہہ رہا ہے۔

”کیا کہہ رہے ہو - کون سی یہاں تھی - کیا مطلب ” ڈیاگی نے اہتمائی حریت بھرے بجے میں کہا۔

”مادام - آنھوں راستوں پر ہم مکمل پلٹنگ کے ہوتے ہیں لیکن وہ کسی راستے سے بھی لاپاز میں داخل نہیں ہوئے - اچانک مجھے تموزی دیر چھٹے اطلاع ملی ہے کہ شمال مشرقی میدانی علاقے میں ملکہ آثار قدیمہ کی عمارت کے قریب زیر زمین کوئی خفیہ یہاں تھی اچانک دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے تو میں چونک پڑا کیونکہ یہی وہ یہاں تھی جس کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا ایجنٹ آنے والے تھے - میں خصوصی ہیلی کا پڑپر وہاں گیا تو وہاں فوج مجھ سے بھی چھٹے پہنچ چکی تھی - بہر حال میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق آثار قدیمہ کی عمارت میں موجود آنھ افراد کو

شراب کی بوتل کھوں کر آدھا گلاس شراب سے بھرا۔ اس کے بعد ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی آن کیا اور اس کے بعد دونوں پیر سامنے رکھی، ہوتی میز پر پھیلا کر اس نے ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی۔ سچند لمحوں بعد اس کے چہرے پر پہلے سے موجود تھکاوٹ غائب ہو گئی اور اب وہ فریش نظر آ رہی تھی۔ اس انداز میں ٹی وی دیکھتے دیکھتے اور شراب پیتے پیتے نجانے اسے کس وقت نیند آ گئی اور وہ اس طرح کرسی پر نیم دراز انداز میں ہی گھری نیند سو گئی کہ اچانک اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی کی تیز آواز پڑی تو اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس نے آنکھیں کھوں کر حریت بھرے انداز میں اوھر اوھر دیکھا۔ ٹی وی ابھی تک چل رہا تھا جبکہ شراب کی بوتل میز پر پڑی ہوتی تھی۔ البتہ سامنے دیوار پر لگے کلاک کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

”ارے کیا مطلب - رات کے اڑھائی بجے گئے ہیں - حریت ہے۔ میں اتنی دیر سوئی رہی ہوں یہاں - اسی حالت میں ” ڈیاگی نے بڑبراتے ہوئے کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ رات کے اڑھائی بجے اسے کون فون کر رہا ہو گا اور کیوں - اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ ”یہ ڈیاگی نے خمار آلو دلچسپی میں کہا۔

”انتحوں بول رہا ہوں سیڈم ” دوسری طرف سے انتحوں کی تیز آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ذہن میں

بائیں گے جبکہ یہ لوگ کسی بھی معروف راستے سے آئے کی وجہے
نئی معروف راستے سے یہاں براہ راست پہنچ گئے اور ہم معروف
راستوں پر ہی پلٹنگ کرتے رہ گئے۔ انتخونی نے جواب دیا۔

لیکن وہ غیر معروف راستہ ہی ہی مگر کون سارا راستہ ہے اور وہ
لوگ کس طرح وہاں پہنچ گے۔ اب تک ہم ان کا انتظار کر رہے تھے
اور اب ہمیں ان کے پیچھے جانا پڑے گا۔ ڈیاگی نے چھینتے ہوئے کہا۔
”جہاں تک میرا خیال ہے مادام۔ یہ لوگ کسی طاقتور لانچ سے
یہاں سے لمبا چکر کاشتے ہوئے میدانی علاقے کے عقب میں پہنچ ہیں اور
یہ واردات کر کے یہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں اور یہ راستے
ہیں اور واردات کر کے وہ دوبارہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں
کیونکہ پولیس اور فوج کو عقیبی ساحل پر کسی لانچ کے ٹھہر نے اور
ہاں ہونے کے نشانات ملے ہیں حالانکہ اس طرف سے کوئی سمندری
راستہ نہیں ہے۔ پولیس مزید انکو اتری کر رہی ہے۔۔۔۔۔ انتخونی
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے الفاظ اس طرح ڈیاگی کے
کانوں میں پڑ رہے تھے جیسے پکھلا ہوا سیسہ پڑتا ہے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں پلٹنگ ہی کرتے رہ گئے اور
وہ لوگ عقیبی ساحل سے آکر اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے
گئے۔ دیری بیٹھ۔ یہ تو اے سیکشن کے لئے ذوب مرنے کا مقام
ہے۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے اس بارغصے سے چھینتے ہوئے کہا۔

”میڈم۔ اصل مسئلہ اور ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ
کسی معروف راستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے اور پھر لیبارٹری

میں تھا۔ ساتھ یہاں گی اور سنو۔ یہ لوگ اتنا بھی خطرناک
ہیں۔ اگر ہم چھوٹے ہیلی کا پڑ پر گئے تو یہ ہمارا ہیلی کا پڑ فنا میں بی
تباہ کر دیں گے اس لئے ہمیں نیوی کا خصوصی ہیلی کا پڑ حاصل کرنا
وہ کہا۔ کیا تمہارے تعلقات ہیں نیوی میں۔ ڈیاگی نے تیز لمحے
میں کہا۔

”مل جائے گا ہیلی کا پڑ اور اگر آپ کہیں تو نیوی کے لوگ خود
بھی یہ آپریشن کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ انتخونی نے جواب دیا۔

بیچا کریں گے۔..... ذیاگی نے اہتمائی پر جوش لجھے میں کہا۔

”مجھے انتحوں نے رپورٹ دی ہے لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی اہتمائی خطرناک لوگ ہیں۔ وہ نیوی ہیلی کاپٹر کو دور سے بی چیک کر لیں گے اور پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے تم ایسی کوئی حماقت نہیں کرو گی بلکہ اب تم ایسا کرو کہ انتحوں اور اس کے ساتھ ہند خاص آدمی لے کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہا کے اصل ساحل پر پہنچ جاؤ جہاں یہ لانچیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اٹھیناں سے واپس بھائیں گے اور پھر ان پر اچانک فائر کھولا جا سکتا ہے۔“ لوسیا نے کہا۔
”اوہ یہ چیف۔ یہ زیادہ بہتر تر کیب ہے۔..... ذیاگی نے فوراً ہتھیں کرتے ہوئے کہا۔

”یہا کے اندر تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی کیونکہ پہلے ہی اسول کے تحت میں نے یہا کے انچارج کو دہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی سے روک دیا تھا اس لئے اب تم نے بھی یہا کے اندر کچھ نہیں کرنا بلکہ جو کچھ کرنا ہے وہیں ساحل پر ہی کرنا ہے اور یہ بتا دوں کہ تمہیں اہتمائی محاط رہنا ہو گا۔“..... لوسیا نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”یہ چیف۔ لیکن یہ لوگ لیبارٹری تو تباہ کر ہی چکے ہیں۔ کیا اس سے ہماری کارکردگی پر تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔..... ذیاگی نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں تو صرف عمران کی ہلاکت کا مشن دیا گیا تھا۔

”ایک نیوی گیئر اور پائلٹ نیوی کا لے لو۔ ان لوگوں کے خاتمے کامشن ہم خود مکمل کریں گے۔ تم تمام انتظامات فوری طور پر کر لو۔ پھر مجھے لانے کے لئے کار بھجوادو۔..... ذیاگی نے کہا۔
”یہ مادام۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ذیاگی نے رسیور رکھا اور پھر اچھل کر سیدھی کھڑی ہو گئی اور پھر دوڑتی ہوئی ڈرینگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے جیزئر کی پینٹ کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ ٹنی وی ابھی تک چل رہا تھا۔ ذیاگی نے ٹنی وی آف کیا اور پھر فون کے رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھایا۔

”یہ۔..... ذیاگی نے کہا۔

”لوسیا بول رہی ہوں ذیاگی۔..... دوسری طرف سے چیف لوسیا کی سخت آواز سنائی دی۔

”یہ چیف۔..... ذیاگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ انتحوں نے اسے مکمل رپورٹ دے دی ہو گی۔

”مجھے انتحوں سے رپورٹ مل گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن یکسر ناکام رہا ہے۔..... لوسیا نے اہتمائی تلخ لجھے میں کہا۔

”یہ چیف۔ ہم راستوں کے چکر ہیں الجھے رہ گئے اور وہ لوگ عقب سے آگر واردات کر گئے۔ البتہ اب ہم ان کا شکار کریں گے۔
اب معاملہ الٹ ہو گا۔ پہلے ہم ان کا انتظار کرتے رہے اب ہم ان کا

لیبارٹری کی حفاظت ہمارے مشن میں شامل ہی نہیں ہے اس لئے اس کا ہم پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ولیے یہ جو رپورٹ انھوں نے دی ہے اس سے میں سمجھ گئی ہوں کہ اسرائیلی حکام نے پہلے ہی تبادل انتظام کر رکھا تھا اس لئے جیسے ہی انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکریٹ سروس ان کے خلاف کام کر رہی ہے تو انہوں نے خاموشی سے لیبارٹری سے سائنس دان نکال کر کسی دوسری لیبارٹری میں شفت کر دیئے۔..... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ لیں چیف۔ واقعی آپ درست کہہ رہی ہیں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکریٹ سروس بھی اپنے مشن میں ناکام رہی ہے۔..... ڈیاگی نے چہک کر کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ لوگ عدد درجہ تیز ہیں۔ اب لامحالہ یہ اس دوسری لیبارٹری کو نریں کریں گے اور پھر وہاں اٹھیک کریں گے۔ یہ مشن مکمل کرنے بغیر واپس جانے والے نہیں ہیں اس لئے اب واقعی ہمیں خود ان کا شکار کھیننا پڑے گا۔..... لوسیا نے کہا۔

”لیں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ان کا خاتمه ہر صورت میں ہو گا۔..... ڈیاگی نے کہا۔

”اوکے۔ ہر طرح سے محتاط رہنا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لانچ انتہائی تیز رفتاری سے واپس لیما کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرمن نے آنے اور جانے کے لئے ٹھوس انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔ اس نے فیول ٹینک مکمل طور پر بھرنے کے ساتھ ساتھ انسافی ٹینک بھی فیول سے بھرو اکر علیحدہ رکھے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لانچ بارہ گھنٹے کا سفر کرنے کے بعد ایک بار پھر بارہ گھنٹے کا سفر کرتی ہوئی واپس لیما جا رہی تھی اور اسے فیول کی کمی کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ظاہر ہے چوبیس گھنٹے کے سفر جتنا فیول تو کسی لانچ کے ٹینک میں آہی نہ سکتا تھا اور جس راستے سے وہ گزر رہے تھے وہاں کہیں سے بھی انہیں فیول نہ مل سکتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت نچلے کیبن میں موجود تھا۔ عمران نے ساحل پر پہنچتے ہی سب سے پہلے وہ واٹر لسیں بہم ڈی چارج کر دیا جو وہ لیبارٹری کے اندر نصب کر کے آیا تھا اور جب انہیں دور سے دھماکے کی بازگشت

Scanned & PDF Copy By RFI

وہمکہ دور دور تک سنائی دیا، ہو گا اس لئے فوج اور پولیس وہاں پہنچی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہماری لانچ کے وہاں پہنچنے اور پھر واپس جانے کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں دن کے وقت کھلے سمندر میں اگر ہماری چیکنگ کی گئی تو یہ لانچ دور سے ہی نظر آجائے گی اور پھر آپ خود ہی سوچ سکتی ہیں کہ ہمارا کیا حشر ہو گا۔..... کیپشن شکیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے تفصیل سے بات کی۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن کیا یہ بات اس انداز میں نہیں کی جا سکتی جس انداز میں تم نے کی ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جہازے اور مزاروں کی باتیں کی جائیں“..... جو یا نے پہلے کی طرح غصیلے لمحے میں کہا۔

”اڑے کمال ہے۔ تمہیں شاعرانہ انداز پسند نہیں ہے۔“ شاعر کتنے خوبصورت انداز میں بات کرتا ہے جبکہ عام آدمی وہی بات اس طرح کر دیتا ہے کہ جیسے بات کرنے کی بجائے سر پر لٹھ مار رہا ہو۔“

عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔
”عمران صاحب۔ یہ مشن تو ناکام ہو گیا۔“..... اچانک صدر نے کہا۔

”کیوں ناکام ہو گیا۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ مشن مکمل ہو گیا۔ اس کا چیک مل جائے گا تو پھر آتیدہ کسی مشن کے بارے میں سوچ جوں گا۔ پہلے وصولی تو کر لوں“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے

سنائی دی تو ان سب نے اطمینان کے سانس لئے چونکہ ڈرمن بے پناہ تھکاوت کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں سویا ہوا تھا اور اسے اس دھماکے کا علم ہی نہ ہو سکا تھا اور عمران نے بھی اسے اٹھانے کی بجائے ولیے ہی سونے دیا اور اس نے تنور کو لانچ چلانے کا کہہ دیا تھا اور جب تقریباً چار گھنٹوں کا واپسی کا سفر لانچ نے طے کر دیا تب ڈرمن کی آنکھ کھلی اور وہ حریت بھرے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا لیکن جب عمران نے اسے بتایا کہ اسے بے حد تھکا ہوا اور سوتے دیکھ کر انہوں نے اسے نہیں جگایا تو اس نے ان کا شکریہ اوایکا۔ عمران نے جلد واپسی کے سوال پر اسے صرف یہ بتایا تھا کہ چونکہ ان کا کام جلد ہو گیا تھا اس لئے وہ جلد واپس آگئے ہیں۔ پھر لانچ کی کپتانی ڈرمن نے سنبھال لی اور تنور بھی ان کے پاس نیچے کیں میں آگیا۔

”عمران صاحب۔ اب مشن کا کیا ہو گا۔“..... صدر نے کہا۔

”تمہیں مشن کی فکر ہے اور مجھے فکر ہے کہ زندہ سلامت ہماری واپسی بھی ہوتی ہے یا اس سمندر میں ہی عرق ہونا پڑے گا۔ ایک بڑے شاعر نے کہا ہے کہ وہ کیوں نہ عرق دریا ہو گیا کہ نہ کہیں جہازہ اٹھتا اور نہ کہیں مزار بنتا۔ بس دریا کی جگہ سمندر رکھ لو۔“ ویسے بھی سمندر کی اپنی شان ہوتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تمہارے منہ سے سوائے مخصوص باتوں کے اور بھی کچھ نکلتا ہے یا نہیں۔“..... جو یا نے کاش کھانے والے لمحے میں کہا۔

”مس جو یا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ لیبارٹری کا

"تو آپ نے اس بارے میں لازماً کچھ سوچا ہو گا"..... صدر نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے - پورے برا عظیم ایکریمیا میں سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہوں گی - اس کے علاوہ پوری دنیا میں بے شمار جزیرے ہیں جہاں لیبارٹریاں ہیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ آلہ اب کس لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر اب کیا ہو گا۔ اب کیا کیا جائے"..... جویا نے اہتمائی تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

"کچھ تم بھی تو سوچو"..... عمران نے کہا تو سب نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے عمران کا یہ فقرہ ان کے لئے اہتمائی حریت کا باعث بننا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خود سوچ جکے ہو۔ ویری گذ۔" جویا نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اکیلے میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ کیوں تنوری"..... عمران نے کہا۔

"بس صرف سوچتے رہو۔ مجھے تمہارے سوچنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے"..... تنوری نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میں بتاؤں کہ آپ نے کیا سوچا ہے"۔ اچانک کیپشن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر چونک

کہا تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مشن کی ناکامی پر چیک کی بجائے تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"..... جویا نے کہا۔

"لواب تم نے خود ہی شاعرانہ باتیں شروع کر دی ہیں"۔ عمران نے لفظ منحوس کہنے کی بجائے دوسرے الفاظ میں بات کی تو جویا بے اختیار پھیکی ہنس کر رہ گئی۔

"عمران صاحب۔ معاملات بے حد سنجیدہ ہیں۔ ہم باوجود کوشش کے وہ لیبارٹری تباہ نہیں کر سکے جہاں وہ آلہ تیار ہو رہا ہے اور اگر یہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا اور مسلم ممالک کے اربوں افراد ختم ہو جائیں گے اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس آئے کی تیاری میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے"..... صدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تھیں چڑھتی چلی گئیں۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس بار واقعی ہمارے ساتھ ایسا ہاتھ کیا گیا ہے جس کی ہمیں توقع ہی نہ تھی۔ لیبارٹری کو خالی کر دیا گیا اور ساتھ ہی بگ ڈاچ کے اے سیکشن کو ہمارے خلاف میدان میں اتار دیا گیا تاکہ ہمیں لٹھایا جاسکے۔ اب بھی اگر ہم سمندری راستے سے وہاں نہ پہنچتے اور کسی عام راستے سے لاپاز میں داخل ہوتے تو یقیناً اس خالی لیبارٹری تک پہنچتے پہنچتے ہمیں کئی دن مزید لگ جاتے جبکہ اب اصل بات یہ ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں یہ آلہ تیار کیا جا رہے ہے"..... عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

پڑے۔
کوئی بات ہوتی انہیں دور سے ہیلی کا پڑکی آواز سنائی دی تو وہ سب
لخت اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ سچینگ ہو رہی ہے۔ آؤ۔" عمران نے کہا اور
تیرنی سے انٹھ کر وہ سیدھیاں پھلانگتا ہوا اپر عرش پر پہنچ گیا۔ باقی
ساتھی بھی اس کے پیچے تھے اور پھر انہیں دور سے نیوی کا بڑا ہیلی کا پڑ
لئرتا ہوا دکھانی دیا۔ اس ہیلی کا پڑکارخ لیما کی طرف ہی تھا لیکن وہ
ہانی فاصلے پر تھا کہ اچانک لانچ میں موجود ٹرانسیور سے ٹوں ٹوں کی
اواز سنائی دینے لگی تو ڈرمن نے ٹرانسیور کی طرف ہاتھ پڑھا دیا۔

"رک جاؤ۔ میں بات کروں گا۔" عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ہاتھ پڑھا کر ٹرانسیور کا بین آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ نیوی سرچنگ پارٹی۔ کیا نمبر ہے تمہاری لانچ کا۔
اوور۔" ایک تیز آواز سنائی دی تو عمران نے لانچ کا نمبر بتا دیا۔

"تم اس راستے سے کیوں سفر کر رہے ہو جکہ یہ منتظر شدہ
است نہیں ہے۔ اوور۔" پہلے سے زیادہ سخت لمحے میں کہا گیا۔

"ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے سروے سیکشن سے ہے۔ ہم اس
ملاقے میں سمندری حیات کے سلسلے میں ابتدائی سروے کر رہے
ہیں۔ اوور۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تمہاری منزل کہاں ہے۔ اوور۔" دوسری طرف
سے قدرے نرم لمحے میں کہا گیا۔

"اچھا بتاؤ۔"..... عمران نے اس بار بڑے چلنج بھرے لمحے میں
کہا۔

"آپ اسرائیل کے صدر سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم
کریں گے چاہے اسے براہ راست کال کر کے یا کسی ہجنسی کے
ذریعے۔" کیپشن شکیل نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔" تم نے میرے دماغ کے اندر کوئی خفیہ مشین تو
نہیں لگا رکھی جو کچھ میں سوچتا ہوں وہ تمہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ اب
تو مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ تنویر کے بارے میں
سوچوں گا وہ بھی تمہیں معلوم ہو جائے گا اور تم نے اگر وہ سب کچھ
تنویر کو بتا دیا تو تنویر کا سینہ مزید دو انج پھول جائے گا۔..... عمران
نے کہا تو تنویر کا عمران کی بات سن کر تیزی سے بگڑتا ہوا پھرہ اس کی
آخری بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے آخری
فقرے کا مطلب تھا کہ وہ تنویر کی تعریف ہی سوچے گا تب ہی تنویر کا
سینہ فخر سے دو انج پھول جائے گا۔

"عمران صاحب۔ کیا اسرائیلی صدر آسانی سے بتا دے گا۔" صدر
نے کہا۔

"آسانی سے تو ظاہر ہے کوئی نہیں بتا سکتا اور انہوں نے اس بار
جو گیم کھلی ہے وہ واقعی اہمیتی کا سیاب رہی ہے اور انہیں بھی پوری
طرح احساس ہو گا کہ اب ہم اس نئی لیبارٹری کو تلاش کرنے کی

اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔۔۔ صدر نے کہا۔
”ہاں اور اس کا مطلب ہے کہ لیما میں ہمارے استقبال کی مکمل
تیاری کر لی گئی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”انہیں انتظام کرنے کی کیا ضرورت تھی سہماں کھلے سمندر میں
بھی وہ ہماری لانچ کو تباہ کر سکتے تھے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔
”وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے خوفزدہ ہیں۔۔۔ انہیں
نظر ہو گا کہ اتنا ہم ان کا ہمیلی کا پڑھی میزائل سے ہٹ کر سکتے ہیں
اور اس کے بعد ظاہر ہے، ہم نے لانچ کا رخ بدل کر اسے کہیں اور لے
جاتا ہے۔۔۔ اس طرح ہم ان کی نظروں سے بھی غائب ہو سکتے ہیں۔۔۔
عمران نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔۔۔ لیما تو بہر حال اب ہمیں جانا ہی ہو
گا۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ اب تو لاپاز دوبارہ جانے کا فیول بھی نہیں ہو گا۔۔۔ ویسے ہم
سے واقعی حماقت ہوتی کہ ہم اس لانچ سے واپس چل پڑے ہیں جبکہ
لیماڑی تباہ کر کے واپس آنے کی بجائے لاپاز شہر میں چلے جاتے تو
زیادہ محفوظ رہتے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ وہاں ان لوگوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔۔۔ وہ ہمیں بہر حال
لٹھائیتے۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔۔۔ کیا ضروری ہے کہ ہم براہ راست لیما کے اس
ساعل پر پہنچیں اور کسی نزدیکی جزیرے پر بھی تو جا سکتے ہیں۔۔۔ صدر

”ظاہر ہے ہم لیما جا رہے ہیں۔۔۔ اور“۔۔۔ عمران نے کہا۔
”اوکے۔۔۔ لیما پہنچ کر آپ نے نیوی سب ہیڈ کوارٹر میں رپورٹ
ضرور کرنی ہے تاکہ آپ کے بارے میں اعلیٰ حکام کو اطلاع دی جاسکے
اوور“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔۔۔ اور“۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسیسیٹ اف کر دیا گیا تو عمران نے بھی ٹرانسیسیٹ
آف کر دیا۔

”یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مطمئن ہونے والے نہیں ہیں جتاب
اب یہ لیما میں ہمارے سرپر سوار ہوں گے تاکہ اشتوت لے سکیں۔۔۔
ڈر من نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”تم فکر مت کرو ڈر من۔۔۔ ہم انہیں سنبھال لیں گے۔۔۔ تم تک
بات نہیں پہنچے گی۔۔۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو
ڈر من کے سنتے ہوئے پھرے پر اٹھیناں کے تاثرات ابھر آئے۔۔۔ ہمیلی
کا پڑکافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

”لیما پہنچنے میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے ڈر من۔۔۔ عمران نے
کہا۔

”تقریباً اڑھائی گھنٹوں کا سفر باقی ہے۔۔۔ ڈر من نے میز
دیکھتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اشبات میں سرپلدا دیا اور پھر وہ
اپنے ساتھیوں سمیت واپس نیچے کی بنیں میں آگیا۔

”عمران صاحب۔۔۔ معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔۔۔ نیوی کے لوگ

نے کہا۔

"ایسا کوئی جزیرہ یہا کے ساحل کے قریب نہیں ہے۔ جو پہلا جزیرہ ہے وہ بھی ساحل سے پچاس ناٹ کے فاصلے پر ہے اور ایکر میں نیوی کے قبضے میں ہے۔ بہر حال فکر مت کرو۔ اب یہ ہو گا کہ قریب آنے پر ڈرمن کو بے ہوش کر کے نیچے کیبن میں ڈالنا پڑے گا اور ہم آسانی سے کسی بھی ویران جگہ پر لانچ ہک کر کے آسانی سے نکل جائیں گے۔ عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہٹاویتے۔

بلکہ سڑپ کا چیف رائٹ اپنے آفس میں موجود ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

لیں۔" رائٹ نے اپنے مخصوص لجے میں کہا۔

"چیف آف اے سیکشن لو سیا بول رہی ہوں۔" دوسری آف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو رائٹ نے اختیار چونک پڑا۔ اودہ تم۔ کیا ہوا۔ کیا وکٹری کی رپورٹ ہے۔" رائٹ نے صوت بھرے لجے میں کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم حالات سے یکسر بے خبر ہے ہو۔" اسیا نے کہا تو رائٹ چونک پڑا۔

"جب مشن تمہارے ذمے لگا دیا گیا تو پھر میں نے کیا کرنا تھا۔" یہ وفیضہ یقین ہے کہ اے سیکشن کبھی ناکام رہ ہی نہیں سکتا۔

ہوئے شمال مشرقی میدان کے عقبی ساحل پر رات کو پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں لیبارٹری کو ٹریس کر کے اندر، بم نصب کر دیا اور ملکہ آثار قبر میں کی سکورٹی پر مامور افراد جن کے ساتھ چار آدمی ہم مے اپنے بھی حفظ ماتقدم کے طور پر رکھے ہوئے تھے سب کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد لیبارٹری ایک دھماکے سے تباہ کر دی گئی۔ انہیں تلاش کیا گیا تو اطلاع ملی کہ لائچ سے لیما و اپس پہنچ رہے ہیں۔ پھر انچہ لیما اور لاپاز کی سیکشن انچارج ڈیاگی نے چینگ کرائی لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں۔ جب کافی وقت گزر گیا تو ان کی تلاش کی گئی تو پتے چلا کہ لائچ تو کھلے سمندر میں تیرتی پھر رہی ہے اور اس کے کپتان ڈرمن کو بے ہوش کر کے وہاں ڈال دیا گیا تھا اور یہ لوگ غائب تھے۔ پھر پورے یہاں میں ان کی چینگ کرائی گئی لیکن انچانک اطلاع ملی کہ لاپاز سیکشن انچارج ڈیاگی اپنے ساتھیوں سمیت ایک کو بھی میں مردہ پائی گئی جبکہ بعد میں اطلاع می کہ وہ لوگ ڈیاگی اور اس کے ساتھیوں کے کافی ذات پر ناراک جائے ہیں۔ لوسیانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ناراک۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب وہاں ہیں۔“ رائٹ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ لیکن ایک بات ہے کہ اس بار اسرائیلی حکام نے واقعی خوبصورت ڈائچ دیا سے انہیں کہ لیبارٹری سے ساتھ دان کہیں اور مبتقل کر دیتے ہیں اور اب ظاہر ہے وہ لوگ وہاں اس لیبارٹری کو تو

کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ رائٹ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
”ہاں۔ اس بار واقعی خاص بات ہو گئی ہے۔ اے سیکشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔“..... لوسیانے کہا تو رائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔
”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں نے تو اہتمائی یقین کے ساتھ اسرائیلی حکام کو تمہارا ریفسنس دیا تھا۔“ رائٹ نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن ہم واقعی باوجود سخت کوشش کے ناکام رہے ہیں۔ لیما اور لاپاز دونوں کے سیکشن انچارج بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور لاپاز میں اسرائیل کی خالی لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یکسر غائب ہو گئی ہے اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں کال کرنا پڑا ہے۔ ہم ہر طرح کا تاداں ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔“..... لوسیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہوا کیا ہے۔ تجھے تفصیل تو بتاؤ۔“..... رائٹ نے کہا۔

”لیما میں ہمارے سیکشن انچارج رابرٹ نے ان پر حملے کئے لیکن ان کی بجائے رابرٹ خوداں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور وہ لوگ لاپالا چلے گئے۔ لاپاز کے ہر راستے پر ہم نے چکنگ کی ہوتی تھی اور ایسے کیمرے نصب کر رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور ہم لحاظ سے مطمئن تھے کہ ان کا خاتمه یقینی طور پر ہو گا مگر یہ لوگ لیما سے ایک پرائیورٹ لائچ کے ذریعے غیر معروف راستے پر سفر کر رہے

Scanned & PDF Copy By RFI

کہا۔

”ہو لڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی تھاری سی آواز سنائی دی۔

”سر۔ میں ناراک سے راست بول رہا ہوں“ راست نے انتہائی مودباداً لمحے میں کہا۔

”یہ - کیا رپورٹ ہے پاکیشیانی ہجمنٹوں کے بارے میں“۔ صدر اسرائیل نے اسی طرح باوقار لمحے میں کہا تو راست نے لوسیا سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم لیبارٹری تبدیل نہ کر جکے ہوتے تو یہ لوگ بہر حال وہاں پہنچ ہی گئے تھے“۔ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔ اور اب آپ کی اس ذہانت سے بھر پور پیش بندی نے انہیں یکسر ناکام بنادیا ہے۔ اب یہ ادھر ادھر ہی بھلتے پھریں گے“۔ راست نے بڑے خوشامد اند لمحے میں کہا۔

”یہ تمہاری ہی تجویز تھی اور ڈاکٹر راسکن نے بھی اس کا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا اور اب تو صرف ایک ڈیڑھ ہفتے کا کام رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ان کا وہ حشر ہو گا کہ دنیا ان کے حشر سے عہرت حاصل کرے گی“۔ صدر نے کہا۔

”جواب۔ اب یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس دوسری لیبارٹری

ٹریس ہی نہ کر سکیں گے اس نے وہ بھی ناکام ہی واپس جائیں گے“۔
لوسیا نے کہا۔

”ہاں۔ یہ میری تجویز تھی جبے اسرائیل کے صدر نے قبول کر لیا تھا۔ بہر حال اب تجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی“۔ راست نے بڑے فخر یہ لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال میں نے اس نے تمہیں فون کیا ہے کہ اب ہم اس مشن کو ختم کر رہے ہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو جس لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے اس کے بارے میں تجھے بتاؤ تو ہم وہاں ان کے خلاف پلٹنگ کر سکتے ہیں“۔ لوسیا نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کام بہت تمہوزارہ گیا ہے اور اب وہ اس لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکیں گے۔ اوکے۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں پھر اگر ضرورت ہوئی تو تم سے بات کروں گا“۔ راست نے کہا۔

”اوکے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راست نے ہاتھ بڑا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر ٹیک کرنے شروع کر دیئے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پرینڈنٹ“۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”چیف آف بلیک سٹریپ فرام ناراک راست بول رہا ہوں۔“ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از ایم جنسی۔“ راست نے

کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔ رائٹ نے کہا۔
”ہاں۔۔ مجھے معلوم ہے لیکن وہ ساری زندگی اس لیبارٹری کو
ٹریس نہ کر سکیں گے کیونکہ ڈاکٹر راسکن اور میرے علاوہ اور کسی کو
اس کا عالم نہیں ہے۔۔ صدر نے جواب دیا۔

”جتاب ۔ یہ لوگ آپ کے آفس سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔“ راست نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں اس لئے میں نے اس بات کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ بہر حال بے قکر رہو۔ ان کا مشن بہر حال ناکام ہو گیا ہے۔ وکٹری فار اسرائیل ”..... صدر نے پچوں جیسے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسور رکھ دیا۔

”کاش یہ لوگ مارے جاتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔“ رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل کھول لی کیونکہ اب لوسیا کو کال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ مشن یہ ختم ہو گیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہا کے ایک ویران ساحل پر اتر گیا۔
البتہ اس نے لانچ کے کپتان ڈرمن کو بے ہوش کر کے لانچ میں ڈالا
اور پھر لانچ کو ساحل کے ساتھ ہٹ کرنے کی بجائے اسے کھلے سمندر
میں واپس دھکیل دیا تاکہ اس لانچ کی اگر نگرانی ہو رہی ہو تو وہ اس
میں اٹھے رہیں اور وہ اطمینان سے یہا شہر پہنچ جائیں۔ ایک لمبا چکر
کاٹ کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت شہر میں داخل ہوا تو اس نے
اپنے ساتھیوں کو ایک پبلک باغ میں چھوڑا اور خود وہ باغ کی ایک
سامنی پر موجود فون بوتھ کی طویل قطار میں سے ایک خالی فون بوتھ
کی طرف بڑھ گیا۔ اسے بہر حال یہ اطمینان تھا کہ یونکہ لاپاز میں وہ
اے سیکشن کے کسی آدمی سے نہیں نکلا اُس لئے وہ ان کے بارے
اور میک اپ سے واقف نہیں ہوں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس
نے فون بوتھ میں داخل ہو کر پہلے انکو انگریزی سے راسن ٹکب کا نمر

بڑھتی چلی گئی۔ پہنچ لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھی اور کارتیزی سے مڑ کر سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ عمران اطمینان سے کھدا اسے دیکھتا رہا۔ وہ یقیناً ڈیاگی تھی جو لاپاز میں اے سیشن کی انچارج تھی اور لیما میں ساحل پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھی لیکن وہ لانچ کا انتظار کرتے رہے اور عمران اور اس کے ساتھی شہر میں داخل ہو گئے۔ ڈیاگی نے یقیناً راذداری کی خاطر پبلک فون بوتھ سے کال کی تھی لیکن شاید اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی آواز براہ راست عمران تک پہنچ رہی ہے۔ ویسے اگر وہ پاکیشیائی ایجنت کے الفاظ نہ کہتی تو عمران بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔ کار کے چلے جانے کے بعد عمران ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب باغ کے ایک خوبصورت کونے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور مشروب سپ کرنے میں مصروف تھے۔

”تم سب دو دو گروپوں کی صورت میں تحریکیا ٹاؤن پہنچو۔ وہاں کسی کو بھی میں سرخ رنگ کی کار کو ہم نے تلاش کرنا ہے۔“ عمران نے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا نمبر اور ماذل وغیرہ بھی بتا دیا۔

”یہ کس کی کار ہے؟“ جو لیا نے سرخ ہو کر کہا تو عمران نے اسے ڈیاگی کے فون کرنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”اب ہم نے اسے گھیر کر کیا کرنا ہے۔ کیا اسے معلوم ہو گا کہ

معلوم کیا اور پھر ابھی وہ نمبر ڈائل ہی کرنے والا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں پاکیشیائی گفتگوں کے الفاظ نکرانے۔ بولنے والی کوئی عورت تھی۔ عمران نے بے اختیار چونک کراس کی طرف دیکھا جدھر سے آواز آئی تھی تو اس سے دو فون بوتھ چھلے ایک فون بوتھ میں ایک نوجوان اور خوبصورت مقامی عورت کھڑی فون کر رہی تھی۔ اس کا پھرہ مختلف سمت میں تھا۔ البتہ اس کی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کیونکہ وہ خاصے غصے میں بول رہی تھی۔ عمران نے رسیور کان سے لگایا اور اس کے ہونٹ اس طرح حرکت کرنے لگے جیسے وہ کسی سے بات کر رہا ہو لیکن اس کے کان پوری طرح اس عورت کی گفتگو کی طرف لگے ہوئے تھے۔

ٹھیک ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں لیما شہر میں تلاش کیا جائے۔ ہم نے بہر حال ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم فوراً شہر کے بڑے بڑے چوراہوں پر کیرے لے کر پکنگ کر دو اور جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔ میں تحریکیا ٹاؤن والی کو بھی میں رہوں گی۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ اور ہر چوک پر لازماً پکنگ ہونی چاہئے ورنہ وہ آسانی سے لیما سے بھی نکل جائیں گے۔۔۔۔۔ وہ عورت مسلسل بول رہی تھی اور عمران ہونٹ بھینچنے کی گفتگو سن رہا تھا۔ پھر عمران نے رسیور کھا اور فون بوتھ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ پر ایک ستون کی آڑ میں کھدا ہو گیا۔ یہ عورت فون بوتھ سے نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیردنی طرف

"یہاں قریب کوئی آٹو ورکشاپ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔
 "یہ سر- دائیں ہاتھ پر مڑ کر آپ آگے جائیں گے تو راکلی آٹو
 ورکشاپ موجود ہے سر۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔
 "اوکے۔۔۔ شکریہ۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر
 بعد وہ ورکشاپ میں پہنچ چکا تھا۔

"یہ سر۔۔۔ ایک ادھیر عمر آدمی نے عمران کے آفس میں
 داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"یہاں میری ایک فرینڈ رہتی ہے جس کے پاس سرخ رنگ کی
 فورڈ میک کار ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے
 رجسٹریشن نمبر بھی بتا دیا۔

"سرخ رنگ کی فورڈ میک ماذل کار ہمارے پاس تو کبھی نہیں
 آئی لیکن ایک منٹ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اسے ابھی تھوڑی دیر
 پہلے دیکھا ہے۔۔۔ اوہ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے جتاب۔۔۔ یہ کار تحریسیا ناؤن کی
 کوئی جارج لاج میں جاتی ہوئی میں نے دیکھی ہے۔۔۔ میں ورکشاپ
 آنے کے لئے وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک نظر پڑ گئی۔۔۔ ادھیر عمر
 آدمی نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ بے حد شکریہ۔۔۔ میں ان کی کوئی بھول گیا تھا۔۔۔ بے حد
 شکریہ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔۔۔ اسے
 کسی حد تک یقین تھا کہ ورکشاپ کے مالک یا ملازموں میں سے
 کوئی نہ کوئی اس کے بارے میں جانتا ہو گا کیونکہ ایک تو سرخ رنگ

سیکنڈ لیبارٹری کہاں ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔
 "فی الحال ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے ہم نے ہر
 طرف کوشش کرنی ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو اس بار سب نے
 اشبات میں سر بلادیتے۔۔۔ عمران باغ سے باہر آیا اور اس نے ایک خالی
 شیکسی کو روکا اور اس میں بیٹھ گیا۔

"تحریسیا ناؤن۔۔۔ عمران نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے
 اشبات میں سر بلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔ تقریباً چھیس منٹ کی
 ڈرائیونگ کے بعد شیکسی ایک خاصی جدید قسم کی کالونی میں داخل
 ہو گئی تو عمران نے اسے ایک ریستوران کے سامنے رکنے کا کہا اور پھر
 نیچے اتر کر اس نے بیمنٹ کی اور پھر اطمینان سے ریستوران کی طرف
 بڑھتا چلا گیا۔۔۔ چند لمحوں بعد شیکسی ڈرائیور شیکسی موز کرو واپس چلا گیا
 تو عمران واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔۔۔ جدید طرز
 تعمیر کی کالونی میں کوئی ٹھیک ہوئی دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں لیکن
 بہر حال اتنی اونچی ضرور تھیں کہ اندر کھڑی ہوئی کار باہر سے نظر نہ آ
 سکتی تھی۔

"اس طرح تو کار تلاش کرنا مشکل ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور
 واپس مڑ کر وہ ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ریستوران کا ہال تقریباً
 خالی تھا۔۔۔ اکاڈمیک افراد کھانے اور پینے میں مصروف تھے۔۔۔ عمران کا ڈنٹری کی
 طرف بڑھ گیا۔۔۔

"یہ سر۔۔۔ کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے موڈ بانہ لجھے میں کہا۔

گیا۔ جارج لاج ایک درمیانے درجے کی رہائش گاہ تھی۔ اس کی چار دیواری بھی اتنی اوپنی نہ تھی جتنا باقی کوٹھیوں کی تھی اور عمران چونکہ سڑک کے دوسرے کنارے پر تھا جو خاصاً اوپنچا تھا اس لئے اسے پورچ میں موجود سرخ رینگ کی کار نظر آگئی تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سڑک کراس کر کے سائیڈ گلی میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے گیس پیشل نکال کر اس کا رخ عمارات کی طرف کیا اور ٹریکر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی کے بعد دیگرے چار کمپسول اندر جا گئے تو عمران نے پیشل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ جب واپس سامنے کے رخ پر ہنچا تو اس کے سارے ساتھی سامنے بخوبی پر بیٹھے اس طرح باتیں کرنے میں مصروف تھے جیسے کھلی فضا سے لطف انداز ہو رہے ہوں۔ عمران ان کی طرف بڑھ گیا۔

”عقی سمت میں کوٹھی کی چھت ہے اس لئے ہمیں گلی سے اندر جانا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ یہاں ٹھہریں۔ میں جاتا ہوں۔“..... تنور نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سڑک کراس کر کے گلی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ دیواریں زیادہ اوپنی نہ تھیں اس لئے وہ آسانی سے دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گیا اور تھوڑی در بعد پھانٹک کا چھوٹا حصہ کھل گیا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور سڑک کراس کر کے اندر داخل ہو گئے۔ سب سے آخر میں صدر اندر آیا تھا۔ اس نے پھانٹک

ہی بہت کم تعداد میں آتا ہے دوسرا یہ جدید ماذل کی کار تھی اور درکشاپ سے متعلق آدمی کی چونکہ یہ مخصوص فیلڈ ہوتی ہے اس لئے وہ لاشوری طور پر اسے ضرور چیک کرتا ہے اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ سڑک پر آ کر ابھی چوک پر ہنچا ہی تھا کہ اس نے دور سے جو لیا اور صدر کو ایک درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تو وہ قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا۔

”اب یہاں کار کیسے تلاش کریں عمران صاحب۔“..... صدر نے قدرے پریشان سے لمحے میں کہا۔

”میں نے اسے تلاش کر لیا ہے۔ باقی ساتھی ہمیں ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ ایک اور سائیڈ پر گئے ہیں تاکہ کار تلاش کی جاسکے لیکن تم نے کیسے معلوم کر لیا۔“..... جو لیانے کہا تو عمران نے اسے کار تلاش کرنے کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ گذشو۔ واقعی ذہانت اسے ہی کہتے ہیں۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا نے بھی اس کی بات سن کر اس طرح سر ہلایا جسیے وہ صدر کی بات کی تائید کر رہی ہو۔

”تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پیشل ہو گا۔ وہ مجھے دے دو اور پھر جارج لاج پہنچ جاؤ۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن چینا سا پیشل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے لے کر جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ

اور تار موجود تھی۔ اس نے فون کو مخصوص پوائنٹ سے لنک کیا اور فون پس اس نے عمران کے ساتھ رکھی، ہوتی کرسی پر رکھ دیا۔

”ارے یہ تو گیس سے بے ہوش ہے اور اس کا اپنی بھی تو صدر کے پاس ہو گا۔“..... عمران نے یکفت پونک کرائیے لمحے میں کہا جسے اسے ابھی اس بات کا خیال آیا ہو۔

”میں لے آئی ہوں۔“..... جو لیا نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی سی شمشی کو نکال کر وہ ڈیاگی کی طرف بڑھ گئی۔

”اوہ۔ اسے کہتے ہیں سلیقہ اور سگھڑپن۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی لیکن اس نے مذکر کوئی جواب نہ دیا بلکہ شمشی کا ڈھنکن ہٹایا اور اس نے شمشی کو اس عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شمشی ہٹانی اور اس کا ڈھنکن بند کر کے وہ واپس مڑی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔

”تو تمہیں اب سلیقہ اور سگھڑپن یاد آنے لگ گیا ہے۔“..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے جہاں مقابلہ ہو وہاں فیصلہ تو انہی دو خصوصیات پر ہوتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”مقابلہ۔ کیا مطلب؟“..... جو لیا نے پونک کر اور حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”مطلب ہے بیک وقت دو موجود ہوں۔“..... عمران نے کہا۔ ”تم مرد واقعی جتنے بھی باکردار بنو ندیدے پن سے باز نہیں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں فون پس

بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری کوئی تھی کا جائزہ لے لیا۔ کوئی میں چھے افراد موجود تھے جن میں ایک وہی عورت تھی جس نے فون بوتھ پر کال کی تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق وہ ڈیاگی تھی۔

”اس ڈیاگی کو کرسی سے باندھ دو اور باقی افراد کا اس طرح خاتم کرو کہ آواز باہر نہ جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہو گیا ہے۔“..... جو لیا نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا اندازہ بتا رہا ہے کہ یہ لاپاز میں اے سیکشن کی انجارج ڈیاگی ہو سکتی ہے۔ بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ ڈیاگی سے آپ نے پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے کیوں نہ اسے تہہ خانے میں لے جائیں کیونکہ یہ گنجان آباد کا لونی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈیاگی کو تہہ خانے میں ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا جبکہ باقی افراد کی گرد نیں توڑ کر انہیں ہلاک کرو یا گیا تھا۔

”یہاں فون پوائنٹ موجود ہے۔ تم اوپر سے فون لے آو۔“..... عمران نے جو لیا سے کہا اور خود کرسی گھسیٹ کر وہ ڈیاگی کے سامنے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں فون پس

میں اے سیکشن کی انچارج ہو۔ عمران نے بڑے نرم لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے۔

”میری تو تم سے کبھی ملاقات نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے کہا تو عمران نے اسے فون بوتھ میں ہونے والی بات سننے سے لے کر یہاں تک پہنچنے تک کی تمام تفصیل بتا دی تو ڈیاگی کی آنکھیں حریت سے پھیلتی چلی گئیں۔۔۔۔۔

”مجھے تسلیم ہے کہ تمہاری جو شہرت میں نے سنی تھی تم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے اس بار سنپھلے ہونے لمحے میں کہا۔

”ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے کیا معلوم۔۔۔۔۔ مجھے معلوم بھی کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارا تعلق ویسے بھی لیبارٹری سے نہیں تھا۔ ہمارا مشن تو صرف تمہارا خاتمہ تھا اور بس۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے جواب دیا۔

”اے سیکشن کا چیف کون ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میڈم لو سیا۔ وہ ناراک میں ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے جواب دیا۔

”اس کا ایڈریس بتاؤ! اور ساتھ ہی فون نمبر بھی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سوری۔۔۔۔۔ مجھے ایڈریس معلوم ہے اور شہی فون نمبر۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے یقینت اہتمامی سرد لمحے میں کہا۔

”کیا تم چاہتی ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے۔۔۔۔۔ عمران نے سرد

آتے۔۔۔۔۔ جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جب دید پن سے کچھ نظر نہیں آتا تو پھر ندید پن کا ہی شہار الینا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا لیکن اسی لمحے ڈیاگی نے کرہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں تک تو وہ لاشوری کیفیت میں پیٹھی رہی اور پھر یقینت اچھل پڑی۔

”کیا۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔۔ عورت نے اہتمامی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے میڈم ڈیاگی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈیاگی باوجود بندھی ہونے کے اسی طرح اچھل کر کری سمیت نیچے جا گری۔ ”دیکھا تم نے میرے نام کا رب۔۔۔۔۔ عمران نے انھتے ہوئے جو یا سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ڈیاگی کو کری سمیت سیدھا کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رسی اور گانٹھ کو باقاعدہ چکیک کیا۔

”تم اس کے پیچھے کھڑی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے۔۔۔۔۔ مطلب ہے سلیقہ مند اور سکھڑ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ کری پیٹھتے ہوئے کہا تو جو یا بے اختیار ہنس پڑی۔۔۔۔۔ البتہ وہ کری سے انھی اور ڈیاگی کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

”تم۔۔۔۔۔ تم یہاں۔۔۔۔۔ اس جگہ۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا تم جادوگر ہو۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ ڈیاگی نے اہتمامی بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”چھلے تو یہ بات کنفرم کر دو کہ تمہارا نام ڈیاگی ہے اور تم لاپاز

دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کمرے سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک دھانگے سے بندھا ہوا اہتمامی مکروہ صورت گڑ کا کیرا تھا جو ہوا میں کلبلا رہا تھا۔

”اوہ اچھا۔ یہ واقعی تریاہٹ کو توڑ دے گا۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر بلاتا ہوا رسیاں اتر کر تھے خانے میں داخل ہوا تو ڈیاگی ہونٹ پھینپے کرسی پر اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس نے بولنے کی قسم کھالی ہو جبکہ جو یہاں کے عقب میں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران ان کے چہرے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ جو یہاں اسے بولنے پر مجبور کیا ہو گا لیکن اس نے انکار کر دیا ہو گا اس لئے جو یہاں کے چہرے پر شدید غصہ ابھر آیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس لئے خاموش تھی کہ عمران نے اس سے معلومات حاصل کرنا تھیں ورنہ شاید وہ اس کی گردن توڑ چکلی ہوتی۔

”یہ لو جو یا۔ یہ کیرا ڈیاگی کے کالر کے اندر چھوڑ دو۔“ عمران نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور کلبلا تا ہوا کیرا ڈیاگی کی آنکھوں کے سامنے آگیا تو ڈیاگی کا چہرہ یقینت اہتمامی متغیر سا ہو گیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

”نہیں۔ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ تم خود کرو۔“ جو یہاں تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

”چلو ایسے ہی ہی۔ اب دیکھنا کہ یہ کیرا کیسے میڈم ڈیاگی کی کمر پر

لجھ میں کہا۔

”جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ میں تمہیں روک نہیں سکتی۔“ ویسے درست بات ہے کہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ ڈیاگی نے کہا۔ اس کا لجھ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اب صدر پر اتر آئی ہے۔

”تمہیں اسے فون تو کرنا پڑتا ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”بس جو میں نے بتا دیا ہے وہی کافی ہے۔ اب تم میرے نکڑے بھی کر دو تو میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔“ ڈیاگی نے کہا۔

”کمال ہے۔ تریاہٹ بھی کہاں کہاں سامنے آتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں کام کروں اس پر۔“..... جو یا نے کہا۔

”نہیں۔“ تم بس اس کی رسیاں چیک کرتی رہو۔ میں ابھی آرہا ہوں۔..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ تھے خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔“..... اپر موجود صدر نے عمران کو آتے دیکھ کر کہا۔

”میڈم ڈیاگی تریاہٹ کا شکار ہو گئی ہے اور تریاہٹ کو تم جانتے ہو۔ موت بھی نہیں توڑ سکتی اس لئے مجبوراً اس پر نہیں استعمال کرنا پڑے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسی تریاہٹ۔“ صدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ابھی آکر بتاتا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور سائیڈ کے کمرے کا

”ڈیاگی بول رہی ہوں۔ میڈم لو سیا سے بات کراؤ۔“ عمران
کے منہ سے ڈیاگی کی آواز نکلی تو ڈیاگی کی آنکھیں حریت سے پھٹنے لگ
گئیں۔ لیکن اس کے منہ پر پونکہ جو لیا کا ہاتھ تھا اس لئے وہ بول :-
سکتی تھیں۔

”اوہ۔ چھیف ایک اہتمامی ضروری کام میں مصروف ہیں۔ اپ کو
ایک منٹ بونڈ کرنا ہو گا۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔
اوکے۔“ عمران نے کہا۔

”نیو۔ چھیف بول رہی ہوں۔ پھر واقعی تقریباً ایک منٹ کی
خاموشی کے بعد ایک کرخت سی نسوائی آواز سنائی دی۔“

”ڈیاگی بول رہی ہوں چھیف۔“ عمران نے جان بوجہہ کر
چھیف کا لفظ کہا کیونکہ فون اشٹ کرنے والی لڑکی نے اوسیا لو چھیف
کہا تھا اور پھر لو سیا نے بھی اپنا تعارف چھیف کہ کر کرایا تھا۔
”اوہ۔ تم بہاں سے بول رہی ہو۔“ دوسرا طرف سے پونکہ
کر کہا گیا۔

”میں اپنے ساتھیوں سمیت ایسا میں ہوں چھیف۔“ تم بہاں
پا کمیشیاں مجھنگوں کو تلاش کر رہے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”کیوں۔“ دوسرا طرف سے قدر سخت بھجے ہیں کہا گیا۔
”چھیف۔“ جس طرف اپاڑے انکل کر بہاں اے ہیں میں چاہتی
ہوں کہ وہ اب میرے با تھوں ہی ہلاک ہوں۔“ عمران نے اما۔
”اوہ نہیں۔“ تم دا پس جاؤ۔ اب ان پر پیچے بھٹکنے کا کوئی فائدہ
من رائے کل۔“..... ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

چہل قدی کرتا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے ڈیاگی کی شرت کے کار کو عقبی طرف
سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کرو ایسا۔ رک جاؤ۔“ ڈیاگی نے یقین
ہذیانی انداز میں چھیختے ہوئے کہا اور اس کے بندھے ہوئے جسم نے
بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تھے۔ اس کے چہرے کے
اعصاب اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا
ہو۔

”ایڈریس بتاو اور فون نمبر بھی۔“ ورنہ۔..... عمران نے اہتمامی
سرد لبجے میں کہا تو ڈیاگی نے فوراً ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا۔ عمران
نے کیدا نیچے فرش پر پھینک کر اس پر بوت رکھ دیا۔

”جو لیا۔ اس کا منہ بند کر دو۔“..... عمران نے جو لیا سے کہا اور
خود اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے
”انکوائری پلیز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی
دی۔

”بہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو
دوسرا طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور
پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔

”سن رائز کلب۔“..... ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

"اے کیا ہوا۔ مقابلہ تم نے جیت لیا ہے۔ ویری گڈ۔" عمران نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ ذیاگی اور لوسیا واقعی تبادل لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں گی حالانکہ اس قدر ناپ سیکرٹ اسرائیلی حکام ان لوگوں کو کیسے بتا سکتے ہیں۔" جویا نے عمران کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے اے سیکشن کو ہمارے مقابلے پر لا کھڑا کیا ہے اس سے میرا خیال تھا کہ شاید انہوں نے ایسا ہی انتظام تبادل لیبارٹری پر کیا ہو اس لئے میں نے کوشش کی ہے لیکن واقعی ایسا نہیں ہے۔" عمران نے اس بار سخنیدہ لمحے میں کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے انداز میں ڈاچ دیا گیا ہے کہ کوئی راستہ ہی نظر نہیں آ رہا۔" صدر نے کہا۔

"اب آخری صورت یہی ہے کہ اسرائیل کے صدر سے بات کی جائے۔" عمران نے کہا۔

"کس حیثیت سے عمران صاحب۔" صدر نے کہا۔
"ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ بہر حال اب یہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے فی الحال ہمیں فوری طور پر ناراک ہبھختا ہو گا اور وہاں سے آگے کا کوئی راستہ تلاش کریں گے۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ صدر اور جویا بھی طویل سانس لے کر اس کے پیچھے چل پڑے تھے۔

نہیں ہے۔ وہ اب شاید ہی لیما میں رکیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک لیما سے نکل بھی گئے ہوں کیونکہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے اس لئے اب وہ یہاں کیوں وقت صاف کریں گے۔ لوسیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے چیف کہ انہیں یہاں کسی ذریعے سے اطلاع مل جائے کہ تبادل لیبارٹری کہاں ہے اور وہ ادھر کا رخ کر لیں۔" عمران نے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ غراب ہو گیا ہے ذیاگی۔ جب کسی کو بھی معلوم نہیں سوانے اسرائیلی حکام کے حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ بلکہ سڑپ کے چیف رائٹ کو بھی معلوم نہیں ہو گا تو انہیں یہاں سے کیسے معلوم ہو جائے گا۔ تم واپس جاؤ۔" دوسری طرف سے غصیلے لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میں جا رہا ہوں جویا۔ اب فیصلہ تم خود کر لو کہ تم میں سے کون سلیقہ مند اور سکھڑا ہے۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کوئی بات بنی ہے یا نہیں عمران صاحب۔" باہر موجو، صدر نے کہا۔

"فی الحال تو سلیقہ مندی اور سکھڑا پے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ دیکھو کون جیتتی ہے۔ پھر ہی کوئی بات بننے گی۔" عمران نے کہا۔ اسی لمحے جویا تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔

کے ذہن میں خدشات پیدا کر دیئے تھے۔

”ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لمحہ اور آواز بتاری تھی کہ ڈاکٹر راسکن خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

”یہ ڈاکٹر راسکن۔۔۔ کوئی خاص بات۔۔۔ صدر نے نرم لمحہ میں کہا۔

”سر۔۔۔ لیبارٹری کی ایک اہم مشین خراب ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ اس کا ایک پرزہ ناراک سے ملتا ہے اور اس کے لئے مجھے خود ناراک جانا ہو گا۔۔۔ آپ کے حکم پر چونکہ لیبارٹری کو سیلڈر کھا گیا ہے اس لئے آپ کی اجازت ضروری ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”کیا آپ کے بغیر یہ پرزہ ناراک سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔۔۔ کیا تو جا سکتا ہے لیکن پھر انہیں لیبارٹری کا محل وقوع بتانا پڑے گا جبکہ مجھے پہلے اسرائیل آنا ہو گا اور وہاں سے ناراک جانا ہو گا اور پھر ناراک سے پھر واپس اسرائیل اور اسرائیل سے لیبارٹری پہنچتا ہو گا۔۔۔ اس طرح معاملات خفیہ رہیں گے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”آپ پرزے کے بارے میں تفصیلات بتاویں۔۔۔ میں ناراک سے یہ پرزہ منگو کر یہاں اپنے پاس رکھ لوں گا اور آپ کو کال کر لوں گا۔۔۔ آپ یہاں آکر یہ پرزہ لے کر واپس چلے جائیں۔۔۔ آپ کا بذات خود

اسرایل کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی مترجم گھنٹی نجاح اٹھی۔

”یہ۔۔۔۔۔ صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں جتنا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مودود بانہ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر راسکن۔۔۔۔۔ صدر نے بری طرح چونک کر کہا۔۔۔۔۔ یہ سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔ کرامیں بات۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔۔۔ ان کے چہرے پر بے اختیار تشویش کے تاثرات انہر آئے تھے کیونکہ ڈاکٹر راسکن اس وقت اس فارمولے پر کام کر رہے ہیں جس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنسٹ لگے ہوئے تھے اس لئے ان کی طرف سے اس طرح اچانک کال نے ان

آدھے گھنٹے بعد انہیں کرنل پلومر کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور نہوں ورزشی جسم کا مالک کرنل پلومر اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا۔

بیٹھنے کرنے والے سدر نے کہا۔

”تھینک یو سر“ کرنل پومرنے جواب دیا اور مودبائی انداز میں سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

کرنل پومر۔ آپ سپیشل سروسز کے چیف ہیں اور اس لحاظ سے آپ میری نظروں میں اہتمائی ذمہ دار شخصیت ہیں۔ صدر نے آگے کی طرف چھکتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو سر..... کرنل پلو مر نے کہا لیکن اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کا نکراؤ کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا ہے۔" صدر
نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس سے - نو سر“ کرنل پلومر نے
جو اس دبایا۔

اپ می اتھی جس سے سپیشل سروز میں آئے ہیں یا کسی
اور پہنچنے سے صدر نے کہا۔

سرے میں ملڑی اتھیلی جنس میں رہا ہوں۔ پھر مجھے سپیشل سروز
میں اٹھانے کا گئے..... کرنل بلومر نے جواب دیا۔

* اُوکے - اس کا مطلب ہے کہ آپ کا انتخاب غلط نہیں ہے - اب

ناراک جانا خطرناک بھی ہو سکتا ہے کیونکہ پاکیشیانی اینجنت بہر حال
ابھی اس فارمولے کے پیچے ہوں گے اور وہ عمر ان خود سامنے دان
ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو چھانتا ہو۔ صدر نے کہا۔

”جیسے آپ حکم دیں سر۔ لیکن پھر ایسا ہے کہ آپ کسی اہتمائی ذمہ دا آدمی کو یہاں لیبارٹری بھجوادیں۔ میں اسے مکمل طور پر بریف کر دوں گا اور وہ پر زہ لا کر اسی طرح مجھے پہنچا دے۔ اس طرح بہت سا وقت بھی نجع جائے گا اور یہاں کام بھی ہوتا رہے گا ورنہ پھر کام رک جائے گا۔..... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”یہ زیادہ بہتر ہے گا۔ میں سپیشل سروسرز کے کرنل پلومر کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ اہمی ذمہ دار آدمی ہیں۔..... صدر نے کہا۔

"میں سر - دلیے میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ ریڈ لیبارٹری کے
چھ سیکورٹی آفسیر بھی اُرے ہُن۔" ڈاکٹر اسکندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں گے"..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بین پر لیں کر دیا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے ان کی پرنسپل سیکرٹری کی
انتسابی مودعانہ آواز سنائی گئی۔

"کرنل پومر کو میرے آفس بھیجو۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے فائل بند کر کے مزکی دراز میں رکھ دی۔ یہ تقریباً

کراوے گا۔ پھر آپ قبرص سے واپس اسرائیل آئیں گے اور اسرائیل سے ناراک جائیں گے۔ وہاں سے یہ پرزاہ لے کر واپس اسرائیل آئیں گے اور یہ پرزاہ آپ پر یہ میڈنت ہاؤس پہنچا دیں گے۔ یہاں سے ڈاکٹر راسکن یہ پرزاہ خود آکر لے جائیں گے اور یہ کام آپ نے اہتمامی رازداری اور تیزی سے کرنا ہے۔ صدر نے کہا۔

”یہ سر۔ حکم کی تعییل ہو گی۔“ کرنل پلومر نے کہا۔
اوکے۔ آپ آج ہی روانہ ہو جائیں۔ آپ کے بارے میں ہدایات سکاپر پہنچ جائیں گی۔“ صدر نے کہا تو کرنل پلومر انہی کھدا ہوا۔ اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور پھر تیزی سے آفس سے باہر چلا گیا تو صدر کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آتے۔

میری بات غور سے سنیں۔ اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں اہتمامی اہم فارمولے پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر راسکن اس لیبارٹری کے انچارج ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہے لیکن باوجود سرتوڑ کوشش کے اس لیبارٹری کو وہ نہیں کر سکتے۔ لیبارٹری میں ایک اہم ترین فارمولہ مکمل ہونے والا ہے لیکن کسی مشین کا کوئی پرزاہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے مل سکے گا۔ ڈاکٹر راسکن کا تو خیال تھا کہ وہ خود یہ پرزاہ لے آئیں لیکن میں نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ آپ اس لیبارٹری میں جا کر ڈاکٹر راسکن سے ملیں۔ وہ آپ کو تفصیلات بتائیں گے۔ پھر آپ واپس اسرائیل آئیں اور پھر یہاں سے ناراک جائیں اور وہاں سے پرزاہ لے کر واپس اسرائیل آئیں اور پھر اسے ڈاکٹر راسکن تک پہنچا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ سے واقف نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر راسکن کو وہ پہچان سکتے ہیں۔ کیا آپ اس کام کے لئے تیار ہیں؟“ صدر نے کہا۔
”یہ سر۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گی سر۔“ کرنل پلومر نے کہا۔

”یہ لیبارٹری جس کا کوڈ نام سٹار لیبارٹری ہے یہ قبرص کے مغربی علاقے کے بڑے شہر سکاپر کے قریب ہے۔ آپ نے سکاپر پہنچ کر وہاں کے ہوٹل گرانڈ کے میخڑہ سن سے ملنا ہے۔ اسے آپ کے بارے میں تمام ہدایات مل جائیں گی۔ وہ آپ کی ملاقات ڈاکٹر راسکن سے

”مائیکل بول رہا ہوں“ عمران نے کہا۔

”گرام بول رہا ہوں جتاب“ دوسری طرف سے گرام کی آواز سنائی دی۔

”کوئی خاص بات“ عمران نے کہا۔

”ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ”کیسی رپورٹ“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چھیف کرنل پومرا ایک سانتسی مشین کا پروزہ خریدنے اسرائیل سے یہاں آیا ہے۔“ گرام نے کہا۔ سپیشل سروسز کا کرنل پومرا اور سانتسی مشین کا پروزہ۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا..... عمران نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔ ”یہی بات تو میری سمجھے میں نہیں آتی“..... گرام نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو تم نے سمجھنے کے لئے مجھے فون کیا ہے لیکن فیس دینا پڑے گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مسٹر مائیکل۔ کرنل پومرا ایسا آدمی ہے جس کا کوئی تعلق سانتسی مشیزی سے نہیں ہو سکتا۔ اس نے اس کا خسوسی طور پر اسرائیل سے ناراک آکر سانتسی مشیزی کا پروزہ خریدنا انتہائی عجیب سی بات ہے حالانکہ یہ کام کسی سانتس دان کا تو ہو سکتا ہے کسی سپیشل سروسز کے آدمی کا تو نہیں ہو سکتا اور چونکہ وہ اسرائیل سے آیا

عمران لپٹے ساتھیوں سمیت اس وقت ناراک کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ کا انتظام فارن ایجنٹ گرام کے ذریعے کیا گیا تھا۔ عمران نے یہاں پہنچ کر ہر طرح کی کوشش کر لی۔ فلسطین کی اس آجنبی سے بھی رابطہ کر کے دیکھ لیا جس کا کوئی نہ کوئی رابطہ اسرائیل کے پرینڈنٹ ہاؤس سے تھا لیکن متبادل لیبارٹری کے بارے میں کہیں سے کوئی بھی اشارہ تک نہ مل سکا۔

”عمران صاحب۔ اس بار تو واقعی ہمارے سامنے دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ کوئی راستہ ہی نہیں مل رہا۔“ صفحہ نے کہا۔

ہاں اور اسرائیل جو اختیار بنا رہا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ پانی کی کمی کے باعث انسانوں کی کیا حالت ہو گی اس لئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی امداد کرے گا۔..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

یہ کرنل پلومر اس وقت ہوا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”ہو میں سنا نہ کے کمہ نمبر دو سو بارہ میں۔“ گراہم نے جواب دیا۔
”اور اس میخبر کے بارے میں کوئی معلومات مل سکتی ہیں۔“
عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔“ گراہم نے کہا۔

اس سے اگر یہ معلوم کیا جائے کہ کرنل پلومر کس پر زے کے
حصول کے لئے وہاں آیا ہے تو شاید کوئی خاص بات سامنے آ
جائے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔“ گراہم نے جواب
دیا۔

”تو پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کرو۔ پھر دیکھیں گے کہ
کیا اس کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے رسپورٹ دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے گراہم کی بات کو کوئی اہمیت نہیں
دی۔“ صدر نے کہا۔

”کیا اہمیت دوں۔ سامنی مشینزی کا پر زہ لینے ایک آدمی
اسراہیل سے آیا ہے تو اس میں آخر خاص بات کیا ہے۔“..... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اصل بات تو یہی ہے کہ سانس دان کی بجائے سپیشل سروسر
کے چیف کو بھیجا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس پر زے کو راز
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے یہ بات
سمجھ لوں۔“..... گراہم نے کہا۔

”تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”کرنل پلومر یہاں ہو میں سنا نہ کے کمہ نمبر دو سو بارہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔“ اس نے
سامنی مشینزی فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی فرم کے میخبر کو
کال کیا اور اس کو اپنا مکمل تعارف کرایا جس پر وہ میخبر ہو میں سنا نہ
چینچ گیا اور کرنل پلومر اسے کمرے میں لے گیا اور پھر دو گھنٹے بعد وہ
میخبر واپس چلا گیا۔ چونکہ میخبر کی ملاقات نیچے ہاں میں ہوئی تھی اور
اسراہیل کا نام اور سپیشل سروسر کے ساتھ کرنل پلومر کے
الفاظ سامنے آئے تھے اس لئے وہاں کے ایک دیڑنے جو میرا آدمی
ہے، مجھے اطلاع دی۔ جب یہ اطلاع مجھ تک پہنچی تو میں بے حد
حیران ہوا۔ میں نے اپنے طور پر اسراہیل سے معلومات حاصل کیں
تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ کرنل پلومر واقعی اسراہیل کی سپیشل
سرور سر کا چیف ہے اور سب سے اہم بات جو اسراہیل سے معلوم ہوئی
ہے وہ یہ کہ کرنل پلومر کی اسراہیل سے روائی سے قبل اسراہیل کے
صدر سے اس کی خصوصی ملاقات ہوئی تھی اور کرنل پلومر نے اپنے
آفس میں کہا کہ وہ صدر اسراہیل کی خصوصی ہدایت پر ثابت سیکرت
مشن پر جا رہا ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے میرے ذہن میں یہ
بات آئی کہ اسے بہر حال آپ کے نوٹس میں لایا جائے۔“..... گراہم
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

میں رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ جو بیانے کہا
میں تمہاری کال کا منتظر ہوں۔۔۔ عمران نے کہا اور سیو
رکھ دیا۔

”کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ آپ یقین پر بوش ہو گئے ہیں۔۔۔
صفدر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ قدرت کو مسلمانوں پر رحم اگیا ہے۔ وہ
انہیں کروڑوں کی تعداد میں پیاسا نہیں مارنا چاہتی۔ اسرائیل کے
صدر نے سامنے مشین کے پرزنے کے حصوں کے خصوصی طور
پر کرنل پلومر کو بھیجا ہے۔ کیوں۔ اس نے کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ
کوئی ساتھ دان ہبھاں آئے کیونکہ وہ ساتھ دان پہچانا جا سکتا
تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ پرزاہ اس لیبارٹری میں جانا ہے جس کی
ہم تلاش کر رہے ہیں۔۔۔ صفر نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے اور یہ قدرت کی طرف سے
خصوصی امداد ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات
میں سر ہلا دیئے۔۔۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو
عمران نے رسیور انٹھایا۔

”ماتیکل بول رہا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں۔۔۔ کام ہو گیا ہے۔۔۔ آپ شیلنڈر روڈ پر آ
جائیں۔۔۔ میں خود وہیں ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔۔۔ ہم آرہے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”پرزاہ کو نہیں بلکہ اس مشین کو جس میں یہ پرزاہ لگتا ہے۔
اے۔۔۔ اے۔۔۔ اوہ۔۔۔ عمران بات کرتے کرتے یقین
اچھل کر کھدا ہو گیا۔

”کیا ہوا۔۔۔ سب نے بوکھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔
”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ واقعی ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ واقعی ایسا ممکن ہو
سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو سب حریت سے اس کی شکل دیکھنے
لگے۔۔۔ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے رسیور انٹھایا اور نمبر پر میں کرنے
شروع کر دیئے۔۔۔
”گراہم بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز
ستائی دی۔

”ماتیکل بول رہا ہوں گراہم۔۔۔ کیا تم اس کرنل پلومر کو کسی
طرح انداز کر کے کسی ایسے پواتی پر پہنچا سکتے ہو جہاں اس سے پوچھے
گچھ کی جاسکے۔۔۔ عمران نے کہا۔
”اعدا کر کے۔۔۔ لیکن پھر تو اسے ہلاک کرنا پڑے گا اور وہ بہر حال
اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف ہے۔۔۔ گراہم نے ہنگاتے
ہوئے کہا۔

”اس کا روڈ ایکسیڈنٹ بھی تو ظاہر کیا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ ہو جائے گا۔۔۔ گراہم نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

نے اشبات میں سر ملا دیا۔

” یہ سپیشل سرو میز کا چیف ہے اس لئے ہر لفاظ سے تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں خصوصی انتظام کرنا ہو گا۔“ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھ کر چند لمحے غور سے کرنل پلو مرکو دیکھتے ہوئے کہا۔

” گیسا انتظام ساتھ ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے گراہم نے پونک کر کہا۔

” میں تمہیں ایک انجاشن لکھ کر دیتا ہوں۔ یہ منگوالو۔ اس سے کام آسان بھی ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے، کہ ہمیں اسے ہلاک بھی نہ کرنا پڑے۔ ورنہ اس کی ہلاکت سے معاملات خاصے خراب بھی ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

” ٹھیک ہے۔ آپ انجاشن لکھ دیں۔“ گراہم نے کہا تو عمران نے سامنے میز پر موجود کاغذ اٹھایا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے کاغذ پر کچھ لکھا اور کاغذ گراہم کی طرف بڑھا گیا۔

” البتہ جانے سے پہلے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیزت ہو جائے۔“ عمران نے کہا۔

” میں اپنے آدمی جیفرے کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ اسے ہوش میں لے آئے گا۔ میں خود جا کر انجاشن لے آتا ہوں کیونکہ یہاں ڈاکٹری پورٹ کے بغیر کوئی انجاشن فروخت نہیں کیا جاتا۔“ گراہم نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا اور پھر گراہم کے جانے کے کچھ

اوچھیں عمران نے کہا اور پھر وہ سب بھارے ہوئے

تحوڑی دیر بعد ان کی کار شیننڈر روڈ پر واقع گراہم کے ایک خصوصی اڈے میں داخل ہو رہی تھی۔ گراہم بذات خود وہاں موجود تھا۔

” یہ اچانک کیا ہو گیا عمران صاحب۔ پہلے تو آپ نے اسے اہمیت نہ دی تھی۔“ گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” بس اچانک ہی یہ خیال آگیا کہ گراہم جیسا عالمیہ آدمی ویسے تو بات نہیں کرتا۔“ عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار ہنس زد۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہر خانے میں پہنچے تو وہاں کرسی پر ایک بے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کوئی کے راذہ اس کے جسم کے گرد موجود تھے۔

” کوئی پر اہم تو نہیں؛ وہ اسے اعزاز کرنے میں۔“ عمران نے کہا۔

” نہیں جتنا۔ یہاں ایک گروپ ہے جو ایسے کاموں میں ماہر ہے۔“ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اشبات میں سر ملا دیا۔

” اس کی فوری تلاش تو شروع نہیں ہو جائے گی۔“ عمران نے کہا۔

” اوہ نہیں عمران صاحب۔ یہ مسلسل شراب نوشی کا نادی ہے۔“ اس نے اپنے کمرے میں چار بو تینیں اکٹھی منگوالی تھیں اور کمرہ بند کر لیا تھا۔ اس کا سبب یہی سمجھا جائے گا کہ اب ساری رات یہ کمرے میں ہی رہے گا۔ گراہم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران

چیف ہو۔ عمران نے ایکریمین لجئے میں کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔“ کرنل پلومر چونکہ تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی تھا اس نے اس حالات کے باوجود وہ اس نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اثاثاً سوال کر دیا تھا۔

”میرا نام رو بھر ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی مخصوص فی ایس ہجنسی سے ہے۔“ عمران نے کہا۔

”مجھے کیوں پکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں۔“ کرنل پلومر نے ایک بار پھر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم نے یہاں ایک ایسی فرم کے میخ سے پراسرار ملاقات کی ہے جو ممنوعہ ساتھی مشیزی خفیہ طور پر فروخت کرتے ہیں اور تم نے اس سے کوئی ساتھی پر زہ طلب کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مگر اس سے ایکریمیا کی کسی ہجنسی کا کیا تعلق۔ یہ کوئی ایسا پر زہ نہیں ہے کہ جس سے کوئی دفاعی اسلحہ بن سکے۔ یہ تو عام سی ساتھی تحقیقاتی لیبارٹری کی مشین کا پر زہ ہے۔“ اس بار کرنل پلومر کے لجھ میں اعتماد ابھرایا تھا۔

” تمہارا تعلق سپیشل سروس سے ہے اور سپیشل سروس فارع کے لئے کام کرتی ہے اور تم خود سپیشل سروس کے چیف ہو۔ تمہارا خود یہاں آنا اور اس انداز میں پر زہ حاصل کرنا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ یہ سارا سلسہ کسی دفاعی اختیار کے سلسلے میں ہے۔“ عمران نے

دیر بعد ایک دبلا پسکانوجوان اندر داخل ہوا۔

”اسے ہوش میں لے آنا ہے جتاب۔“ نوجوان نے کہا۔ ”ہاں۔“ عمران نے کہا تو نوجوان نے جیب سے ایک ششی نکالی اور اس کا ڈھنکن کھول کر اس نے ششی کا دہانہ کرنل پلومر کی ناک سے نگاہ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ششی ہٹائی اور اس کا ڈھنکن لگا کر اس نے ششی واپس جیب میں رکھ لی۔

”تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ یہ اہتمامی تربیت یافتہ آدمی ہے اور یہ کری شاید صدیوں پہلے کے میکنزم پر مبنی ہے۔ یہ آسانی سے نانگ موڑ کر اس کے راذہ کھول لے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے خاموشی سے مڑا اور اس کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل پلومر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار انھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ راذہ میں جکڑا ہوا تھا اس لئے صرف کسماس کر ہی رہ گیا تھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ وہ ہوٹل کا کمرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے۔“ اس نے آنکھیں کھوئتے ہی اہتمامی حریت بھرے انداز میں اوہرا اوہر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حریت ملکپ رہی تھی۔

” تمہارا نام کرنل پلومر ہے اور تم اسرائیل کی سپیشل سروس کے

میں پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو اسرا ایلی اعلیٰ حکام لے یہ پرزاہ لانے کے لئے کہا ہے اور بس۔ کرنل پومرنے جواب دیا اور اس کے لمحے سے ہی عمران مجھے لگایا کہ وہ واقعی تربیت یافتہ ذہن کا مالک ہے لیکن اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور آہم اندھا داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر کرنل پومرنے نک پڑا۔

”مل گیا ہے۔ عمران نے گراہم سے کہا۔
”لیں سر۔ گراہم نے جواب دیا۔

”جیفرے تم اس کے پیچے سے نکل کر آؤ اور کرنل پومر کے بازو میں انجکشن لگا دو۔“ عمران نے گراہم کے ہاتھ سے ذہبے لے کر اسے عنور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”انجکشن۔ کیا مطلب۔ کیسا انجکشن اور کیوں۔“ کرنل پومرنے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”تم اہتمائی تربیت یافتہ آدمی ہو کرنل پومر اور چہر اسرائیل کی پیشش سروز کے چیف بھی ہو۔ ایکریمیا اور اسرائیل کے درمیان اہتمائی گھرے دوستاد تعلقات ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی تشدد کریں اور تم اپنے طور پر کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو اس لئے میں نے یہ انجکشن منگوایا ہے۔ یہ انجکشن تمہیں لگا دیا جائے گا تو اس سے صرف اتنا ہو گا کہ تمہارے جسم میں دوزنے والا خون گاڑھا ہوتا چلا جائے گا اور تم شدید پیاس کا شکار ہو جاؤ گے لیکن تمہیں کہاں ہے یہ لیبارٹری۔“ عمران نے بڑے سر ہوئی سے بچے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بے شک مینجز سے بات کرو۔“ کرنل پومرنے کہا۔
”اس سے بھی بات ہو جائے گی۔ تم اپنی بات کرو۔“ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہ سائنسی تحقیقاتی مشین کا پرزاہ ہے اور اسرائیل کی ایک تحقیقاتی لیبارٹری کے لئے چاہئے تھا۔“ کرنل پومرنے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو اسے دیے بھی منگوایا جا سکتا تھا یا کسی سائنس دان کو بھی بھیجا جا سکتا تھا۔ خصوصی طور پر پیشش سروز کے چیف کو بھیجننا بتا رہا ہے کہ معاملات اہتمائی گھرے ہیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ دراصل منکد اور ہے۔ اس لیبارٹری میں اسیے فارموں پر کام ہو رہا ہے جس کے خلاف ایک ایشیائی ملک کے انجمنت کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔“ کرنل پومرنے کہا تو عمران بے اختیار پونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یکخت تیرچمک انجوائی تھی کیونکہ ہو خیال اس کے ذہن میں اچانک آیا تھا وہ واقعی درست ثابت ہو رہا تھا اور یہ تینا قدرت کی طرف سے ان کے لئے خصوصی مدد تھی۔

”کہاں ہے یہ لیبارٹری۔“ عمران نے بڑے سر ہوئی سے بچے

Scanned & PDF Copy By RFI

کے اعصاب کھنپنے لگ گئے تھے۔
”ابھی تو ابتداء ہے کرنل پلومر۔ وہی بھیں تم سے لوٹی، اُنہیں نہیں ہے۔ اگر ایکریمیا کے خلاف تمہارا ملن نہیں ہے تو کمل اس سب کچھ بتاؤ۔“ عمران نے سروالیہ میں لہما۔

”تم غلط کر رہے ہو۔ یہ سب غلط ہے۔ میں درست کہ رہا ہوں ایکریمیا کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ پاکیشیا سکرٹ سروس کے خلاف ہے۔“ کرنل پلومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس بار گراہم چونک پڑا تھا۔ اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے معنی خیز انداز میں سرہلا دیا تو گراہم کا پھرہ یہ لفظ صرت سے کھل اٹھا۔

”نھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم اپنی قوت برداشت کو آزمالو۔“..... عمران نے اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”پپ۔ پپ۔ پانی دو۔ پانی دو۔ اوہ۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔ میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے۔“ یہ لفظ کرنل پلومر نے اہتمامی گھبرا نے ہوئے لجھے میں کہا۔

بوتل تمہارے سامنے موجود ہے۔ سب کچھ بتاؤ اور پانی لے لو ورنہ پیاس کی شدت بڑھتی جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سے اسانی سے موت بھی نہیں آتے گی۔ کئی گھنٹوں تک ایڈیاں رکھنا پڑتی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں چ کہہ رہا ہوں۔ یہ تحقیقاتی لیبارٹری ہے اور

پانی صرف اس صورت میں ملے گا جب تم معلومات مہیا کرو گے ورنہ دوسری صورت میں پیاس کی شدت سے آخر کار تم دم توڑ جاؤ گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کہاں تک پیاس برداشت کر سکتے ہو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا مطلب ہوا۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریمیا کا کوئی تعلق اس ساتھی لیبارٹری سے نہیں ہے اور خوبی یہ سب کچھ ایکریمیا کے خلاف کیا جا رہا ہے۔“ کرنل پلومر نے کہا۔

”انجمنش روگاؤ جیفرے۔“..... عمران نے کہا تو جیفرے جو اس دوران سرخ تیار کر چکا تھا تیری سے آگے بڑھا اور اس نے واقعی سوتی کرنل پلومر کے بازو میں گھونپ دی۔ چند لمحوں بعد جب سرخ میں موجود تمام محلول کرنل پلومر کے جسم میں انجیکٹ ہو گیا تو جیفرے نے سوتی واپس چھپنی اور اسے ایک طرف اچھال دیا۔

”اب پانی کی بوتل لے کر اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔“..... عمران نے کہا تو جیفرے سر بلاتا ہوا واپس مڑا اور اس نے الماری سے پانی سے بھری بوتل اٹھاتی اور واپس آکر کرنل پلومر کے قریب کھرا ہو گیا۔

”کیا واقعی سسٹر مائیکل۔“..... گراہم نے اہتمامی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”ابھی دیکھتا تباش۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد کرنل پلومر کے ہونٹ بھیخ گئے۔ اس کے پھرے

میں بربیف کیا اور اس پانی کے ہاتھے میں تفصیل سماں جس سے یہ پرزاہ خریدا جاتا ہے۔ اب۔ اب پانی اے۔ پپ۔ پپ۔ پلچر پانی دے دو۔ کرنل پلومر نے اونچے ہوئے لجھے میں کہا۔

”یہ پرزاہ کہاں ہانچا تھا تم لے۔“ عمران نے کہا۔

”وہیں ہوٹل گرانڈ میں۔ ڈاکٹر راسکن وہاں خود اکر یہ پرزاہ لے جائے گا۔“ کرنل پلومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلنا پڑنے لگا۔

”اے پانی پلا دو۔“ عمران نے کہا تو جیفرے نے جلدی سے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پانی کی بوتل کرنل پلومر کے منہ سے لگادی۔ کرنل پلومر اس طرح غنیاٹ پانی پینے لگا جیسے پیاسا ووٹ پانی پیتا ہے۔

”گراہم۔ اے بے ہوش کر کے واپس پہنچا سکتے ہو۔“ عمران نے سرگوششانہ لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر۔“ گراہم نے کہا۔

”فکر مت کرو۔“..... عمران نے کہا اور پھر وہ کرنل پلومر کی طرف متوجہ ہو گیا جس کا چہرہ اب بحال ہو گیا تھا۔

”کرنل پلومر۔ اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔“ عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیسا سلوک۔“..... کرنل پلومر نے کہا۔

”مجھے یقین آگیا ہے کہ تم جس مشن پر آئے ہو اس کا کوئی تعلق

اس کی مشین کا پرزاہ ہے۔“..... کرنل پلومر نے ہذیانی انداز میں چھینچ ہوئے کہا۔

”سب کچھ شروع سے اور تفصیل سے بتا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”پپ۔ پپ۔ پانی دے دو۔ پہلے پانی دے دو۔ میں مر جاؤں گا۔“..... کرنل پلومر کی حالت اب واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

”سوری۔ پانی اس وقت ملے گا جب تم سب کچھ بتا دو گے۔“..... عمران نے کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے اچانک اپنے سپیشل آفس میں طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قبرص کے مغربی علاقے سکاپر میں واقع لیبارٹری میں ایک مشین کا پرزاہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے ملے گا۔ لیبارٹری انجارج ڈاکٹر راسکن خود جا کر یہ پرزاہ لانا چاہتا تھا لیکن اس لیبارٹری کے خلاف پاکمیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور اس کا لیڈر عمران سانتس دان ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر راسکن کو جانتا ہو اس لئے میں خاموشی سے جاؤں اور یہ پرزاہ لے آؤں اور اسی لئے میں یہاں آیا ہوں۔“..... کرنل پلومر نے رک رک کر کہا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے اور آنکھیں بجھ سی گئی تھیں۔

”سکاپر میں یہ لیبارٹری کہاں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں تو سکاپر میں ہوٹل گرانڈ گیا تھا۔ اس کے میخبر کے ذریعے اطلاع ڈاکٹر راسکن کو بھجوائی گئی تو ڈاکٹر راسکن وہیں ہوٹل میں مجھ سے ملنے آیا اور اس نے مجھے پرزاہ کے بارے

ایکریمیا کے مفادات سے نہیں ہے لیکن بہر حال تم اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف ہو۔ تمہیں انداز کے میہان لا یا گیا ہے اس لئے سب سے آسان صورت تو یہ ہے کہ تمہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور تمہاری لاش بر قی بھٹی میں ڈال دی جائے۔ اس طرح کبھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ کرنل پلو مر اچانک کہاں غائب ہو گیا لیکن میں نہیں چاہتا کہ اسرائیل کا اتنا بڑا نقصان کیا جائے اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تمہیں واپس پہنچا دیا جائے لیکن تم اپنی زبان بند رکھو گے۔ عمران نے کہا۔

”تم فخر مت کرو۔ میں زبان نہیں کھولوں گا۔ کرنل پلو مر نے کہا۔

”اگر تم نے زبان کھولی تو پھر ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے ہم سے خلط بیانی کی ہے۔ عمران نے کہا۔

”میں نے کوئی خلط بیانی نہیں کی اور سنو۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ میں نے اگر زبان کھولی تو میری جان بھی جا سکتی ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔ کرنل پلو مر نے کہا۔

”اوکے۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اسے واپس پہنچا دینا۔ عمران نے اگرا ہم سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے ساتھی باہر بڑے کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر واقعی مرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے ناممکن ممکن ہو چکا تھا۔

راست اپنے افس میں موجود تھا کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو راست نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر پاٹھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔ راست نے کہا۔

”جیکب بول رہا ہوں بس۔ سارے یہاں سے۔ دوسری طرف سے ایک مودباد آواز سنائی دی۔

”جیکب تم۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ راست نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ کیا اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف کرنل پلو مر یہاں ناراک میں کسی خاص مشن پر آیا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ وہ ایک سانتسی پرزے کے حصول کے لئے آیا ہوا ہے۔

بات پوچھی تو اس نے کہا کہ راز کا تعلق اسرائیل کی پیشہ سرویس کے چیف گرنس پلو مرے ہے جسے رات پاکیشیا کے گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا۔ اس پر میں پونکا اور میں نے اس نے آپ لو فون کیا ہے کہ آپ سے لفڑم کر لوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں بھاری رقم ہاتھ سے گناہ بھوؤ اور اس ادمی کی معلومات ہمارے کسی کام بھی نہ آئیں۔ جنیب نے کہا۔

”وہ ادمی کہاں ہے اس وقت“ رائٹ نے تین بجے میں پوچھا۔

”وہ واپس شیلنڈر روڈ چلا گیا ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ اس کی وہاں سے زیادہ دیر تک غیر حاضری اس کے لئے خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر ہم مکمل معلومات لینا چاہتے ہیں تو ایک لاکھ ڈالر لے کر اس کے اڈے پر آ جائیں تو وہ مکمل معلومات دے دے گا۔“ جنیب نے کہا۔

”اوہ۔ تم ایک لاکھ ڈالر لے کر فوراً اس کے اڈے پر جاؤ اور تم اس کی مجھ سے بات کرو۔“ رائٹ نے کہا۔

”اوکے باس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”راسٹ بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

کیوں۔“ رائٹ نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”باس۔ اسے ہوٹل سے انغو کیا گیا اور پاکیشیا کے لئے کام کرنے والے ایک گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا اور وہاں انہوں نے اس سے تمام تفصیل معلوم کر لی اور پھر اسے بے ہوش کر کے واپس ہوٹل پہنچا دیا گیا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

پاکیشیا کے لئے کام کرنے والا گروپ۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ رائٹ نے حلق کے بل چینختے ہوئے کہا۔ پاکیشیا کو فقط اس کے ذمہ پر کسی ایسی بم کی طرح پڑا تھا۔

”باس۔ شیلنڈر روڈ پر ایک اڈا ہے جہاں ایک ادمی جیفرے کام کرتا ہے۔ یہ جیفرے ایک ایسے ادمی گراہم کے لئے کام کرتا ہے جو پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”گراہم۔“ وہاں میں جانتا ہوں اسے۔ وہ پاکیشیا سیکریٹ سروس کا یہاں فارمن ایجنٹ ہے۔ پھر کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔ رائٹ نے کہا۔

”باس۔ اس جیفرے کو معلوم ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے اور میں آپ کے لئے کام کرتا ہوں۔ اسے بھاری رقم کی اشہد ضرورت تھی اس لئے آج صبح وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ اگر میں رقم دوں تو اسرائیل کے مقابلہ میں ایک راز بتا سکتا ہے۔“ پونکہ وہ ادمی معقول ہے اس لئے میں نے اس سے وعدہ کر لیا یعنی اس نے کہا کہ پہلے اسے رقم دی جائے جس پر میں نے اسے ابتدائی

اُب معلوم کر کے یقینی طور پر مجھے بتاؤ کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔ یہن پاس کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ راسٹر نے پریشان سے بچے میں کہا۔

”اسراہیل کے صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ ان کی ہر طرح سے حفاظت کی جائے۔“ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چینگ کر کے مجھے مکمل رپورٹ دو۔“ رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیاہ فون کی بجائے دوسرے فون کی گھنٹی نج انجی تو رائٹ سمجھ گیا کہ راسٹر کی طرف سے کال ہو گی اس نے باతھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

”یہ۔ رائٹ بول رہا ہوں۔“ رائٹ نے کہا۔

”راسٹر بول رہا ہوں بس۔“ دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”باس۔ کرنل صاحب اس وقت بااتھ روم میں موجود ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کس طرح چیک کیا ہے۔“ رائٹ نے پوچھا۔

”زیر ولائی پر۔“ راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال ان کی چینگ جاری رکھو لیکن

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رائٹ بول رہا ہوں راسٹر۔“ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔“ دوسری طرف سے اس بار مودباد لمحے میں کہا گیا۔

”کرنل پومر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”کیسی رپورٹ بس۔“ دوسری طرف سے حیرت بھرے بچے میں کہا گیا۔

”میرا مطلب ہے کہ ان کی مصروفیات کیا ہیں۔“ رائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ ابھی تک اپنے کمرے میں موجود ہیں۔ رات انہوں نے چار بڑی بوتلیں شراب کی منگوالی تھیں اس لئے یقیناً وہ ساری رات شراب پیتے رہے ہوں گے اور ابھی تک نشے میں ہوں گے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ وہ کس قدر بلانوش ہیں۔“ راسٹر نے جواب دیا۔

”تمہارے آدمیوں نے رات چینگ کی تھی کہ کیا وہ اپنے کمرے میں ہی رہے ہیں۔“ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ والا کمرہ لیا ہوا ہے تاکہ ان کی مصروفیات کی چینگ کے ساتھ ضرورت پڑنے پر ان کی حفاظت بھی کی جاسکے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہوئی چاہئے رائٹ نے کہا۔
 "یہ بس" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
 رائٹ نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سیاہ فون کی گھنٹی نجع
 اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
 "یہ" رائٹ نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں بس" دوسری طرف سے جیکب کی
 آواز سنائی دی۔
 "یہ کیا پورٹ ہے" رائٹ نے کہا۔
 "میں جیفے کے اڈے پر موجود ہوں اور جیفے کو آپ کے
 حکم پر مطلوب رقم دے دی گئی ہے۔ آپ اس سے بات کر لیں وہ آپ
 کو سب کچھ بتانے پر تیار ہے" جیکب نے کہا۔
 "کرو اُبادت" رائٹ نے کہا۔

"ہیلو" میں جیفے بول رہا ہوں چند لمحوں بعد ایک
 بار میک سی آواز سنائی دی۔
 "میں مسٹر جیفے" آپ تفصیل سے سب کچھ بتا دیں۔ رائٹ
 نے نرم لمحے میں کہا۔

"جتاب" میں نے مجبوراً یہ کام کیا ہے اگر میے چیف کو معلوم
 ہو گیا تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا" جیفے نے کہا۔
 "تم فکر مت کرو۔ مجھے تمہاری مجبوریوں کا پورا احساس ہے۔
 تمہارا نام کبھی اور کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا" رائٹ

نے اسی طرح نرم لمحے میں کہا۔

"جتاب" یہ اذا گراہم کا ہے۔ آپ انہیں جانتے ہیں۔ وہ پاکیشیا
 کے لئے کام کرتے ہیں" جیفے نے کہا۔
 "ہاں۔ مجھے معلوم ہے" رائٹ نے کہا۔

"تو جتاب" رات چیف گراہم کا مجھے فون آیا کہ سارڈا گروپ
 ایک آدمی کو بے ہوشی کے عالم میں اغوا کر کے یہاں ہاتھا نے گا۔ میں
 اسے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دوں اور پھر انہیں اطلاع
 دوں۔ پھر سارڈا گروپ کے آدمی اس بے ہوش آدمی کو لے کر یہاں
 پہنچ گئے۔ میں نے اسے راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد میں نے چیف
 گراہم کو اطلاع دی تو تھوڑی دیر بعد چیف گراہم آگئے۔ اس کے بعد
 ایک کار میں ایک عورت اور چار مرد آگئے جو ایکریمین تھے۔ ان میں
 سے ایک مرد چیف گراہم کے ساتھ بلیک روم میں آگیا۔ اس کا نام
 مائیکل تھا۔ پھر اس انگو اشدہ آدمی کو ہوش میں لا یا گیا اور اس مائیکل
 نے کہا یہ کرنل پلومر ہے اور اسرائیلی سپیشل سرویز کا چیف
 ہے" جیفے نے کہا۔

"کیا حیہ تھا اس آدمی کا" رائٹ نے پوچھا تو جیفے نے
 تفصیل سے علیہ بتا دیا تو رائٹ کی انکھوں میں چمک آگئی کیونکہ وہ
 کرنل پلومر کو ذاتی طور پر جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ جیفے
 نے کرنل پلومر کا علیہ درست بتایا ہے۔
 "پھر کیا ہوا۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ جو بات چیت ہوئی اس

اس کا ایک بن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ خصوصی ساخت کافون تھا جس کی کال کسی صورت بھی چیک نہ کی جاسکتی تھی۔

”یہ۔ ملٹری سیکرٹری نو پریزیڈنٹ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چیف آف بلیک سٹیپ فرام ناراک بول رہا ہوں۔ صدر صاحب کو ایر جنسی اطلاع دینی ہے۔ بات کرائیں۔“ رائٹ نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا اور رائٹ سمجھ گیا کہ ملٹری سیکرٹری نے کمپیوٹر کے ذریعے معلوم کیا ہو گا کہ کیا واقعی رائٹ بول رہا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس کمپیوٹر میں اس کی آواز باقاعدہ فیڈ تھی۔

”ہیلو۔“ چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

”جتاب میں رائٹ بول رہا ہوں ناراک سے۔“ رائٹ نے انتہائی موبدانہ لمحے میں کہا۔

”یہ۔ کیوں کال کی ہے۔“ صدر صاحب نے کہا۔

”جتاب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہی ہے کیا اس کے انچارج ڈاکٹر رائٹ سن ہیں۔“ رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا گیا۔

”ہیلو سر۔“ رائٹ نے کہا۔

کا ایک ایک عرف بتاؤ۔“ رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے جیفرے نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ وہ مسلسل بولتا رہا اور رائٹ کے ہونٹ بھنپ رہے۔ جب اس نے بولنا بند کیا تو رائٹ نے اس سے مزید سوالات کر کے تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

”پھر کرنل پلومر کو کہیے واپس بھیجا گیا۔“ رائٹ نے کہا۔

”اے میں نے کنپی پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا تھا۔ پھر سارا ڈاکے آدمی آئے تو میں نے اسے ان کے حوالے کر دیا اور وہ اسے لے کر چلے گئے۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ جیکب کا تعلق اسرائیل سے ہے اس لئے میں سیدھا اس کے پاس گیا اور اس سے بات کی کیونکہ مجھے رقم کی اشد ضرورت تھی۔“ جیفرے نے کہا۔

”اوکے۔“ جیکب ہے۔ رسیور جیکب کو دو۔“ رائٹ نے کہا۔

”ہیلو بس۔ جیکب بول رہا ہوں۔“ دوسرے لمحے جیکب کی موبدانہ آواز سنائی دی۔

”جیکب۔“ اس جیفرے کو مزید رقم بھی بطور انعام دے دو اور اس سے بات کرو۔ اگر یہ ہمارے لئے مستقل کام کرنا چاہے تو ہم اسے ماہانہ بھاری معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔“ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔ میں کر لوں گا بات۔“ جیکب نے کہا تو رائٹ نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھوی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ میں فون سیٹ انٹھا کر اس نے

”جتاب۔ کرنل پلومر کو خود اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے اور شہی اس نے انہیں اس بارے میں بتایا ہے۔ البتہ اس نے ہوٹل گرانتڈ کے میجنر کا نام لیا ہے اور اب یہ لوگ لازماً خاموشی سے سکاپر پہنچیں گے اور اس میجنر سے معلومات حاصل کریں گے اس لئے اگر اس میجنر کو درمیان سے ہٹا دیا جائے اور کرنل پلومر کے ذریعے وہ پر زہ براہ راست قبرص بھجوانے کی بجائے تل ایب منگوالیا جائے اور پھر وہاں سے کسی اور آدمی کو خاموشی سے لیبارٹری بھجوادیا جائے تو یہ لوگ وہاں نکریں مارتے رہ جائیں گے۔“ رائٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے سپیشل فون آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کی اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے کئی نمبر پر میں کر دیئے۔

”انھوںی بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردابہ آواز سنائی دی۔

”رائٹ بول رہا ہوں۔“ رائٹ نے کہا۔

”یہ بس۔“ اس بار دوسرا طرف سے موبدانہ لمحے میں کہا گیا۔

”پاکیشیائی فارن ایجنت گرام کے میں آفس میں تمہارا کوئی آدمی ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

تمہیں کیسے معلوم ہوا اور تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔“ صدر نے بعد ہی صدر نے تقریباً پہت پڑنے والے لمحے میں کہا۔

”جتاب۔ آپ کنفرم کر دیں تو میں تفصیلی رپورٹ دون گا ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں صرف آپ کا اہتمائی فیضی وقت ہی صاف کروں۔“ رائٹ نے کہا۔

”ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔“ صدر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو جتاب یہ لیبارٹری قبرص کے مغربی علاقے سکاپر میں ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”تم نے جو کچھ کہنا ہے تفصیل سے کہو۔ اس طرح کی باتیں پروٹوکول کے خلاف ہیں۔“ صدر نے یقینت اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”سوری سر۔ میرا مقصد ہرگز کوئی گستاخی کرنا نہیں تھا۔ میں صرف کنفرمیشن چاہتا تھا۔“ رائٹ نے اہتمائی معذرت خواہد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جس مقصد کے لئے ڈاکٹر اسکن کو روک کر کرنل پلومر کو ناراک بھیجا گیا تھا وہ اسک ہو گا۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ یقیناً انسان نہیں ہیں نجاتے انہیں ہر بار کیسے اصل بات کا علم ہو جاتا ہے۔“ صدر نے اہتمائی بوکھلاتے ہوئے لمحے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"اب یہ ٹیم کہاں ہے"..... رائٹ نے پوچھا۔

"وہ آج صبح قبرص روانہ ہو گئی ہے بس"..... سٹو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عام فلاٹ سے گئی ہے یا چار ٹرڈ طیارے پر"..... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چار ٹرڈ طیارے پر بس"..... سٹو جرنے جواب دیا۔

"کیا تم ان کے حلیئے وغیرہ کی تفصیل بتا سکتے ہو"..... رائٹ نے کہا۔

"نو بس - میں تو آفس میں ہوں - مجھ تک تو صرف اطلاعات پہنچتی ہیں"..... سٹو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے - ٹھیک ہے"..... رائٹ نے کہا اور اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پہنچ اٹھی۔ یہ اس کے پر شن سیکرٹری سے متعلق فون تھا۔

"یہ"..... رائٹ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"سر - اسرائیل سے کرنل بگز آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" - دوسری طرف سے مددبانہ لجھ میں کہا گیا۔

"کرنل بگز - وہ کون ہیں"..... رائٹ نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل کی وائٹ ستار ۶ جنسی کے چیف ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراو بات"..... رائٹ نے کہا۔

"یہ بس - سٹو جرنے خاص آدمی ہے"..... انتحوں نے جواب دیا۔

"اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے"..... رائٹ نے کہا۔

"یہ بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو رائٹ نے رسیور اٹھایا۔

"یہ"..... رائٹ نے کہا۔

"سٹو جرنے بول رہا ہوں بس"..... دوسری طرف سے ایک مرد انہی دی۔

"ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک ٹیم جس کے زیدر کا نام مائیکل ہے یہاں ناراک میں موجود ہے اور گراہم خود اسے ڈیل کر رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"..... رائٹ نے کہا۔

"یہ بس - پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے اور عمران کا نام مائیکل ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب سے ہے یہ ٹیم ہے یہاں"..... رائٹ نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

"کل قبل دوپہر آئی تھی"..... سٹو جرنے جواب دیا۔

"تم نے ان کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی"..... رائٹ نے کہا۔

"ان کا کوئی مشن اسرائیل کے خلاف نہ تھا بس۔ وہ تو کسی ایکریمین لیبارٹری کو ٹریس کر رہے ہیں"..... سٹو جرنے جواب دیا۔

عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں اور آج صحیح یہ چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے ناراک سے قبرص پہنچے ہیں۔ البتہ جو اطلاعات یہاں سے ملی ہیں ان کے مطابق قبرص میں سکاپر کے علاقے میں لیبارٹری ہے جسے یہ تباہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن ہے اور سکاپر میں ہوٹل گرانڈ کا مینجر اس لیبارٹری اور ڈاکٹر راسکن کے بارے میں جانتا ہے۔ رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے صدر صاحب نے ساری تفصیل بتادی ہے۔ اس مینجر کو فوری طور پر آف کر دیا گیا ہے اور ہوٹل گرانڈ پر اب ہمارا یعنی وائٹ شار کے آدمیوں کا قبضہ ہے اور صدر صاحب نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔“ کرنل بگز نے کہا۔

”نہیں جتاب۔ ولیے یہ پاکیشیانی اسجنت چونکہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمیں یہاں ساری اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے لا محالہ یہ اس مینجر کے پاس ہوٹل گرانڈ ہی جائیں گے اور وہاں آسانی سے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کیا جاسکتا ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”اوکے۔ بے حد شکر یہ۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔

”لیکن اب یہ پرزاہ کیسے لیبارٹری تک پہنچے گا۔“ رائٹ نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر فون کی گھنٹی نج

”ہیلو۔ کرنل بگز بول رہا ہوں۔“ پھرند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن خاصی حد تک کرخت سی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ رائٹ بول رہا ہوں۔“ رائٹ نے کہا۔

”مسٹر رائٹ۔ مجھے جتاب پر یہ یہ نئٹ صاحب نے کہا ہے کہ میں آپ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں کیونکہ میں نے قبرص میں فوری طور پر ان کے خلاف کام کرنا ہے۔“ کرنل بگز نے بھاری لمحے میں کہا۔

”آپ کا نیٹ ورک قبرص میں ہے۔“ رائٹ نے کہا۔

”ہاں۔ وائٹ شار کا خصوصی نیٹ ورک قبرص میں موجود ہے۔“ کرنل بگز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پہلے سے کچھ جانتے ہیں۔“ رائٹ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں پہلے ایکریمیا کی ریڈ آرمی میں کام کرتا رہا ہوں اور کئی بار ریڈ آرمی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نکلا بھی چکی ہے۔ میں نے آپ سے یہ نہیں کہا کہ آپ ان کے بارے میں مجھے عام تفصیل بتائیں بلکہ یہ پوچھا ہے کہ قبرص میں وہ کہاں پہنچ رہے ہیں اور گروپ میں کتنے لوگ ہیں۔ ایسی تفصیلات جس کے تحت میں انہیں وہاں ٹریس کر سکوں۔“ کرنل بگز نے قدرے بگڑے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کرنل بگز۔ میں تو صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ گروپ ایک

"یہ پرزا کس کو پہنچانا ہو گا سر"..... رائٹ نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کو۔ لیکن آپ کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ البتہ آپ سکاپر میں جو جگہ کہیں اور جس انداز میں کہیں ڈاکٹر راسکن کو بریف کر دیا جائے گا اور وہ وہاں سے اسے پک کر لیں گے"..... صدر نے کہا۔

"یہ سر۔ یہ کام میرے آدمی اہتمائی آسانی سے کر لیں گے۔ سکاپر میں ایک اہتمائی بدنام گلب ہے گولڈن نائل۔ اس گلب کی اسٹرنٹ میخرا ایک لڑکی ہے جس کا نام سرویا ہے۔ سرویا کی رہائش گاہ سڑیٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر بارہ میں ہے۔ پرزا وہاں موجود ہو گا۔ آپ ڈاکٹر راسکن کو اطلاع دے دیں کہ وہ اس فلیٹ پر پہنچ جائیں اور صرف اپنا نام بتائیں تو سرویا یہ پرزا ان کے حوالے کر دے گی۔ اس طرح کسی کو علم تک نہ ہو گا"..... رائٹ نے کہا۔

"کیا یہ لڑکی باعتماد ہے"..... صدر نے کہا۔

"یہ سر۔ سو فیصد۔ وہ میری ہبجنی کی تربیت یافتہ اجنبیت ہے اور اہتمائی ہوشیار اور قین لڑکی ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں"۔ رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے"..... صدر نے کہا۔

"جتاب صدر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹر راسکن خود یہ پرزا وصول کریں ان کی طرف سے کوئی بھی آدمی یہ پرزا حاصل کر سکتا ہے۔ مزید سکھرتی کی خاطر"..... رائٹ نے کہا۔

انٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھالیا۔

"لیں"..... رائٹ نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ اسراۓیل سے بات کیجئے باس"۔ دوسری طرف سے مودبانت لجھے میں کہا گیا۔

"لیں۔ رائٹ بول رہا ہوں چھیف آف بلیک سڑیپ"۔ رائٹ نے کہا۔

"جتاب۔ صدر صاحب سے بات کیجئے"..... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہمیلو"..... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یہ سر۔ میں رائٹ بول رہا ہوں سر"..... رائٹ نے اہتمائی مودبانت لجھے میں کہا۔

"مسٹر رائٹ۔ کرنل بگز کی بات آپ سے ہو گئی ہو گی"۔ صدر نے کہا۔

"یہ سر۔ ابھی چند منٹ پہلے ہوتی ہے اور میں نے انہیں تفصیل بتا دی ہے"..... رائٹ نے جواب دیا۔

"میں نے کرنل پلومر کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ یہ پرزا اب آپ کے حوالے کر دے۔ آپ ان کے ہوٹل سے یہ پرزا ان سے لے سکتے ہیں اور پھر آپ نے یہ پرزا قبرص میں اس انداز میں پہنچانا ہے کہ پاکیشیانی ہبجنیوں کو کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے۔ کیا آپ الیسا بندوبست کر سکتے ہیں"..... صدر نے کہا۔

مران یہ یہ میں ایک دپچ اور بگامہ نیز ناول

حصہ دوم

بگ پچھنچ

مصنف

مظہر کلیم ایم۔

اسرا نگی صدر نے اسی پانگ کی کہ عمران اور اس کے ساتھی طور مانتے ہوئے لکھن
وہ شش مکمل نہ کر سکتے تھے۔ وہ پانگ لیا تھی ۔ ۲۔

۳۔ لمحہ۔ جب جولیا اور تنویریہ دونوں نے عمران کا حکم مانتے سے صاف انکار کر دیا اور
عمران نے انہیں فوری واپس پا بیشا جانے کا حکم دیا۔ پھر ۔ ۳۔

۴۔ لمحہ۔ جب ایکسو نے عمران کی کال پر جولیا اور تنویری کی محلی حمایت کروکی اور عمران نو
انہائی خستہ دل انگک۔ ۔ ۴۔ تی۔ پھر ۔ ۴۔

۵۔ لمحہ۔ جب عمران اور اس کے ساتھی اپنے شش سے آخری محنت میں پہنچوں سے
بھی بدتر حالت میں پہنچا دیجے گئے۔ پھر ۔ ۵۔

۶۔ لمحہ۔ جب اسرا نگی صدر نے قوان پر عمران اور اس کے ماتھیوں و فوراً اویوں سے
بھٹکی کر دینے کا حکم دیا اور پھر اس سے قوان پر ہی ان کی آخری بھٹکی سننے کی
خواہش بھی کروئی۔ کیا اسرا نگی صدر کی خواہش پوری ہوئی یا ۔ ۶۔

یا بل پچھنچ واقعی عمران اور اس کے ماتھیوں کے لئے ایسا بھٹکی ثابت ہا جے وہ
پورا نہ کر سکے۔ ۔ ۷۔

بے نیا۔ پھر تیز رفتار اور سالم اباشن سے بھر پورہ بگامہ نیز ناول شائع ہو یا ہے۔

نبیس۔ اس پر زے کو چیک کیا جانا ضروری ہے اور یہ چیکنگ
ڈاکٹر اسکن ہی کر سکتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

میں سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ۔ ۔ رائٹ نے کہا اور دوسرا طرف
سے رابط ختم ہو گیا تو رائٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر فخر کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ
اس اہم ترین کام کے لئے صدر نے اس کو بنیادی حیثیت دی تھی اور
یہ بات اس کے لئے واقعی باعث فخر تھی۔

خطم شد

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان